

احادیث

فاطمہ

الزہراء علیہا السلام



حروف تہجی کے اعتبار سے جمع آوری

مترجم

نثار زین پوری

تالیف

آیت اللہ سید محمد شتی

ناشر

3. افشاں آرکائیڈ، سولہ جری بازار نمبر 3 نزد سنگتل، کراچی

الزہراء پبلشرز

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

احادیث

فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

(حروف تہجی کے اعتبار سے جمع آوری)

تالیف: www.jafrilibrary.com

آیة اللہ سید محمد دستی

ترجمہ:

نثار زین پوری

﴿ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ﴾

- کتاب کا نام احادیثِ فاطمہ زہرا ؑ
- تالیف آیت اللہ سید محمد دشتی
- ترجمہ ثار زین پوری
- کمپوزنگ سجاد حسین قاسمی
- تعداد ایک ہزار
- اشاعت اول 2006ء

ناشر اینڈ اسٹاکسٹ:

الزہراء پبلشرز

۳ رافشاں آرکیڈ، سو لجر بازار نمبر ۳، نزد سگنل کراچی

Ph. # : 021-2242474



Presented By: www.jafrilibrary.com

فہرست مطالب

۲۱	حرفِ مؤلف	- ۱
۲۵	ازدواجی زندگی کا دستور (آئین):	- ۲
۲۵	● فاطمہؓ کا ایثار	- ۳
۲۶	● امور خانہ داری	- ۳
۲۷	● ادب و ایثار کی انتہا	- ۵
۲۸	● شوہر سے ہم آہنگی	- ۶
۲۹	● مالی مشکلات	- ۷
۲۹	● خاندان اور زندگی کی مشکلات	- ۸
۲۹	● بہترین شریک حیات کا تعارف	- ۹
۲۹	● کھانا کھانے کے آداب	- ۱۰
۳۳	● احکام اسلامی:	- ۱۱
۳۳	● بچوں کی طہارت کا طریقہ	- ۱۲
۳۳	● بقرعید کا گوشت	- ۱۳
۳۳	● عبادت میں خلوص	- ۱۳

۶ احادیثِ فاطمہ زہراء علیہا السلام

۳۵	اخلاق و روابط	-۱۵
۳۵	● خوش روئی	-۱۶
۳۵	شادی، فاطمہ علیہا السلام کی نظر میں:	-۱۷
۳۵	● بیٹی سے مشورہ	-۱۸
۳۶	● باپ کی رائے کا احترام	-۱۹
۳۷	● شادی کی جھوٹی قدروں سے پرہیز	-۲۰
۳۸	● بے جا شکوہ	-۲۱
۳۹	● شب زفاف، فاطمہ علیہا السلام کی معنوی کیفیت	-۲۲
۴۰	فاطمہ زہرا علیہا السلام کا احتجاج:	-۲۳
۴۰	امامت و قیادت:	-۲۴
۴۰	● ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی عظمت	-۲۵
۴۱	● فلسفہ امامت	-۲۶
۴۱	● تربیت میں پیغمبر اور امام کا کردار	-۲۷
۴۲	● بارہ اماموں کا تعارف	-۲۸
۴۲	● قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا تعارف	-۲۹
۴۳	● امام کی طرف لوگوں کے مائل ہونے کی ضرورت	-۳۰
۴۳	حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا اثبات:	-۳۱
۴۳	● رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو یاد دلانا	-۳۲
۴۶	● حماسہ غدیر اور حدیث منزلت	-۳۳

۴۸	حضرت علیؑ کی خصوصیات :	۳۳
۴۸	● امام علیؑ کی قدریں	۳۵
۴۹	● بہترین شوہر	۳۶
۴۹	● علیؑ کی سابقہ معرکہ آرائیاں	۳۷
۵۰	● امام علیؑ کا ایثار اور بخشش	۳۸
۵۱	● امام علیؑ کا تربیتی کردار	۳۹
۵۱	● علیؑ کی خلافت کو غصب کرنے کے اسباب	۴۰
۵۲	● علیؑ اور عباوت میں آپ کے عاشقانہ جذبے	۴۱
۵۳	● فاطمہ اور علیؑ کی قدریں	۴۲
۵۳	● کامیابی کا راز	۴۳
۵۴	● علیؑ کی مظلومیت پر گریہ	۴۴
۵۴	● حضرت علیؑ کا دفاع	۴۵
۵۴	● حضرت علیؑ کی مشکلات کے بارے میں حیرانی	۴۶
۵۵	فاطمہؑ کی سخاوت	۴۷
۵۶	ایثارِ فاطمہؑ	۴۸
۵۶	ایمانِ فاطمہؑ	۴۹
۶۱	حفظانِ صحت :	۵۰
۶۱	● ہاتھوں کی نظافت	۵۱

۶۱	● حفظانِ صحت اور کھانا کھانے کے آداب	۵۲
۶۳	● خرماء کی اہمیت	۵۳
۶۷	پیغمبر اسلام ﷺ اور فاطمہ علیہا السلام:	۵۴
۶۷	● پیغمبر ﷺ کو خوش رکھنے کی کوشش	۵۵
۶۸	● باپ سے ہمدردی	۵۶
۷۰	● محبتِ پداری	۵۷
۷۱	وفاتِ پیغمبر ﷺ کا غم:	۵۸
۷۱	● وقتِ وفاتِ نالہ و فریاد	۵۹
۷۳	● وحی کے منقطع ہو جانے کا دکھ	۶۰
۷۵	پیغمبر ﷺ کے بعد تنہائی اور مصائب:	۶۱
۷۵	● شوہر کی بے چارگی	۶۲
۷۷	● مصائب اور خیانتوں کا شکوہ	۶۳
۷۹	● شدید وحشت اور دنیا سے بے زاری	۶۴
۸۱	یادِ پیغمبر ﷺ:	۶۵
۸۱	● بچوں کے سچ میں بابا کی یاد	۶۶
۸۲	● باپ کی یاد اور اذانِ سننے کا شوق	۶۷
۸۷	تربیت:	۶۸
۸۷	● بچوں کے جھگڑے چکانے کی اہمیت	۶۹
۸۸	● بچوں کی پرورش میں اشعار کے فن سے مدد لینا	۷۰

۸۸	● مالی مشکلات اور بچوں کی پرورش	۷۱۔
۸۸	● بچوں کی شفا یابی کیلئے نذر کرنا	۷۲۔
۸۹	عذابِ خدا کا خوف:	۷۳۔
۸۹	● جہنم کی آگ کا ڈر	۷۴۔
۹۰	● آخرت کے طویل سفر کا غم	۷۵۔
۹۳	جنگ اور جہاد میں شرکت:	۷۶۔
۹۳	● فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کی جنگ میں شرکت	۷۷۔
۹۳	● جہاد کا فلسفہ	۷۸۔
۹۷	فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کا پردہ:	۷۹۔
۹۷	● نامحرموں سے پردہ	۸۰۔
۹۸	● محرم و نامحرم کا فریضہ	۸۱۔
۹۹	● عفت و پردے کی حد میں	۸۲۔
۱۰۱	جنت کی حوریں فاطمہ <small>ؑ</small> کے دیدار کی مشتاق	۸۳۔
۱۰۷	فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کی خدا شناسی:	۸۴۔
۱۰۷	● فاطمہ <small>ؑ</small> کا خدا کی طرف رجحان	۸۵۔
۱۰۸	فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کے خطبات:	۸۶۔
۱۰۸	■ پہلا خطبہ (جو مسجد مدینہ میں دیا گیا)	۸۷۔
۱۰۸	● خداوند عالم کی حمد و ثنا	۸۸۔
۱۰۹	● معرفتِ خدا	۸۹۔

۱۱۱	● بعثت محمد ﷺ کا فلسفہ	-۹۰
۱۱۲	● بعثت محمد ﷺ کے فوائد	-۹۱
۱۱۳	● قرآن و عترت کے فضائل	-۹۲
۱۱۵	● فروعِ دین اور امامت کا فلسفہ	-۹۳
۱۱۷	● تبلیغ کے سلسلہ میں نبی ﷺ کی جانفشانی	-۹۴
۱۱۹	● زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی حالت	-۹۵
۱۲۰	● امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب <small>علیہ السلام</small> کے فضائل	-۹۶
۱۲۱	● جاہ و منصب کے بھوکے افراد	-۹۷
۱۲۳	● رسول ﷺ کے بعد لوگوں کے انحراف کے اسباب	-۹۸
۱۲۵	● قرآنی استدلال سے میراث کا اثبات	-۹۹
۱۲۸	● پہلو تہی کرنے والے انصار پر پھینکار	-۱۰۰
۱۳۰	● مسلمانوں سے انصاف طلب کرنا	-۱۰۱
۱۳۳	● لوگوں کی سستی کے اسباب	-۱۰۲
۱۳۵	● لوگوں کی قرآن سے روگردانی کے اسباب	-۱۰۳
۱۳۷	● باطل کی طرف تماثل کے اسباب	-۱۰۴
۱۳۹	● دوسرا خطبہ (مہاجرین و انصار کی عورتوں میں):	-۱۰۵
۱۳۹	● لوگوں کے پچھلی حالت پر پلٹ جانے کی مذمت	-۱۰۶
۱۴۱	● حضرت علی <small>علیہ السلام</small> کی مظلومیت کے اسباب	-۱۰۷
۱۴۲	● حضرت علی <small>علیہ السلام</small> کی حکومت کے خصوصیات	-۱۰۸

۱۳۴	● مہاجرین و انصار کی کج روی	-۱۰۹
۱۳۵	● خونی مستقبل سے ہوشیار	-۱۱۰
۱۳۷	تیسرا خطبہ (عام لوگوں میں)	-۱۱۱
۱۳۸	چوتھا خطبہ (بیانِ شکم لوگوں کی سرزنش)	-۱۱۲
۱۵۰	پانچواں خطبہ	-۱۱۳
۱۵۰	فاطمہ زہرا علیہا السلام کا ایثار:	-۱۱۳
۱۵۰	● فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مہمان نوازی	-۱۱۵
۱۵۱	● ایثارِ فاطمہ علیہا السلام	-۱۱۶
۱۵۷	فاطمہ زہرا علیہا السلام اور دفاع و جنگ:	-۱۱۷
۱۵۷	● حضرت علیؑ کے گھر پر گستاخانہ حملے کے وقت دفاع	-۱۱۸
۱۵۹	● حضرت علیؑ کے گھر پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ	-۱۱۹
۱۶۱	● امیر المومنینؑ کا دفاع	-۱۲۰
۱۶۳	● مسجد میں امامؑ کا دفاع	-۱۲۱
۱۶۳	● امامؑ کی جان کی حفاظت	-۱۲۲
۱۶۶	● امامؑ کی حفاظت و سلامتی کیلئے کوشش	-۱۲۳
۱۶۸	● اپنے اموال کا دفاع	-۱۲۴
۱۶۸	حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعائیں:	-۱۲۵
۱۶۸	● امت کے گناہگاروں کیلئے دعا	-۱۲۶

احادیثِ فاطمہ زہراء علیہا السلام ۱۲

۱۶۹	● ہمایوں کیلئے دعا	-۱۲۷
۱۶۹	● باپ کے غم فراق میں بھی دعا	-۱۲۸
۱۷۰	● امام حسن علیہ السلام کے شفا پانے کیلئے دعا کی التماس	-۱۲۹
۱۷۰	● دعا کی اہمیت	-۱۳۰
۱۷۱	● فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مشہور دعا	-۱۳۱
۱۷۲	● جمعہ کے دن ظہر کے بعد کی دعا	-۱۳۲
۱۷۳	دنيا اور دنیاوی رحمان	-۱۳۳
۱۷۳	دنيا پرستی سے بیزاری	-۱۳۳
۱۷۳	دنيا سے بلند و برتر	-۱۳۵
۱۷۹	اجتماعی روابط :	-۱۳۶
۱۷۹	● خاندان اور لوگوں سے روابط کا طریقہ	-۱۳۷
۱۷۹	روزہ اور روزہ داری :	-۱۳۸
۱۷۹	● روزہ رکھنے کے شرائط	-۱۳۹
۱۸۰	● نذر کا روزہ	-۱۴۰
۱۸۳	عورت اور اجتماعی زندگی :	-۱۴۱
۱۸۳	● وہ چیز جو ایک عورت کیلئے سزاوار ہے	-۱۴۲
۱۸۳	فاطمہ زہرا علیہا السلام کے روزمرہ کے کام :	-۱۴۳
۱۸۳	● سادہ پوشی	-۱۴۴
۱۸۶	● جب عورت خدا سے بہت قریب ہوتی ہے	-۱۴۵

۱۸۶	عورت اور آئین زندگی	- ۱۳۶
۱۸۷	عورت اور کام:	- ۱۳۷
۱۸۷	● عورت اور روزمرہ کے کام	- ۱۳۸
۱۸۷	● گھر کے کاموں میں میاں بیوی کی ہم آہنگی	- ۱۳۹
۱۸۸	● کاموں کی تقسیم	- ۱۵۰
۱۸۹	● شوہر کی شریک کار	- ۱۵۱
۱۹۱	عورت اور زینت:	- ۱۵۲
۱۹۱	● حالت نماز میں خوشبو لگانا	- ۱۵۳
۱۹۱	● ہمیشہ خوشبو لگانا	- ۱۵۳
۱۹۲	● شب زفاف کیلئے	- ۱۵۵
۱۹۷	فاطمہ زہراء علیہا السلام کی مسرت:	- ۱۵۶
۱۹۷	● خبر شہادت کی خوشی	- ۱۵۷
۱۹۸	● مومن کی کامیابی پر فرشتوں کی مسرت	- ۱۵۸
۱۹۹	فاطمہ زہراء علیہا السلام کے اشعار:	- ۱۵۹
۱۹۹	● شادی کی رات اور شوہر کی ستائش	- ۱۶۰
۲۰۰	● بچوں کی تربیت میں شعر خوانی کا اثر	- ۱۶۱
۲۰۱	● مالی و اقتصادی مشکلات کا بیان	- ۱۶۲
۲۰۳	● اپنے فراق میں	- ۱۶۳
۲۰۳	● رسول ﷺ کی وفات سے متعلق اشعار	- ۱۶۳

احادیثِ فاطمہ زہراء علیہا السلام ۱۴

۲۱۵	فاطمہ زہرا علیہا السلام کے دردمندانہ شکوے:	۱۶۵
۲۱۵	● امامت غصب کرنے کا شکوہ	۱۶۶
۲۱۶	● منافقوں کی خیانت کا شکوہ	۱۶۷
۲۱۸	● موت کی ترنا	۱۶۸
۲۱۹	فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شفاعت	۱۶۹
۲۱۹	فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شیعہ اور پیروان اہل بیت علیہم السلام	۱۷۰
۲۲۱	فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شاہد اور گواہ:	۱۷۱
۲۲۱	● عالم اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی	۱۷۲
۲۲۱	● اپنی گواہی سے آگاہی	۱۷۳
۲۲۱	● امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم	۱۷۴
۲۲۲	● رسول اللہ ﷺ سے استفسار (شہادتِ حسینؑ کے بارے میں)	۱۷۵
۲۲۳	● اس بچے کی شہادت جو پیدا نہیں ہوا تھا	۱۷۶
۲۲۳	● اپنے بچے کی شہادت کی گواہ	۱۷۷
۲۲۳	● شہادت کا اشتیاق	۱۷۸
۲۲۹	صحیفہ فاطمہ علیہا السلام:	۱۷۹
۲۲۹	● صحیفہ فاطمہ علیہا السلام کی شبِ نزول	۱۸۰
۲۲۹	● صحیفہ فاطمہ علیہا السلام	۱۸۱
۲۳۰	● صحیفہ فاطمہ علیہا السلام کے مطالب، اسرار ہیں	۱۸۲
۲۳۱	● جابرؓ کو صحیفہ فاطمہ علیہا السلام کے بعض مطالب کا علم تھا	۱۸۳

۲۳۵	عبادتِ فاطمہ علیہا السلام	-۱۸۳
۲۳۵	عرفانِ فاطمہ علیہا السلام:	-۱۸۵
۲۳۵	● فاطمہ علیہا السلام کی خدا شناسی	-۱۸۶
۲۳۵	● ترکِ حبِ دنیا	-۱۸۷
۲۳۵	● نزولِ ملائکہ اور فاطمہ کو سلام	-۱۸۸
۲۳۶	● مشکلوں اور سختیوں میں شکر	-۱۸۹
۲۳۶	● پیدائش ہی سے خدائی رحمان	-۱۹۰
۲۳۶	● بچنے میں خدائی رحمان	-۱۹۱
۲۳۷	● عرفانِ فاطمہ علیہا السلام کی زبانی	-۱۹۲
۲۳۸	● عالمِ اسلامی کا علم:	-۱۹۳
۲۳۸	● سوال و جواب کی اہمیت	-۱۹۴
۲۳۹	● حدیث کی قدر و منزلت	-۱۹۵
۲۴۱	● فاطمہ علیہا السلام کا علم و آگاہی:	-۱۹۶
۲۴۱	● زمانہ شہادت کا علم	-۱۹۷
۲۴۳	● شہادت کے وقت کا علم	-۱۹۸
۲۴۵	● کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم	-۱۹۹
۲۴۵	● لامحدود علم	-۲۰۰
۲۴۶	● مستقبل کے تلخ حوادث کا علم	-۲۰۱
۲۴۶	● شہادت کی خبر	-۲۰۲

احادیثِ فاطمہ زہراء علیہا السلام ۱۶

۲۵۱	فدک اور سیاسی دفاع:	۲۰۳
۲۵۱	● فدک فاطمہ علیہا السلام کیلئے خدائی عطیہ	۲۰۳
۲۵۲	● ابو بکر سے حق کا مطالبہ	۲۰۵
۲۵۵	● فاطمہ زہرا علیہا السلام کو فدک عطا کرنے کی کیفیت	۲۰۶
۲۵۶	● رسول ﷺ نے فدک کی سند لکھی	۲۰۷
۲۵۷	● فاطمہ علیہا السلام اور ان کے بیٹوں کو فدک کی بشارت	۲۰۸
۲۵۹	● فدک پیغمبر ﷺ کی میراث اور فاطمہ علیہا السلام کی ملکیت:	۲۰۹
۲۵۹	● میراث رسول ﷺ کا مطالبہ	۲۱۰
۲۶۱	● آیات قرآن کے ذریعہ میراث کا اثبات	۲۱۱
۲۶۲	● عقلی و شرعی دلیلوں سے میراث کا اثبات	۲۱۲
۲۶۳	● شکست دینے والا مناظرہ اور پہلی جھوٹی گواہی	۲۱۳
۲۶۵	● گواہوں کی گواہی سے میراث کا اثبات	۲۱۳
۲۶۷	● فدک کا نصب	۲۱۵
۲۶۹	● فدک کے قصہ کو مسلمانوں کے سامنے بیان کرنا:	۲۱۶
۲۷۰	● مسلمانوں کے اجتماع میں مناظرہ	۲۱۷
۲۷۳	● مسلمانوں سے مدد طلب کرنا	۲۱۸
۲۷۵	● مخالفین ولایت کی بیان شکنی	۲۱۹
۲۷۶	● مسجد میں رسوا کن تقریر	۲۲۰
۲۷۶	● فضائل فاطمہ علیہا السلام، پیغمبر ﷺ کی زبانی:	۲۲۱

۲۷۶	● فاطمہؑ عا لین کی عورتوں کی سردار ہیں	-۲۲۲
۲۷۷	● فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں	-۲۲۳
۲۸۳	قرآن اور تلاوت قرآن :	-۲۲۴
۲۸۳	● تلاوت قرآن کی فضیلت	-۲۲۵
۲۸۳	● تلاوت قرآن کا شوق	-۲۲۶
۲۸۳	● اپنی قبر پر قرآن پڑھنے کی درخواست	-۲۲۷
۲۸۳	بچوں کے درمیان قضاوت	-۲۲۸
۲۸۳	قیامت :	-۲۲۹
۲۸۳	● یاد قیامت	-۲۳۰
۲۸۵	● عذاب قیامت سے خوف کھانا	-۲۳۱
۲۸۹	فاطمہؑ کا پیہم گریہ	-۲۳۲
۲۸۹	ذاتی و نجی ملکیت	-۲۳۳
۲۹۳	سیاسی معرکے :	-۲۳۴
۲۹۳	● یاد وہابی	-۲۳۵
۲۹۳	● مذمت	-۲۳۶
۲۹۶	● لوگوں کی سرزنش	-۲۳۷
۲۹۶	● عہد شکن افراد کی سرزنش	-۲۳۸
۲۹۷	● مصیبتوں کے اسباب	-۲۳۹
۲۹۹	● مہاجرین و انصار سے مدد طلب کرنا	-۲۴۰

۳۰۰	● نفرین و بیزاری کا اعلان	- ۲۴۱
۳۰۱	منفی جنگ کی قسمیں:	- ۲۴۲
۳۰۱	● ابو بکر سے قطع کلامی	- ۲۴۳
۳۰۱	● ابو بکر و عمر سے قطع کلامی	- ۲۴۴
۳۰۲	● عمر سے قطع کلامی	- ۲۴۵
۳۰۳	● حضرت فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کے وصیت نامہ کی حکمت	- ۲۴۶
۳۰۵	● دشمن پر لعنت کرنا	- ۲۴۷
۳۰۵	● خالموں کی شکایت	- ۲۴۸
۳۰۵	● زندگی کے مشکلات:	- ۲۴۹
۳۰۵	● فاطمہ <small>ؑ</small> کا بھوک برداشت کرنا	- ۲۵۰
۳۰۸	● فقر و فاقہ	- ۲۵۱
۳۰۹	● خوشحالی کا فقدان	- ۲۵۲
۳۱۰	● سخت زندگی	- ۲۵۳
۳۱۱	● مالی اور عیالی پریشانیاں	- ۲۵۴
۳۱۳	● فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کے معجزات:	- ۲۵۵
۳۱۳	● پیدائش کے وقت گنگو	- ۲۵۶
۳۱۵	● جنت سے کھانا آنے کی درخواست	- ۲۵۷
۳۱۸	● حضرت فاطمہ <small>ؑ</small> کے غیبی مشاہدات	- ۲۵۸
۳۱۹	● جبرائیل و عزرائیل <small>ؑ</small> کا مشاہدہ	- ۲۵۹

۳۲۱	● فرشتوں کا نزول اور فاطمہ علیہا السلام کا سلام	-۲۶۰
۳۲۲	● ماں کا رتبہ	-۲۶۱
۳۲۲	● مہمان نوازی	-۲۶۲
۳۲۹	● شخصی وصیتیں:	-۲۶۳
۳۲۹	● یاد دہانی	-۲۶۳
۳۲۹	● حب و حشت میں قرآن پڑھنے کی وصیت	-۲۶۵
۳۳۰	● امامہ سے عقد کرنے کی وصیت	-۲۶۶
۳۳۱	● سیاسی وصیتیں:	-۲۶۷
۳۳۱	● خفیہ طریقے سے ذبح کرنے کی وصیت	-۲۶۸
۳۳۳	● تدفین میں خالموں کی شرکت سے منع کرنے کی وصیت	-۲۶۹
۳۳۳	● تحریری وصیت نامہ	-۲۷۰
۳۳۹	● مدد کرنا:	-۲۷۱
۳۳۹	● گھر کے کاموں میں مدد کرنے کی ضرورت	-۲۷۲
۳۴۰	● علیؑ کی مدد کرنا	-۲۷۳
۳۴۲	● شیعوں کی مدد کرنا	-۲۷۴



Presented By: www.jafrilibrary.com

حرفِ مؤلف

میں نے سات سال کے عرصہ میں سینکڑوں کتابوں سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی حدیثوں کو ان مسلمان عورتوں کی راہنمائی کیلئے جمع کیا جو اپنی زندگی کیلئے مکمل نمونہ کی تلاش میں تھیں۔

میں نہیں سمجھتا تھا کہ عالمین کی عورتوں کی سردار، اپنی مختصر حیات میں اپنی حدیثوں سے اس دنیا کو معطر کر دیں گی۔ اس مادی دنیا سے اتنی جلد گذر جائیں گی اور تمام کمالات کی تمام سرحدوں سے گذر جائیں گی اور اس فضا کی نسیم دلنواز دور افتادہ ترین علاقہ، اسلامی ملکوں میں چلے گی اور دنیا کے مسلمانوں کی روح کو تازگی بخشنے کی۔

ہمیں یورپ، افریقہ اور ہند و پاک سے بے پناہ خطوط موصول ہوئے۔ ایک ضعیف العمر انسان ہندوستان میں ۴۰۰ کیلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے اسلامی جمہوریہ ایران کے کلچر سنٹر پہنچتا ہے اور رو کر کہتا ہے:

مجھے نوح الحیات کی ایک جلد دیدتجئے، کیونکہ میں نے صرف فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نام سنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کے خطبات و کلمات اور حدیثوں کا مجموعہ بھی موجود ہے۔

مجھے بھی یقین نہیں تھا کہ ”فرہنگ سخنان فاطمہ“ تین سال کے مختصر مدت

میں ۱۳ بار شائع ہوگی۔

اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حدیث کے سرچشمے اور اہل بیت رسولؑ کے آثار کے ہوتے ہوئے دشمن ہم پر ثقافتی حملہ نہیں کر سکتا۔

لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں اور اپنے اقدار کی طرف واپس پلٹ جائیں اور ثقافت اور علوم و معارف کے اس خزانہ کو اچھی طرح پہچان لیں۔ اس کتاب کے چھپنے کے بعد بہت سے لوگوں نے ہماری راہنمائی کی اور کچھ اصلاحات کا تقاضا کیا۔ چنانچہ ہم نے ساتویں ایڈیشن میں مطلوب اصلاح کر دی ہے۔

محمد دستی

(۲)

ازدواجی زندگی کا دستور (آئین) ۱۱

کھانا کھانے کے آداب ۲۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿﴾ ازدواجی زندگی کا دستور

(۱) فاطمہؓ کا ایثار:

ایک آئیڈیل شریک حیات کو، اپنے خاندان کو خوش رکھنے اور گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے مہربان اور فداکار ہونا چاہیے۔ دوسروں کو خود پر مقدم کرنا چاہیے۔ زندگی کی سختیوں اور حالات کی ناخوشگوار یوں میں نباہ کرنا چاہیے۔ اپنی مسرت افزا مسکراہٹ سے شوہر کے دل سے رنج و محن کو دور کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہر عورت کو فاطمہؓ زہراؓ کی باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

ایک روز حضرت علیؓ نے فرمایا: بنت رسول! مجھے بھوک لگی ہے۔ کیا کچھ کھانا ہے؟

فرمایا:

”قسم اس ذات کی جس نے میرے بابا ﷺ کو رسالت اور آپ کو امامت کیلئے منتخب فرمایا۔ دو دن سے ہمارے گھر میں حسب ضرورت کھانا نہیں ہے۔ جو کچھ تھا وہ میں نے آپ کو اور آپ کے فرزند حسن و حسینؓ کو کھلا دیا۔ جبکہ میں نے خود کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔“

حضرت علیؓ نے افسوس کے ساتھ فرمایا:

فاطمہ! مجھے کیوں بتایا تھا۔ میں کھانے کا انتظام کرتا۔

﴿ حدیث نمبر: 1 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام: يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ الْهَيْبِ أَنْ
أُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ.

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں:

اے ابوالحسن! مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں آپ سے کسی ایسی
چیز کا مطالبہ کروں جس کی آپ میں استطاعت نہ ہو^(۱)۔

آج کی عورتوں کو اس ایثار پروری سے جینے کا سلیقہ سیکھنا چاہیے۔ سادہ
گذر بسر اور اپنی خودداری کے ساتھ فنا ہو جانے والی امیدوں سے دور رہ کر اپنی
مشترک زندگی کو دائمی بنانا چاہیے۔

(۲) امورِ خانہ داری:

❖ روزمرہ کے کاموں کے سلسلہ میں مرد و عورت میں ہم آہنگی ہو۔

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

❧ عورت اور کام، حدیث نمبر 92

❖ خاندان میں کاموں کی تقسیم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

❧ عورت اور کام، حدیث نمبر 93

(۱) تفسیر برہان، ج: ۱، ص: ۲۸۲؛ بخار الاوار، ج: ۳۷، ص: ۱۰۳

❖ میاں بیوی کے کاموں کی تقسیم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ عورت اور کام، حدیث نمبر 95

(۳) ادب و ایثار کی انتہا:

حضرت علیؑ نے بارہ ہزار درہم میں اپنا باغ فروخت کر دیا۔ اس خطیر رقم کو مدینہ کے نادار اور فقیروں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خالی ہاتھ گھر واپس آ گئے۔

واضح ہے کہ باغ فروخت ہو جانے کے بعد بیوی اس انتظار میں رہی ہونگی کہ میاں کھانے پینے کی چیزیں اور بچوں کیلئے پھل لائیں گے۔

فاطمہ زہراؑ دریافت فرماتی ہیں:

ہمارے کھانے کا آج کیا ہوگا؟

کھانے کا بندوبست کرنے کیلئے حضرت علیؑ گھر سے باہر جاتے ہیں، لیکن فاطمہؑ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے کہ میں نے یہ بات کیوں کہہ دی؟ فرماتی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 2﴾

قَالَتْ: فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَا أَعُوذُ أَبَدًا.

استغفر اللہ! اب کبھی میں ایسی بات نہیں کہوں گی^(۱)۔

(۱) بحار الانوار، ج: ۳۱، ص: ۳۶؛ امالی، صدوق، حدیث: ۱۰، ص: ۳۷۹

(۴) شوہر سے ہم آہنگی:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ دفاع، حدیث نمبر 73۔

سقیفہ کے تلخ واقعات اور اہل بیت علیہم السلام کی گوشہ نشینی کے بعد، اہل سقیفہ نے یہ سوچا کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دلجوئی کر کے عام لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا جائے۔ لہذا انہوں نے یہ درخواست کی کہ ہم فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور اپنی غلطیوں کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔

فاطمہ علیہا السلام نے ان سے ایک منفی جنگ کو جاری رکھنے کیلئے ان کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور ان سے مسلسل بیزار رہیں۔ ایک روز حضرت علی علیہ السلام دولت سرا میں داخل ہوئے اور فرمایا:

فاطمہ! ابوبکر و عمر دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

﴿حدیث نمبر: 3﴾

قَالَتْ: اَلْبَيْتُ بَيْتِكَ، وَ الْحُرَّةُ زَوْجَتِكَ، اِفْعَلْ مَا تَشَاءُ.

فرمایا:

اے علی! گھر آپ کا ہے۔ میں آپ کی زوجہ ہوں۔ آپ جو چاہیں کریں^(۱)۔

(۱) بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۰۳؛ دلائل الامامیہ، ج: ۱، ص: ۱۳؛ الامامیہ و سیاست، ج: ۳، ص: ۱۳۱۳

(۵) مالی مشکلات :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

✽ حدیث نمبر 179، 180، 181۔

(۶) خاندان اور زندگی کے مشکلات :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

✽ حدیث نمبر 179، 180، 181،

✽ فاطمہ علیہا السلام کے اشعار۔

(۷) بہترین شریک حیات کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

✽ اجتماعی روابط، حدیث نمبر: 84۔

﴿ ۲ ﴾ کھانا کھانے کے آداب

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حفظانِ صحت، حدیث نمبر: 29۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

(الف)

- | | |
|--|------|
| احکام اسلامی | ﴿۱﴾ |
| عبادت میں خلوص | ﴿۲﴾ |
| اخلاق و روابط | ﴿۳﴾ |
| شادی فاطمہ <small>ؑ</small> کی نظر میں | ﴿۴﴾ |
| فاطمہ زہرا <small>ؑ</small> کا احتجاج | ﴿۵﴾ |
| امامت و قیادت | ﴿۶﴾ |
| علی <small>ؑ</small> کی امامت | ﴿۷﴾ |
| حضرت علی <small>ؑ</small> کی خصوصیات۔ | ﴿۸﴾ |
| انفاق و بخشش | ﴿۹﴾ |
| ایشار فاطمہ <small>ؑ</small> | ﴿۱۰﴾ |
| ایمان فاطمہ <small>ؑ</small> ۔ | ﴿۱۱﴾ |

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ احکام اسلامی

(۱) بچہ کی طہارت کا طریقہ :

امام حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بچے کی طہارت کا طریقہ نقل فرماتے ہیں :

﴿ حدیث نمبر : 4 ﴾

قَالَتْ : رَأَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ مَا كَانَتْ ، وَلَا تَغْسِلُ بَوْلَ الْغُلَامِ حَتَّى يَطْعَمَ ، تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا .
حضرت زہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

میں نے ام سلمہؓ کو دیکھا کہ وہ اس لڑکی کو کہ جس نے پیشاب کر دیا تھا، کر پانی سے ایک بار اور کم پانی سے تین بار طہارت کراتی ہیں۔ لیکن جس بچے نے ابھی کھانا اور ماں کا دودھ پینا شروع نہیں کیا ہے اس کے پیشاب کی طہارت اس طرح نہیں کراتی ہیں۔ بلکہ بچے کے پیشاب پر تھوڑا سا پانی ڈال دیتی ہیں^(۱)۔

(۲) بقر عید کا گوشت :

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہیں دور دراز کے سفر پر بھیجا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اسباب سفر وغیرہ آمادہ کرنے کے ساتھ قربانی کے گوشت میں

سے کچھ اپنے شوہر کیلئے رکھ لیا۔ کسی نے پوچھا:
 کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت جمع رکھنے سے منع نہیں کیا تھا؟
 فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 5 ﴾

إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ فِيهَا .
 اس کیلئے قربانی کے گوشت کے مصرف کی اجازت دی گئی ہے ^(۲)۔

﴿ ۲ ﴾ عبادت میں خلوص

عبادت بجائے خود پسندیدہ فعل ہے لیکن عبادت میں خلوص زیادہ پسندیدہ
 فعل ہے۔ خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس کا عظیم فائدہ ہے۔
 فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 6 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام: مَنْ أَصْعَدَ إِلَى اللَّهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ أَهْبَطَ اللَّهُ
 عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ أَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ .
 جو شخص خدا کی بارگاہ میں خلوص آمیز عبادت بھیجتا ہے، خدا اس کو عظیم ترین
 فائدہ بھیجتا ہے ^(۳)۔

﴿ ۳ ﴾ اخلاق و روابط

(۱) خوش روئی :

پرہیزگاروں ، فاسدوں اور دشمنوں کے ساتھ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے برتاؤ کی امام صادق علیہ السلام نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے :

﴿ حدیث نمبر : 7 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : بِشَرِّ فِی وَجْهِ الْمُؤْمِنِ یُوجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ وَبِشَرِّ فِی وَجْهِ الْمُعَانِدِ الْمُعَادِی یَقِی صَاحِبَهُ عَذَابَ النَّارِ .
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا :

مومن سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کی جزا جنت ہے ؛ اور کھڑوا آدمی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا، جہنم کے عذاب سے بچاتا ہے ^(۴)۔

﴿ ۴ ﴾ شادی فاطمہ علیہا السلام کی نظر میں

(۱) بیٹی سے مشورہ :

اسلامی شادی کے پسندیدہ ترین آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باپ بیٹی سے مشورہ کرے تاکہ وہ آگاہ ہو کر اپنے لئے مناسب شریک حیات کا انتخاب کرے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نفسیاتی اصول کی رعایت کرتے تھے اور اپنی امت سے فرماتے تھے کہ اس اصول کی رعایت کرے تاکہ وہ جاہلیت والے ظلم و ستم سے دور

رہے۔ ماں باپ بیٹی سے مشورہ کے بغیر شادی نہ کریں۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شادی کے بارے میں اپنی بیٹی سے مشورہ کیا اور فرمایا:

بیٹی فاطمہؑ! تمہارے ابن عم علی رضی اللہ عنہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟

فاطمہ علیہا السلام نے باپ کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آسمان سے خدا نے اس کی اجازت دی ہے۔

فاطمہ علیہا السلام نے سنجیدگی اور متانت سے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 8 ﴾

رَضِيْتُ بِمَا رَضِيَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ .

جس سے خدا اور اس کا رسول راضی ہیں، اس سے میں بھی راضی ہوں^(۵)۔

دوسری روایت اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِكَ يَا أَبَتَاهُ نَبِيًّا وَبِابْنِ عَمِّي بَعْلًا وَوَلِيًّا .

میں خدا کے رب ہونے اور اے بابا آپ کے نبی ہونے اور اپنے ابن عم کے شوہر اور ولی ہونے پر راضی ہوں^(۶)۔

(۲) باپ کی رائے کا احترام:

شادی کے پسندیدہ آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اولاد شادی کے سلسلہ میں

ماں باپ کی رائے کا احترام کریں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے ماں باپ اور سرپرستوں کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہیں۔ لہذا شادی کے بارے میں اولاد کا ماں باپ کی رائے کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں ہے۔

جب رسول ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا علیہا السلام سے یہ مشورہ کیا کہ کیا تمہاری شادی علی بن ابی طالب سے کروں تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے باپ کا احترام کیا اور آنحضرت ﷺ کی رائے کو محترم سمجھتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 9 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلِيًّا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَنْتَ أَوْلَىٰ بِمَا تَرَىٰ .
اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اولیٰ ہیں۔ جو مناسب سمجھیں اسے انجام دیں (۴)۔

(۳) شادی کی جھوٹی قدروں سے پرہیز:

شادی ایک مقدس فریضہ اور انسان کامل کی تربیت کی اساس ہے۔ لہذا اس میں جھوٹی قدروں اور ناپسندیدہ چیزوں کو اہمیت نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ شادی کا معیار، لڑکا اور لڑکی کا جسمی، روحی اور دینی لحاظ سے صحیح ہونا چاہیے۔ قبیلہ کے سرداروں اور بڑے بڑے مالداروں نے مادی اور جاہلی نظریات کے تحت رسول ﷺ کی بیٹی کی خواستگاری کی تو انہیں منفی جواب ملا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ علیہا السلام نے علی رضی اللہ عنہ سے شادی کرنے کے سلسلہ میں اس وقت مثبت جواب دیا تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس نہ سرمایہ تھا اور نہ زمین و جائداد اور مال و دولت تھی بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نظر میں معنوی اقدار اور اپنے شوہر کی عصمت تھی۔ چنانچہ جب شب زفاف کی صبح کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے معلوم کیا:

بیٹی! تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟

﴿ حدیث نمبر: 10 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَ إِخَيْرِ زَوْجٍ .

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا:

بابا جان! میں نے انہیں بہترین شوہر پایا ^(۸)۔

(۴) بے جا شکوہ:

اکثر افراد مادی اور جاہلی جاہ و حشم کو شادی کا معیار قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی شادی ان اقدار کے بغیر انجام پائے تو طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ دولہا دلہن کے اسلامی اقدار کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں، بلکہ اشارے و کنائے سے سرزنش و ملامت کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام اس جاہلیت والے رجحان و نظریہ کی شکایت کرتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 11 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ادْخُلْ عَلَيَّ نِسَاءً مِنْ قُرَيْشٍ وَ قَلْنِ لِي :

”رُوِّجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَقِيرٍ لَا مَالَ لَهُ.“

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس قریش کی کچھ عورتیں آئی تھیں۔ وہ یہ کہہ رہی تھیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری شادی ایک نادار شخص سے کر دی ہے جس کے پاس مال و دولت نہیں ہے۔“

(۵) شب زفاف — فاطمہ علیہا السلام کی معنوی کیفیت :

شب زفاف میں ہر مرد و عورت کیلئے نئی اور شیریں زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ بہت سے ان شیریں لمحوں کو مختلف قسم کے گناہوں سے آلودہ کر دیتے ہیں۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ اس شب میں دنیا کی عورتوں کی سردار خاتون فاطمہ علیہا السلام کی کیا کیفیت تھی؟ اور انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ مشترک زندگی کس طرح شروع کی؟ شب زفاف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ فاطمہ علیہا السلام رو رہی ہیں۔ دریافت کیا: کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 12 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: تَفَكَّرْتُ فِي حَالِي وَ أَمْرِي عِنْدَ ذَهَابِ عُمْرِي وَ نَزْوُلِي

فِي قَبْرِي فَشَبَّهْتُ دُخُولِي فِي فِرَاشِي بِمَنْزِلِي كَدُخُولِي إِلَى
لَحْدِي وَ قَبْرِي . فَأَنْشِدُكَ اللَّهُ إِنْ قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَعْبُدُ
اللَّهَ تَعَالَى هَذِهِ اللَّيْلَةَ .

میں اپنے حالات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اپنی عمر گزر جانے اور
قبر میں جانے کا خیال آ گیا تھا کہ آج باپ کے گھر سے آپ کے گھر آئی
ہوں اور یہاں سے قبر میں جاؤں گی۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ
آئیے نماز پڑھیں تاکہ یہ رات خدا کی عبادت میں گزرے۔^(۱)

﴿ ۵ ﴾ فاطمہ علیہا السلام کا احتجاج

اس سلسلہ میں صحیح معلومات حاصل کرنے کیلئے فاطمہ زہرا علیہا السلام کے خطبات
اور آپ کے سیاسی معرکے ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ ۶ ﴾ امامت و قیادت

(۱) ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی عظمت :

معصوم ائمہ علیہم السلام کے بارے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں :

﴿ حدیث نمبر : 13 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا : وَ نَحْنُ وَ سَيَلْتُهُ فِي خَلْقِهِ وَ نَحْنُ خَاصَّتُهُ وَ مَحَلُّ

قُدْسِهِ وَ نَحْنُ حُجَّتُهُ فِي عَيْبِهِ وَ نَحْنُ وَرَثَةُ أَنْبِيَآئِهِ .
 ہم اہل بیت ، رسول خدا ﷺ سے ارتباط کا وسیلہ ہیں۔ ہم خدا کے
 برگزیدہ ہیں۔ ہم پاکیزگیوں کا مرکز اور اس کے قدس کا مقام ہیں۔ ہم خدا
 کی حجت اور اس کی روشن دلیل ہیں اور اس کے انبیاء کے وارث ہیں^(۱۱)۔

(۲) فلسفہ امامت :

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ایک اشارہ میں امامت کا فلسفہ بیان کر دیا۔

﴿ حدیث نمبر : 14 ﴾

قَالَتْ : فَبَجَلِ اللَّهِ ... إِطَاعَتَنَا نِظَامًا لِلْمِلَّةِ وَ إِمَامَتَنَا أَمَانًا لِلْفُرْقَةِ .
 خدا نے ہم اہل بیت کی اطاعت کو ملت کے اجتماعی نظام کو برقرار رکھنے
 کا ذریعہ قرار دیا ہے اور ہماری امامت کو تفرقہ پر دازی سے امان کا سبب
 قرار دیا ہے^(۱۲)۔

(۳) تربیت میں پیغمبر اور امام کا کردار :

معاشرہ انسان میں کامل تربیت کیلئے نمونوں کی ضرورت کے پیش نظر فاطمہ علیہا السلام
 نے رسول ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام کے تربیتی کردار کو بیان کیا ہے :

﴿ حدیث نمبر : 15 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلِيَّةٌ : أَبَوَاهِذِهِ الْأُمَّةُ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ يُقِيمَانِ

أَوْذَهُمْ وَيُنْقِذَانِهِمْ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ إِنْ أَطَاعُوهُمَا وَيُيْحَانِهِم
النَّعِيمَ الدَّائِمَ إِنْ أَفْقُوهُمَا .

محمد وعلی علیہما السلام، اس امت کے دو باپ ہیں۔ وہ امت کے بیچ وشم کو سیدھا اور اس کی کجرویوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اگر لوگ ان کی اطاعت کریں تو یہ دونوں، لوگوں کو دائمی عذاب سے بچالیں۔ اگر لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور ان کی موافقت کریں تو یہ دونوں ان کے ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے مالا مال کریں گے ^(۱۳)۔

(۴) بارہ اماموں کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ صحیفہ حضرت زہرا علیہا السلام، حدیث نمبر: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔

☞ اثبات امامت، حدیث نمبر: ۱۶،

☞ شہادت، حدیث نمبر: ۱۲۲۔

(۵) قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

اثبات امامت، حدیث نمبر: ۱۶،

صحیفہ حضرت زہرا علیہا السلام، حدیث نمبر: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔

(۶) امام کی طرف لوگوں کے مائل ہونے کی ضرورت :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

۞ اثبات امامت ، حدیث نمبر : ۱۶۔

﴿۷﴾ حضرت علیؑ کی امامت کا اثبات

(۱) رسول ﷺ کی حدیثوں کو یاد دلانا :

محمود بن لبید کہتے ہیں :

رسول ﷺ کی وفات کے بعد میں نے فاطمہ زہراؑ کو اُحد میں

حضرت حمزہؑ کی قبر پر روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے موقعہ کو غنیمت سمجھتے

ہوئے سوال کیا :

کیا حضرت علیؑ کی امامت پر رسول ﷺ کی حدیث سے بھی

دلیل قائم کی جاسکتی ہے؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 16 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلِيًّا : وَاعْبَاهُ ! انْسَيْتُمْ يَوْمَ غَدِيرِ حُمٍّ؟

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : عَلِيٌّ خَيْرٌ مِنْ أُخْلَفِهِ فِيكُمْ،

وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْخُلَيْفَةُ بَعْدِي ، وَ سِبْطَايَ وَ تِسْعَةَ مِنْ صُلْبِ

الْحُسَيْنِ عَلِيًّا أُمَّةٌ أَبْرَارٌ ، لَنْ اتَّبَعْتُمُوهُمْ وَ جَدْتُمُوهُمْ هَادِينَ

مَهْدِيَيْنَ ، وَ لَئِنْ خَالَفْتُمُوهُم لَيَكُونُ الْإِخْتِلَافُ فِيكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

قُلْتُ : يَا سَيِّدَتِي ! فَمَا بِالْهَذَا قَعَدَ عَنْ حَقِّهِ ؟

قَالَتْ علیہا السلام : يَا أَبَا عُمَرَ ! لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

”مَثَلُ الْإِمَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ إِذْ تَوُتِي وَ لَا تَأْتِي“ .

أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ تَرَكَوْا الْحَقَّ عَلَى أَهْلِهِ وَ اتَّبَعُوا عِتْرَةَ نَبِيِّهِ لَمَا اِخْتَلَفَ فِي اللَّهِ اثْنَانِ ، وَ لَوِ رِثَهَا سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ وَ خَلَفٌ بَعْدَ خَلَفٍ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا ، التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ وَ لَكِنْ قَدِمُوا مِنْ آخِرِهِ اللَّهُ ، وَ آخَرُوا مِنْ قَدَمِهِ اللَّهُ : حَتَّى إِذَا أَحْدُوا الْمَبْعُوثَ وَ أَوْذَعُوهُ الْجَدَّتَ الْمَجْدُوثَ اِخْتَارُوا بِشَهْوَتِهِمْ وَ عَمِلُوا بِأَرَائِهِمْ ، تَبَّأَ لَهُمْ ! أَوْ لَمْ يَسْمَعُوا اللَّهَ يَقُولُ :

”وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ“

بَلْ سَمِعُوا وَ لَكِنَّهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ :

”فَأَنهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَ لَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ“ .

هِيَهَاتَ ! بَسَطُوا فِي الدُّنْيَا أَمَالَهُمْ وَ نَسُوا آجَالَهُمْ فَتَعَسَا لَهُمْ وَ اضْلَلَّ أَعْمَالَهُمْ . اَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنَ الْجَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ .

تعب ہے ! کیا تم لوگوں نے روزِ غدیر کو بھلا دیا ہے؟

میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں : علی علیہ السلام بہترین شخص

ہیں جن کو میں تمہارے درمیان خلیفہ و جانشین بنا رہا ہوں۔ وہ میرے بعد امام و خلیفہ ہیں اور میرے دونوں نواسے اور حسین علیہ السلام کے صلح سے ہونے والے نواشاخاص نیک لوگوں کے امام ہیں۔ اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو وہ تمہاری ہدایت کریں گے اور اگر تم ان کی مخالفت کرو گے تو تمہارے درمیان قیامت تک اختلاف رہے گا۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا:

سیدہ! تو علی علیہ السلام نے اپنے حق سے چشم پوشی کیوں کر لی؟

فرمایا: اے ابو عمر! رسول ﷺ نے فرمایا:

امام کی مثال کعبہ کی سی ہے۔ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے۔

خدا کی قسم! اگر لوگ حق کو حق والوں کے پاس رہنے دیتے اور اپنے نبی ﷺ کی عترت کا اتباع کرتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا اور حضرت علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کی نویں پشت میں قائم (رَج) تک امامت اسی طرح پہنچتی جس طرح رسول ﷺ نے فرمایا ہے اور وہ ایک دوسرے سے جانشینی میراث میں پاتے۔

مگر افسوس! لوگوں نے اس کو آگے بڑھا دیا جس کو خدا نے پیچھے ہٹایا تھا اور اس کو پیچھے ہٹا دیا جس کو خدا نے آگے بڑھایا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے بھشت کا بھی انکار کر دیا۔ بدعتوں میں پڑ گئے۔ خواہش نفس کو اپنا شعار بنا لیا۔ اپنی آراء پر عمل کیا۔ خدا انہیں غارت کرے۔

کیا انہوں نے خدا کا قول نہیں سنا کہ فرماتا ہے:
 ”آپ کا پروردگار جس کو چاہتا ہے پیدا کر لیتا ہے اور امام کے تعین کا
 اختیار بھی اسی کو ہے“ (۱۴)۔

ہاں! انہوں نے سنا تھا لیکن بالکل ایسے ہی جیسے قرآن فرماتا ہے:
 ”ان کی دیکھنے والی آنکھیں اندھی اور انکے دل کی آنکھیں بے نور ہیں“ (۱۵)۔
 افسوس کہ سقیفہ میں جمع ہونے والوں نے اپنی خواہش کو پورا کر لیا
 اور مرنے، قیامت کے حساب و کتاب سے غافل رہے۔ خدا انہیں
 غارت کرے اور انہیں ان کے اعمال میں گمراہ کرے۔ پروردگار! میں
 تجھ سے مددگاروں کی قلت سے تیری پناہ چاہتی ہوں، ان کی کامیابی و
 فراوانی کے بعد (۱۶)۔

(۲) حماسہ غدیر اور حدیثِ منزلت:

❖ حدیثِ غدیر و منزلت کو یاد دلانا

فاطمہ زہرا علیہا السلام جہاں ضروری ہوتا تھا، حدیثِ غدیر یاد دلا کر سوائے ہوئے
 ذہنوں کو بیدار اور فریب خوردہ لوگوں کو ہوشیار کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ علیہا السلام نے
 بارہا یہ حدیث یاد دلائی:

﴿ حدیثِ نمبر: 17 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اَنْسَيْتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ يَوْمَ غَدِيرِ حُجْمٍ؟
 ”مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَيْ مَوْلَاَهُ“.

وَقَوْلُهُ صَلَّى عَلَيْكُمْ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى .
 کیا تم نے رسول صَلَّى عَلَيْكُمْ کے اس قول کو فراموش کر دیا جو آپ نے روز
 غدیر فرمایا تھا: ”میں جس کا مولا ہوں، اس کے علی صَلَّى عَلَيْكُمْ مولا ہیں۔“
 کیا تم یہ بھول گئے کہ رسول صَلَّى عَلَيْكُمْ نے علی صَلَّى عَلَيْكُمْ سے فرمایا تھا:
 ”اے علی! تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ صَلَّى عَلَيْكُمْ کیلئے ہارون صَلَّى عَلَيْكُمْ
 تھے۔“ (۱۷)

❖ بہانہ ڈھونڈنے والوں کا جواب

فاطمہ زہرا علیہا السلام ان لوگوں کا جواب دیتی ہیں جو یہ کہتے تھے کہ:
 اگر علی صَلَّى عَلَيْكُمْ پہلے شروع کر دیتے اور لوگوں سے گفتگو کرتے تو وہ آپ
 سے منحرف نہ ہوتے:

﴿ حدیث نمبر: 18 ﴾

قَالَتْ صَلَّى عَلَيْكُمْ : فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لِأَحَدٍ بَعْدَ غَدِيرِ خُمٍ مِنْ حُجَّةٍ وَلَا عُدْرًا .
 غدیر کے بعد خدا نے کسی شخص کیلئے بھی کسی عذر و بہانہ کی گنجائش نہیں
 چھوڑی ہے (۱۸)

جب مہاجرین و انصار نے عذر خواہی کیلئے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 19 ﴾

قَالَتْ صَلَّى عَلَيْكُمْ : إِلَيْكُمْ عَنِّي ! فَلَا عُدْرَ بَعْدَ تَعْدِيرِكُمْ وَلَا أَمْرَ بَعْدَ
 تَقْصِيرِكُمْ ، هَلْ تَرَكَ أَبِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ لِأَحَدٍ عُدْرًا ؟

دفع ہو جائے! مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ کوتاہی کے بعد عذر خواہی کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے۔ کیا واقعہ غدیر کے بعد میرے بابا نے کسی کیلئے کوئی عذر چھوڑا تھا؟^(۱)

﴿ ۸ ﴾ حضرت علیؑ کی خصوصیات

﴿ حضرت علیؑ فاطمہ زہراؑ کی نظر میں ﴾

(۱) امام علیؑ کی قدریں :

روئے زمین پر اللہ والے انسان کی پہچان کروانے سے زبان و قلم عاجز ہیں۔ علیؑ کی معرفت حاصل کرنے میں حضرت فاطمہؑ کے کلام سے مدد لینا چاہیے۔ حضرت فاطمہؑ اس شخص کے جواب میں فرماتی ہیں کہ مدینہ کے جاہلوں میں سے جس نے علیؑ پر طعن و تشنیع کی تھی :

تم جانتے ہو کہ علیؑ کون ہیں؟

﴿ حدیث نمبر: 20 ﴾

قَالَتْ سَلِيحًا: وَهُوَ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ وَ الْهَيْكَلُ النَّوْرَانِي، قُطْبُ الْأَقْطَابِ وَ سَلَالَةُ الْأَطْيَابِ، النَّاطِقُ بِالصَّوَابِ، نُقْطَةُ دَائِرَةِ الْإِمَامَةِ وَ أَبُو بُنَيْهِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ الَّذِينَ هُمَا رِيحَانَتِي وَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

علیؑ امام ربانی، پیکر نورانی، قطب الاقطاب، پاکیزہ خاندان کے چشم و چراغ، حق کہنے والے، محور امامت، گلِ رسول ﷺ، جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسینؑ کے والد ہیں (۲۰)۔

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

❧ ولایت سے دفاع، حدیث نمبر: ۴۹۔

(۲) بہترین شوہر:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

❧ حدیث نمبر 10۔

(۳) علیؑ کی سابقہ معرکہ آرائیاں:

جس زمانہ میں حضرت علیؑ کو کفر و شرک اور نفاق پرور لوگوں نے گوشہ نشین کر دیا تھا، اس زمانہ میں فاطمہ زہرا علیہا السلام نے مہاجرین و انصار کے درمیان حضرت علیؑ کے گذشتہ معرکہ آرائیوں میں سے ایک ایک کو بیان کیا تاکہ ان پر خدا کی حجت تمام ہو جائے:

﴿ حدیث نمبر: 21 ﴾

قَالَتْ ﷺ: كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ، أَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ فَعَرَتْ فَأَعْرَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدَفَ أَخَاهُ فِي لَهَوَاتِهَا، فَلَا يَنْكِفِيءُ حَتَّى يَطَّأَ صِمَاحَهَا بِأَخْمَصِهِ، وَيُنْخَمَدَ لَهَا بِسَيْفِهِ.

مَكْدُودًا فِي ذَاتِ اللَّهِ ، مُجْتَهِدًا فِي أَمْرِ اللَّهِ ، قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ،
سَيِّدًا فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ ، مُشْمِرًا نَاصِحًا مُجِدِّدًا كَادِحًا ، لَا تَأْخُذُهُ فِي
اللَّهِ لَوْمَةٌ لَأَنِّمْ وَ أَنْتُمْ فِي رَفَاهِيَّةٍ مِنَ الْعَيْشِ .

فرماتی ہیں :

بعثت رسول ﷺ کے بعد جب بھی مشرکین نے جنگ بھڑکائی ،
خدا نے اس کو خاموش کر دیا۔ جب بھی شیطان سر اٹھاتا تھا یا کوئی مشرک
حملہ کرنے کی آواز اٹھاتا تھا تو رسول خدا ﷺ کو جنگ کے
بھڑکتے ہوئے شعلوں کی جانب بھیج دیتے تھے۔ چنانچہ علیؑ خاموش
نہیں بیٹھے۔ یہاں تک کہ مخالفوں کو کچل دیا اور اپنی تلوار سے جنگ کے
شعلوں کو بجھا دیا۔ علیؑ نے خدا کیلئے ان مشکلوں کو برداشت کیا اور
خدا کے حکم کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ وہ رسول ﷺ کے قریبی ، خدا
کے دوستوں میں سید و سردار ، ہمیشہ سے ہمت سے کام لیتے ، نصیحت
کرتے اور کوشاں رہتے تھے۔ راہِ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی
ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اے لوگو! اس زمانہ میں تم عیش و اطمینان
کی زندگی گزار رہے تھے (۲۱)۔

(۴) امام علیؑ کا ایثار اور بخشش :

حضرت فاطمہ زہراؑ خدمت رسول ﷺ میں حاضر ہوئیں اور آپؐ کو
حضرت علیؑ کے ایثار کی خبر دیتے ہوئے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 22 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا يَدْعُ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ رِزْقِهِ إِلَّا
وَزَعَهُ بَيْنَ الْمَسَاكِينِ .

اے اللہ کے رسول ﷺ! علی گھر میں کھانا اور کھانے کی کوئی چیز باقی
نہیں رکھتے ہیں بلکہ ناداروں اور فقیروں میں تقسیم کر دیتے ہیں (۲۲)۔

(۵) امام علی علیہ السلام کا تربیتی کردار:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ امامت، حدیث: ۱۵۔

(۶) علی علیہ السلام کی خلافت کو غصب کرنے کے اسباب:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ خیانت کا شکوہ، حدیث نمبر: 117۔

✽ اثبات امامت، حدیث نمبر: 16۔

✽ پہلا خطبہ اور دوسرے خطبے۔

جناب فاطمہ علیہا السلام جب احد میں جناب حمزہؓ کی قبر پر گریہ کر رہی تھیں تو لوگوں

نے آپ سے دریافت کیا:

لوگوں نے آپ ﷺ اور علی علیہ السلام کے خلاف کیوں محاذ بنالیا، اور آپ ﷺ

کے مسلم حق کو کیوں غصب کر لیا؟

﴿ حدیث نمبر: 23 ﴾

قَالَتْ ﷺ: لِكِنَّهَا أَحْقَادُ بَدْرِيَّةٍ وَ تِرَاتِ أُحُدِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهَا
قُلُوبُ النِّفَاقِ مُكْتَمِنَةً لِإِمْكَانِ الْوُشَاةِ فَلَمَّا اسْتَهْدَفَ الْأَمْرُ
أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا شَائِبُ الْأَثَارِ .

یہ سب جنگ بدر کی دشمنی اور کینہ توڑی اور جنگ احد کا انتقام ہے جو منافقوں کے دلوں میں پوشیدہ تھا۔ لیکن جس دن سے انہوں نے حکومت غضب کی ہے یہ کینے اور حسد ظاہر ہونے لگے (۱۳)۔

(۷) علیؑ اور عبادت میں آپ کے عاشقانہ جذبے:

ابودرداء کہتے ہیں:

میں نے علیؑ کو سجدہ گاہ میں اس طرح دیکھا کہ نہ آپ کی ساعت کام کر رہی تھی اور نہ آپ کے بدن میں کوئی حرکت تھی۔ میں نے چیخ کر کہا:

خدا کی قسم علیؑ دنیا سے اٹھ گئے اور جلدی سے فاطمہؑ کو خبر کی۔

فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 24 ﴾

قَالَتْ: هِيَ - وَ اللَّهِ - الْغَشِيَّةُ الَّتِي تَأْخُذُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ .

خدا کی قسم! یہ علیؑ کی معنوی و روحانی حالت ہے کہ وہ خوف خدا میں اکثر غش کر جاتے ہیں (۱۴)۔

(۸) فاطمہ علیہا السلام اور علی علیہ السلام کی قدریں :

رسول ﷺ نے اپنے اصحاب کے مجمع میں حضرت علی علیہ السلام کی عظمت اور قدروں کو بیان فرمایا اور اپنی دختر سے شدید محبت اور قلبی لگاؤ کا اظہار کیا۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی عظمت و اقدار کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 25 ﴾

قَالَتْ : وَ الَّذِي اضْطَفَاكَ وَ اجْتَبَاكَ وَ هَذَاكَ وَ هَذَا بَكَ
الْأُمَّةَ لَا زِلْتُ مُقَرَّرَةً لَهُ مَا عَشْتُ .

اس خدا کی قسم جس نے آپ کو رسالت کیلئے منتخب کیا اور (انسانوں کی ہدایت کیلئے) برگزیدہ کیا۔ آپ کی ہدایت کی اور آپ کے ذریعہ لوگوں کی ہدایت کی۔ میں تاحیات علی علیہ السلام کی عظمت کا اعتراف کرتی رہوں گی (۲۵)۔

(۹) کامیابی کا راز :

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی نظر میں علی علیہ السلام سے محبت ہی انسان کی کامیابی ہے۔ فرماتی ہیں :

﴿ حدیث نمبر: 26 ﴾

قَالَتْ ﷺ : إِنَّ السَّعِيدَ ، كُلَّ السَّعِيدِ ، حَقُّ السَّعِيدِ مِنْ أَحَبِّ
عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ .

بے شک سب سے بڑا سعادت مند اور خوش نصیب وہ شخص ہے جس نے علی علیہ السلام سے ان کی زندگی میں اور مرنے کے بعد محبت کی ^(۲۶)۔

(۱۰) علی علیہ السلام کی مظلومیت پر گریہ:

احتضار اور جانکنی کے وقت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر شدید رقت طاری ہوئی۔ علی علیہ السلام نے گریہ کا سبب دریافت کیا تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 27 ﴾

قَالَتْ: أُنْبِكِي لِمَا تَلَقَى بَعْدِي.

میں اپنے بعد آپ پر پڑنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے رو رہی ہوں؟ ^(۲۷)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تُبِكِي، فَوَ اللَّهُ ذَلِكَ لَصَغِيرٌ عِنْدِي فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى

روؤ نہیں۔ خدا کی قسم! راہ خدا میں ایسی سختی میرے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۱) حضرت علی علیہ السلام کا دفاع:

دیکھئے: خطبات، سیاسی معرکہ آرائیاں، دفاع، سیاسی وصیتیں اور اثباتِ امامت۔

(۱۲) حضرت علی علیہ السلام کی بے پناہ مشکلات کے بارے میں حیرانی:

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے درمیان اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام

سے ان مشکلوں کا ذکر کرتے ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام

کے سامنے آنے والی تھیں، فرمایا:

إِنَّ زَوْجَكَ يُلَاقِي بَعْدِي كَذَا وَكَذَا.

فاطمہ زہرا علیہا السلام کو رنج ہوا۔ دریافت کیا:

﴿ حدیث نمبر: 28 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يَنْصُرَ ذَلِكَ عَنْهُ؟
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ خدا سے یہ دعا نہیں کریں گے کہ
ان مشکلوں کو علی علیہ السلام سے دور رکھے ^(۲۸)۔

فرمایا:

کیوں نہیں! لیکن یہ ہو کے رہے گا۔ کیونکہ انسان آزاد ہیں اور اختیار
ایسی نعمت سے وہ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں ^(۲۹)۔

﴿ ۹ ﴾ فاطمہ علیہا السلام کی سخاوت

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- ﴿ جنگ و جہاد، حدیث نمبر: 48، ﴾
- ﴿ باپ کو خوش رکھنے کی انتھک کوشش، حدیث نمبر: 32، ﴾
- ﴿ ایثار، حدیث نمبر: 61، 62، ﴾
- ﴿ سخاوت و بخشش سے متعلق اشعار، حدیث نمبر: 103، 104۔ ﴾

﴿ ۱۰ ﴾ ایثارِ فاطمہ ؑ

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- ﴿ امام کا دفاع، حدیث نمبر: 74، 75۔
- ﴿ ایثار، حدیث نمبر: 61، 62۔
- ﴿ زندگی کے مشکلات، حدیث نمبر 184 سے 191 تک
- ﴿ آئین ہمسرداری، حدیث نمبر: 1

﴿ ۱۱ ﴾ ایمانِ فاطمہ ؑ

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- ﴿ خدا شناسی والی فصل،
- ﴿ فاطمہ زہرا ؑ کی دعائیں۔

حوالہ جات

- (۱) کنز العمال، ج: ۹، ص: ۳۶۶
- (۲) مسند احمد، ج: ۶، ص: ۲۸۲؛ کنز العمال، ج: ۵، ص: ۲۳۵
- (۳) بخاری، ج: ۶۷، ص: ۲۳۹؛ بخاری، ج: ۷۰، ص: ۲۳۹؛ بخاری، ج: ۷۱، ص: ۱۸۳
- (۴) تفسیر امام حسن عسکری (ع)، ص: ۳۵۳
- (۵) کتاب مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۳۳
- (۶) بخاری، ج: ۲۳، ص: ۱۳۹
- (۷) تفسیر علی بن ابراہیم، بخاری، ج: ۲۳، ص: ۹۹
- (۸) ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۰۱؛ بخاری الانوار، ج: ۳۳، ص: ۱۳۳
- (۹) ارشاد، شیخ مفید، ص: ۲۳
- (۱۰) ارشاد، شیخ مفید، ج: ۱، ص: ۲۷۰
- (۱۱) شرح ابن ابی الحدید، ج: ۱۶، ص: ۲۰۱
- (۱۲) یہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اس خطبہ کا جزو ہے جو آپ نے مسجد مدینہ میں دیا تھا۔
ملاحظہ ہو حدیث نمبر: 57۔
- (۱۳) تفسیر امام حسن عسکری (ع)، ص: ۳۳۰؛ بخاری الانوار، ج: ۲۳، ص: ۲۵۹
- (۱۴) آیت: ۶۸، سورہ قصص
- (۱۵) آیت: ۳۶، سورہ حج
- (۱۶) بخاری، ج: ۳۶، ص: ۳۵۳؛ احقاق الحق، ج: ۲۱، ص: ۲۶
- (۱۷) الغدیر، ج: ۱، ص: ۱۹۷

- (۱۸) دلائل الامامہ، ص: ۳۸؛ خصال، شیخ صدوق، ج: ۱، ص: ۱۷۳
- (۱۹) دلائل الامامہ، ص: ۳۸؛ احتجاج طبری، ج: ۱، ص: ۱۴۶
- (۲۰) ریاضین الشریعہ، علامہ محلاتی، ج: ۱، ص: ۹۳
- (۲۱) معانی الاخبار، ص: ۳۵۴؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۰؛
بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۸
- (۲۲) کشف الغمہ، ج: ۱، ص: ۴۷۳؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۴۳، ج: ۱۱
- (۲۳) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۶؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۲۰۵
- (۲۴) امالی، شیخ صدوق، ص: ۷۹؛ ثواب الاعمال، ج: ۱۱، ص: ۱۲۸
- (۲۵) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۳۰؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۱۲۸
- (۲۶) ینایح المودۃ، ج: ۱، ص: ۳۷۶
- (۲۷) امالی، صدوق، ص: ۱۵۳، ج: ۸؛ ذخائر العقبی، ص: ۹۲
- (۲۸) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۳۰؛ کنز الفوائد، ص: ۳۳۵
- (۲۹) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۳۰؛ علامہ مجلسی (وفات: ۱۱۱۰ ہجری)
- کنز الفوائد، ص: ۳۳۵؛ علامہ کراچی شافعی (وفات: ۴۴۹ ہجری)

(ب)

حفظانِ صحت (بہداشت) ●

○ ہاتھوں کی نظافت

○ کھانا کھانے کے آداب

○ خرما کی اہمیت

Presented By: www.jafriLibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حفظانِ صحت

(۱) ہاتھوں کی نظافت :

ہاتھ کی پاکیزگی کے بارے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 29 ﴾

أَلَا لَا يَلُومَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا نَفْسَهُ ، يَبِيْتُ وَفِي يَدَيْهِ رِيحُ عَمِيرٍ .
آگاہ ہو جاؤ! جو شخص کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر سو جاتا ہے ، اس کو
اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہیں کرنا چاہیے ^(۱)

(۲) حفظانِ صحت اور کھانا کھانے کے آداب :

کھانا کھانے کے آداب اور حفظانِ صحت کے بارے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام
نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 30 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : فِي الْمَأْتِدَةِ اثْنَا عَشْرَةَ خِصْلَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
أَنْ يَعْرِفَهَا . أَرْبَعٌ فِيهَا فَرَضٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا سُنَّةٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا تَأْدِيبٌ .
فَأَمَّا الْفَرَضُ — : فَالْمَعْرِفَةُ ، وَ الرِّضَا ، وَ التَّسْمِيَةُ ، وَ الشُّكْرُ .

(۱) عموماً ، ج : ۱۱ ، ص : ۶۲۸ ؛ سنن ابن ماجہ ، ج : ۲ ، باب : ۲۲

فَأَمَّا السُّنَّةُ — : فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ ، الْجُلُوسُ عَلَى الْجَانِبِ
الْأَيْسَرِ ، وَالْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ ، وَلَعْقُ الْأَصَابِعِ .
فَأَمَّا التَّادِيْبُ — فَلَا أَكْلَ بِمَا يَلِيكَ وَ تَصْغِيرُ اللَّقْمَةِ وَ الْمَضْعُ
الشَّدِيدُ وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِي وَجْهِ النَّاسِ .

دستر خوان پر بیٹھنے کے بارے میں آداب ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے
کہ انہیں جانے۔ ان میں سے چار واجب، چار مستحب اور چار، ادب و
شرافت کی علامت ہیں۔

واجب یہ ہیں: ● خدا کی معرفت (یعنی انسان یہ جان لے کہ ساری نعمتیں اس کی طرف
سے ہیں)۔

- خدا کی نعمتوں اور اس کی عطا پر راضی رہنا۔
- کھانا شروع کرتے ہوتے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔
- کھانا کھانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرنا (الحمد لله رب العالمین کہنا)۔

مستحب یہ ہیں:

- کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا۔
- بائیں طرف بیٹھنا۔
- بیٹھ کر کھانا کھانا۔
- انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کو چاٹ لینا۔

شرافت کی علامتیں:

- اپنے سامنے سے لقمہ اٹھانا۔
- چھوٹا لقمہ لینا۔
- اچھی طرح چبانا۔
- دوسروں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا^(۱)۔

(۳) خرما کی اہمیت:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے خرما کی غذا کی اہمیت کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 31 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلِيًّا: نَعَمْ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ
خرما مؤمن کیلئے بہترین تحفہ ہے^(۲)۔

(۱) نفائس اللہاب، ج: ۳، ص: ۱۳۳ (مخطوط)، معالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۹

(۲) کنز العمال، ج: ۱۲، ص: ۳۳۹، حدیث: ۳۵۳۰۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

(پ)

■ عورت کا پردہ

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

✽ عورت کا حجاب۔

■ پیغمبر ﷺ کا تربیتی و تعمیری کردار۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

✽ اثبات امامت، حدیث نمبر: 4

✽ ۱ ✽ پیغمبر اسلام ﷺ اور فاطمہؑ

✽ ۲ ✽ وفات پیغمبر ﷺ کا غم۔

✽ ۳ ✽ پیغمبر ﷺ کے بعد تنہائی اور مصائب۔

✽ ۴ ✽ یاد پیغمبر ﷺ۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ پیغمبر اسلام ﷺ اور فاطمہؑ

(۱) پیغمبر ﷺ کو خوش رکھنے کی کوشش:

شیخ صدوقؒ نقل فرماتے ہیں:

رسول خدا ﷺ جب بھی سفر پر جاتے تو فاطمہ زہراءؑ سے خدا حافظ کر کے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہؑ سے ملتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول ﷺ سفر میں تھے۔ فاطمہ زہراءؑ نے اپنے لئے دو دست بند، دو گوشوارے اور گھر کے دروازے کیلئے ایک پردہ خریدا۔ رسول ﷺ سفر سے واپس آئے تو فاطمہؑ سے ملنے گئے لیکن فاطمہؑ کے گھر کے پردے اور ان کے اس سادہ زیور کو دیکھنے کے بعد مسجد واپس آ گئے۔ فاطمہ زہراءؑ سمجھ گئیں کہ بابا کچھ ناراض ہیں، لہذا گھر کا پردہ اور اپنا زیور اتار کر رسول ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا اور یہ کہلوا دیا کہ:

﴿ حدیث نمبر: 32 ﴾

قَالَتْ ﷺ: تَقْرَأُ عَلَيْكَ ابْنَتُكَ السَّلَامُ وَتَقُولُ:

”اجْعَلْ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“.

آپ کی بیٹی آپ پر سلام بھیجتی ہے اور عرض کرتی ہے:

”ان چیزوں کو راہِ خدا میں دے دیجئے“ (۱)۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کے ایثار اور بخشش کو دیکھتے ہوئے تین مرتبہ

فرمایا: **فَدَاها أَبُوها**۔ یعنی: ”اس کا باپ اس پر قربان“۔

(۲) باپ سے ہمدردی:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخری دنوں میں منبر پر تشریف لے گئے اور

فرمایا:

جس کا مجھ پر کوئی حق و قرض ہو، وہ مجھ سے طلب کر لے۔

اسی وقت بلالؓ نے مدینہ کے کوچوں میں یہ ندا کی:

هَذَا مُحَمَّدٌ يُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَفْسِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

اے لوگو! یہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو قیامت سے پہلے قصاص دینا

چاہتے ہیں۔ جس شخص کا ان پر کوئی حق ہو، وہ آکر طلب کر لے۔

ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جس وقت آپ جنگِ بدر میں جانباڑوں کی

صفوں کو منظم کر رہے تھے، اس وقت آپ نے میرے برہنہ شکم پر ایک

کوڑا مارا تھا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنا قصاص لے لو۔

اس شخص نے کہا: وہی کوڑا لاؤ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا:

فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے وہی کوڑا لاؤ جو جنگ کے زمانے میں میرے

پاس تھا۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دریافت کیا:

﴿ حدیث نمبر: 33 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا بِلَالُ! مَا يَصْنَعُ وَالِدِي بِالْقَضِيبِ وَ لَيْسَ هَذَا
يَوْمَ الْقَضِيبِ؟

(لَمَّا أَخْبَرَ بِلَالُ مَا وَقَعَ قَالَتْ:)

وَ أَعْمَاهُ لِعَمِكَ يَا أَبَتَاهُ!

مَنْ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ يَا حَبِيبَ اللَّهِ وَ حَبِيبِ
الْقُلُوبِ .

يَا بِلَالُ! فَقُلْ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ يَقُومَانِ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ
فَيَقْتَصُّ مِنْهُمَا وَ لَا يَدْعَاؤُهُ يَفْتَضُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

اے بلالؓ! اس کوڑے کو جو کہ جنگ بدر کے زمانہ میں بابا کے پاس تھا،
اسے کیا کریں گے؟ اب جنگ کا زمانہ نہیں ہے۔

جب بلالؓ نے واقعہ بیان کیا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے نالہ کیا اور کہا:

اے بابا! آپ کی اس مصیبت پر افسوس ہے۔ اے اللہ کے حبیب،
اے دلوں کے محبوب! آپ کے علاوہ فقیروں، ناداروں اور سفر میں

لاچار ہو جانے والوں کا سر پرست کون ہے؟
اے بلال! حسن و حسین علیہما السلام سے کہہ دو کہ وہ اس شخص کے سامنے
کھڑے ہو جائیں تاکہ وہ ان سے قصاص لے لے اور وہ اس شخص کو
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچانے دیں ^(۱)۔

(۳) محبت پدری:

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے پیغمبر کی محبت پدری کے بارے میں ایک واقعہ نقل کیا
ہے جو کہ قابل توجہ ہے:

﴿حدیث نمبر: 34﴾

قَالَتْ صلی اللہ علیہ وسلم: لَمَّا نَزَلَتْ:

”لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا“
هَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ أَقُولَ لَهُ ”يَا أَبَةَ“ فَكُنْتُ أَقُولُ ”يَا
رَسُولَ اللَّهِ“ فَأَعْرَضَ عَنِّي مَرَّةً أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ
فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! إِنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ فِيكَ وَلَا فِي أَهْلِكَ وَلَا فِي
نَسْلِكَ، أَنْتِ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْحَقَاءِ وَ
الْغِلْطَةِ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْحَابِ الْبَدْحِ وَالْكَبْرِ، قَوْلِي: ”يَا أَبَةَ“
فَإِنَّهَا أَحْيَى الْقَلْبِ وَأَرْضَى لِلرَّبِّ ^(۲).

جب یہ آیت نازل ہوئی:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح آواز نہ دیا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو

پکارتے ہو“ (۴)۔ تو مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بابا کہہ کر پکارتے ہوئے خوف محسوس ہوا۔ چنانچہ دوسروں کی مانند میں نے بھی آپ کو ”یا رسول اللہ“ کہہ کر مخاطب کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار میری طرف سے رخ پھیر لیا (اور کوئی جواب نہ دیا) اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے فاطمہ علیہا السلام! یہ آیت تمہارے، تمہاری نسل اور تمہارے خاندان کے بارے میں نازل نہیں ہوئی ہے۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ یہ آیت تو قریش کے جفاکاروں اور بد مزاجوں کو ادب سکھانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔ خود پسند اور مغرور لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تم مجھے بابا ہی کہہ کر پکارا کرو کہ یہ میرے دل کو زیادہ محبوب ہے اور اس سے خدا خوشنود ہوتا ہے (۵)۔

﴿ ۲ ﴾ وفاتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا غم

(۱) وقتِ وفاتِ نالہ و فریاد:

وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام، علی مرتضیٰ اور حسن و حسین علیہم السلام نے بسترِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حلقہ کیا اور اشکبار آنکھوں سے آفتاب رسالت کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن کہہ نہ سکے۔ روتے ہوئے حالتِ غیر ہو گئی۔

یہ حال دیکھ کر فاطمہ علیہا السلام نے فریاد کی اور کہا:

﴿ حدیث نمبر: 35 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ قَطَعْتَ قَلْبِي وَأَحْرَقْتَ كَبِدِي

لِبُكَائِكَ يَا سَيِّدَ النَّبِيِّينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ .

يَا أَمِينَ رَبِّهِ وَرَسُولَهُ يَا حَبِيبَهُ وَنَبِيَّهُ .

مَنْ لَوْلَدِي بَعْدَكَ؟ وَ لِذَلِكَ يَنْزِلُ بِي بَعْدَكَ؟

مَنْ لِعَلِيٍّ أَخِيكَ وَ نَاصِرِ الدُّنْيَا؟

مَنْ لِرُوحِي اللَّهِ وَ أَمْرِهِ؟

اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ (کے غم) نے میرے دل کو پاش پاش

کر دیا۔ اے اولین و آخرین نبیوں کے سردار آپ کے گریہ کرنے سے

میرے جگر میں شعلہ غم بھڑک اٹھا ہے۔

اے اپنے رب کے امین و رسول! اے اس کے حبیب و نبی!

آپ کے بعد میرے بچوں کا کون ہے؟

آپ کے بعد مجھ پر کتنی مصیبتیں اور رسوائیاں نازل ہوں گی۔

آپ کے بعد آپ کے بھائی، دین کے مددگار علیؑ کا کون ہے؟

اب وحی خدا اور اس کا امر کس پر نازل ہوگا؟^(۱)

پھر باپ کی طرف جھکیں، آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ باپ کے رخسار سے

آنسو پونچھے۔ اسی وقت رسول ﷺ نے فاطمہ علیہا السلام کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں

دیا اور فرمایا:

اے علی! فاطمہ تمہارے پاس میری اور خدا کی امانت ہیں اس کی حفاظت کرو۔

(۲) وحی کا منقطع ہو جانا:

وفات رسول ﷺ کے بعد فاطمہ علیہا السلام نے مدینہ کے عورتوں کے مجمع میں رقت آمیز لہجہ میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 36 ﴾

قَالَتْ ﷺ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اِنْقَطَعَ عَنَّا خَبْرُ السَّمَاءِ (۷) ہم سب خدا کیلئے ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہوگی۔ (آہ!) وفات رسول ﷺ سے (آسمان سے آنے والی خبر اور وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا) (۸)۔

﴿ الف (معاذ کی روایت) ﴾

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ وفات رسول ﷺ کے بعد فاطمہ علیہا السلام پر شدید گریہ طاری رہتا تھا، فرمایا کرتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 37 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا اَبَتَاهُ اِلَى جِبْرِئِلَ نُنْعَاهُ ، اِنْقَطَعَتْ عَنَّا اَخْبَارُ السَّمَاءِ يَا اَبَتَاهُ لَا يَنْزِلُ الْوَحْيُ اِلَيْنَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَبَدًا .

آہ، اے بابا! آپ کے بعد اپنے دل کی بات جبرئیل سے ہی کہی جاسکتی لیکن آپ کی وفات کے بعد آسمانی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ اور اے بابا! اب کبھی خدا کی طرف سے وحی نہیں آئے گی^(۱۱)۔

(ب) انس بن مالک کی روایت

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بہت زیادہ روتی تھیں اور کہتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 38 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَاهُ أَحَبَّ رَبًّا دَعَاهُ .

يَا أَبَتَاهُ ، مَنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ .

يَا أَبَتَاهُ ، إِلَهِي جِبْرِئِيلُ نَعَاهُ .

آہ، اے بابا! آپ نے اپنے رب کی آواز پر لبیک کہا۔

آہ، اے بابا! جنت الفردوس آپ کی منزل ہے۔

آہ، اے بابا! جبرئیل نے آپ کی وفات کی خبر دی۔ (یا آپ کے

بعد جبرئیل سے دردِ دل بیان کیا جاسکتا ہے)^(۱۱)۔

رسول ﷺ کی تدفین کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انس کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 39 ﴾

قَالَتْ : يَا أَنَسُ ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَخْتُوا عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ التُّرَابِ؟

اے انس! تمہارے دل اور نفس، رسول ﷺ کو دفنانے پر کیسے راضی ہو گئے؟^(۱۱)

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
 ❀ اشعارِ حضرت زہرا علیہا السلام۔

❀ ۳ ❀ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تنہائی اور مصائب

(۱) شوہر کی بے چارگی:

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے امتِ اسلامی اندوہ و غم کے دریا میں ڈوب گئی تھی۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام باپ کے فراق میں تڑپ رہی تھیں۔ اسلام کی کسمپرسی کو دیکھ رہی تھیں۔

ایک طرف تو جاہلی فکر و خیال کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ دوسری طرف حریمِ ولایت پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ اندوہ و غم کے بار سے کمر خرم ہوتی جا رہی تھی کہ آپ نے درد انگیز لہجہ میں فریاد کی اور باپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 40 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَاهُ مَا أَعْظَمَ ظُلْمَةً مَجَالِسِكَ!

فَوَا أَسْفَاهُ عَلَيْكَ إِلَيَّ أَنْ أَقْدِمَ عَاجِلًا عَلَيْكَ!

وَ أَنْكَلُ أَبُو الْحَسَنِ الْمُؤْتَمَنُ أَبُو وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَ

الْحُسَيْنِ وَ أَخُوكَ وَ وَلِيِّكَ وَ حَبِيبِكَ وَ مَنْ رَبَّيْتَهُ صَغِيرًا وَ

آخِيَتَهُ كَبِيرًا وَ أَجْلِي أَجْبَانِكَ وَ أَصْحَابِكَ إِلَيْكَ ، مَنْ

كَانَ مِنْهُمْ سَابِقًا وَمُهَاجِرًا وَنَاصِرًا، وَأَوْلَهُمْ سَابِقًا إِلَى
الْإِسْلَامِ، وَمُهَاجِرَةً إِلَيْكَ.

يَا خَيْرَ الْأَنَامِ فَهَذَا هُوَ يُسَاقِي فِي الْأَسْرِ كَمَا يُسَاقِي الْبَعِيرُ.

وَالثُّكُلُ شَامِلُنَا وَ الْبُكَاءُ قَاتِلُنَا وَالْأَسَى الْأَزْمُنَا.

وَأُحْمَدَاهُ! وَأَبَاهُ! وَأَحَبِّيَاهُ! وَأَبَا الْقَاسِمَاهُ! وَأُحْمَدَاهُ،

وَأَقِلَّةَ نَاصِرَاهُ! وَأَعْوَنَاهُ! وَأَطْوَلَ كُرْبَتَاهُ! وَأَحْزَنَاهُ!

وَأُصَيْبَتَاهُ!

ہائے بابا آپ کی جدائی! آپ کے بعد مجلسیں کتنی بے رونق اور تاریک
ہیں۔ میں آپ سے کتنی دور رہ گئی ہوں۔ میں مضطرب ہوں کہ جلد از
جلد آپ تک پہنچ جاؤں۔

بابا آپ کی عزاداری میں ابوالحسن علیہ السلام ہی غم و اندوہ کے امین ہیں۔ بابا
آپ کے دونوں فرزند، حسن و حسین علیہما السلام آپ کے بھائی، آپ کے ولی
و جانشین، حبیب جس کی آپ نے بچپن میں تربیت کی اور جوانی کے
عالم میں جس کو بھائی بنایا۔ جو آپ کے عظیم دوست اور اصحاب کے
درمیان سب سے زیادہ آپ کو محبوب تھے۔ جس نے سب سے پہلے
اسلام کا اظہار کیا۔ جس نے اسلام کی نصرت کی اور ہجرت کی۔

اے تمام لوگوں سے نیک اور بہتر! آئیے اور دیکھئے، انہیں اسیر کی طرح
کھینچتے ہوئے لے جا رہے ہیں۔ اے بابا! ہمارے اوپر آپ کا غم چھایا
ہوا ہے۔ گریہ و زاری ہمیں مارے ڈال رہا ہے۔ حسرت و یاس ہمارا

ساتھ نہیں چھوڑتی ہے۔

اے محمد ﷺ! فریاد ہے! بابا، فریاد ہے! اے حبیبِ خدا، فریاد ہے!
اے ابوالقاسم، فریاد ہے! اے احمد مختار، فریاد ہے! ہائے کتنے کم مددگار
ہیں، اس طویل کرب سے فریاد ہے! جان مصیبتوں اور بے پناہ مشکلوں
کی فریاد ہے! (۱۷)

ان درد انگیز باتوں کے بعد آپ ﷺ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر
زمین پر گر پڑیں۔

(۲) مصائب اور خیانتوں کا شکوہ:

بے پناہ غم، اقتدار کے بھوکے لوگوں کا حملہ اور رسول ﷺ سے جدا
ہونے کے بعد فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 41 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: انْقَطَعَتْ بِكَ الدُّنْيَا بِأَنْوَارِهَا، وَزَوَتْ زَهْرَتُهَا، وَ
كَانَتْ بِبَهْجَتِكَ زَاهِرَةً، فَقَدْ اسْوَدَّ نَهَارُهَا فَصَارَ يَحْكِي حِنَادِ سَهَا،
رَطْبُهَا وَيَابُسَهَا.

يَا أَبْتَاهُ لَا زِلْتُ آسِفَةً عَلَيْكَ إِلَى التَّلَاقِ،

يَا أَبْتَاهُ زَالَ غَمُضِي مُنْذُ حَقِّ الْفِرَاقِ،

مَنْ لِلْأَرَامِلِ وَالْمَسَاكِينِ؟ وَمَنْ لِلْأُمَّةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ؟

يَا أَبْتَاهُ أَمْسَيْنَا بَعْدَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ،

يَا أَبَتَاهُ أَصْبَحَتِ النَّاسُ عَنَّا مُعْرِضِينَ ، وَ لَقَدْ كُنَّا بِكَ
 مُعْظَمِينَ فِي النَّاسِ غَيْرِ مُسْتَضْعَفِينَ ،
 فَأَيُّ دَمْعَةٍ لِفِرَاقِكَ لَا تَنْهَمِلُ؟ وَ أَيُّ حُزْنٍ بَعْدَكَ عَلَيْكَ لَا
 يَبْصُلُ؟ وَ أَيُّ جُفْنٍ بَعْدَكَ بِالنُّوْمِ يَكْتَحِلُ؟
 وَ أَنْتَ رَبِيعُ الدِّينِ وَ نُورُ النَّبِيِّينَ ،
 فَكَيْفَ لِلجِبَالِ لَا تَمُورُ؟ وَ لِلبِحَارِ بَعْدَكَ لَا تَغُورُ؟ وَ الْأَرْضُ
 كَيْفَ لَمْ تَزَلْزَلْ؟

رُمِيتُ يَا أَبَتَاهُ بِالْحَطَبِ الْجَلِيلِ ، وَ لَمْ تَكُنِ الرِّزِيَّةُ بِالْقَلِيلِ ،
 وَ طَرَفْتُ يَا أَبَتَاهُ بِالْمُصَابِ الْعَظِيمِ ، وَ بِالْفَادِحِ الْمَهُولِ ،
 بَكْتِكَ يَا أَبَتَاهُ الْأَمْلَاكُ ، وَ وَقَفَتِ الْأَفْلَاكُ ،
 فَمِنْبُرُكَ بَعْدَكَ مُسْعَوْحَشُ ، وَ مِحْرَابُكَ خَالٍ مِنْ مُنَاجَاتِكَ ،
 وَ قَبْرُكَ فَرِحَ بِمَوَارَاتِكَ وَ الْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ إِلَيْكَ وَ إِلَى دُعَائِكَ
 وَ صَلَاتِكَ .

اے بابا! آپ کے وجود سے دنیا میں رونق تھی لیکن اب آپ کے اٹھ
 جانے سے اس کی رونق ختم ہوگئی۔ اس کے پھول مرجھا گئے۔ اس کا ہر
 خشک و تر تاریکی میں ڈوب گیا۔ اے بابا! جب تک میں آپ نے نہیں
 ملوں گی، آپ کا غم منافی رہوں گی۔

اے بابا! جب سے آپ جدا ہوئے ہیں مجھے نیند نہیں آتی۔

اے بابا! اب بیواؤں اور مسکینوں کی خبر لینے والا کون ہے اور قیامت تک امت کی ہدایت کون کرے گا؟

اے بابا! آپ کے وجود سے لوگوں میں ہماری عزت تھی۔ آپ کے بعد ہم رسوا ہو گئے۔ کون سی آنکھ ہے جو آپ کے غم میں نہیں روئی؟ اور کون سا غم و الم ہے جو آپ کے بعد مسلسل نہ پڑا ہو؟ کون سی پلک ہے جو آپ کے بعد نیند سے جھپکی ہو؟

آپ دین کی بہار اور انبیاء علیہم السلام کا نور ہیں۔ کیا ہوا پہاڑ چکنا چور ہو کر گر کیوں نہیں پڑتے؟ کیا ہوا دریا تہہ نشین کیوں نہیں ہو جاتے؟! زمین کو زلزلے کیوں نہیں آتے؟! اے بابا! میں بہت عظیم مصیبت و بلا میں گھری ہوں۔ مصیبت ہے کہ کم ہونے میں نہیں آتی!

اے بابا! فرشتوں نے آپ پر گریہ کیا اور آسمان اپنی جگہ قائم رہا۔ آپ کے بعد آپ کا منبر دوسروں سے مانوس نہیں ہوا۔ آپ کی محراب آپ کی مناجات سے خالی ہے۔ آپ کی قبر آپ کو پا کر خوش ہے۔ جنت آپ کی دعا اور نماز کی مشتاق ہے (۱۳)۔

(۳) شدید وحشت اور دنیا سے بے زاری :

ورقہ بن عبد اللہ ازدی نے حضرت فضلہ سے روایت کی ہے :

رسول ﷺ کے دن کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام بے تاب ہو کر گھر سے باہر نکل آئیں۔ حالانکہ شدید گریہ کرنے اور درد جدائی کی وجہ سے آپ میں چلنے کی

طاقت نہ تھی۔ لیکن قبر رسول ﷺ پر پہنچ گئیں اور جب گلدستہ اذان اور محراب عبادت کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر مدینہ کی عورتیں آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئیں۔ آپ کے چہرے پر انہوں نے پانی کے چھینے دیئے تو آپ کو ہوش آیا۔ اپنے بابا کی قبر کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 42 ﴾

قَالَتْ ﷺ: رَفَعْتُ قُرْبِي وَ حَانِي جَلْدِي وَ سَمِيتُ بِي عَدْوِي وَ
الْكُمَا قَاتِلِي . يَا اَبَاةُ ! بَقِيْتُ وَالْهَةَ وَ حَيْدَةَ ، وَ حَيْرَانَةَ فَرِيْدَةَ ،
فَقَدِ انْحَمَدَ صَوْتِي وَ انْقَطَعَ ظَهْرِي وَ تَنَغَّصَ عَيْشِي ، وَ تَكَدَّرَ
دَهْرِي .

فَمَا اَجِدُ يَا اَبَاةُ بَعْدَكَ اِنْسًا لَوْ حَشْتِي وَ لَا رَاذًا لِدَمْعِي ، وَ
لَا مُعِينًا لِضَعْفِي ؟ فَقَدِ فَنِي بَعْدَكَ مُحْكَمُ التَّنْزِيلِ ، وَ مَهْبَطُ
جِبْرَائِلَ ، وَ مَحَلُّ مِيكَائِيلَ .

اِنْقَلَبْتُ بَعْدَكَ يَا اَبَاةُ الْاَسْبَابَ ، وَ اُغْلِقْتُ دُوْنِي الْاَبْوَابَ ،
فَاِنَّا لِلدُّنْيَا بَعْدَكَ قَالِيَّةُ ، وَ عَلَيْكَ مَا تَرَدَّدَتْ اَنْفَاسِي بِاَكِيَّةُ ،
لَا يَنْفَعُ شَوْقِي اِلَيْكَ ، وَ لَا حُزْنِي عَلَيْكَ وَ اَبَاةُ ! وَ اَبَاةُ !

بابا! میری طاقت جواب دے گئی۔ مجھے اپنی بھی خبر نہ رہی۔ میرے دشمن مجھے
ملامت کرنے والے ہو گئے اور میرا باطنی رنج و الم مجھے مار ڈال رہا ہے۔
بابا! میں حیران و مضطرب تھا رہ گئی۔ میری آواز دب گئی۔ میری کمر ٹوٹ

گئی۔ میری زندگی مکدر ہوگئی اور میرا زمانہ تاریک ہو گیا۔
 بابا! آپ کے بعد مجھے اپنی تنہائی کیلئے کوئی مونس اور پہننے والے آنسوؤں
 کا پوچھنے والا نہیں ملتا اور نہ ہی اپنی کمزوری کیلئے کوئی مددگار نظر آتا ہے۔
 بابا! آپ کے بعد نزولِ قرآن، جبرئیل کی منزل اور میکائیل کا مرکز
 ناپید ہو گیا۔

بابا! آپ کے بعد لوگوں کے روابطِ دگرگوں ہو گئے اور میرے لئے
 دروازے بند ہو گئے۔ آپ کے بعد میں دنیا سے بیزار ہو گئی۔ میں زندگی
 بھر آپ کا ماتم کرتی رہوں گی۔ آپ سے مجھے جو شغف ہے اور آپ کا
 جو غم مجھے ہے، وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ فریاد ہے بابا! فریاد ہے بابا! (۱۳)

﴿۳﴾ یادِ پیغمبر ﷺ

(۱) بچوں کے بیچ میں بابا کی یاد:

فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کی محبت کو یاد کر کے اپنے بچوں سے کہتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 43 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَيْنَ أَبُو كَمَا الَّذِي كَانَ يُكْرِمُكُمْ وَيَحْمِلُكُمْ مَرَّةً بَعْدَ
 مَرَّةٍ؟ أَيْنَ أَبُو كَمَا الَّذِي كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ شَفَقَةً عَلَيْكُمْ؟ فَلَا
 يَدْعُكُمْ تَمْشِيَانِ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا أَرَاهُ يَفْتَحُ هَذَا الْبَابَ أَبَدًا وَلَا
 يَحْمِلُكُمْ عَلَى عَاتِقِهِ كَمَا لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ بِكُمْ؟

میرے دونوں بیٹو! تمہارے شفیق باپ کہاں ہیں؟ جو تمہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ جو تم دونوں کو دوش پر سوار کرتے تھے!
 تمہارے شفیق باپ کہاں ہیں جو تم پر تمام لوگوں سے زیادہ مہربان تھے؟ جو تمہیں زمین پر نہیں چلنے دیتے تھے۔ اب میں انہیں نہیں دیکھتی کہ اس دروازے کو کھولیں اور تم دونوں کو دوش پر سوار کریں، جیسا کہ وہ تم کو ہمیشہ سوار کرتے تھے (۱۵)۔

(۲) باپ کی یاد اور اذان سننے کا شوق:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زریں عہد یاد آ گیا۔ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 3 ﴾

قَالَتْ: اِنِّي اَسْتَهِي اَنْ اَسْمَعَ صَوْتِ مُؤَذِّنِ اَبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَذَانِ.
 مجھے اپنے باپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مؤذن - بلالؓ - کی اذان سننے کا بہت اشتیاق ہے (۱۶)۔
 جب بلالؓ کو یہ خبر ہوئی کہ فاطمہ علیہا السلام اذان سننا چاہتی ہیں تو اذان دینے پر تیار ہو گئے، حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے اذان دینی چھوڑ دی تھی۔ اس طرح اہل مدینہ نے ایک بار پھر بلالؓ کی دلنشین آواز سنی۔ مدینہ بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن جب بلال نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا تو بلالؓ سے کہا گیا:
 اے بلالؓ! اذان بند کر دو کہ فاطمہ علیہا السلام بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی ہیں۔

حوالہ جات

- (۱) مسند احمد، ج: ۵، ص: ۲۷۵؛ بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۲۰
- (۲) ابی، صدوق، ج: ۶؛ بحار الانوار، ج: ۲۲، ص: ۵۰۸
- (۳) آیت: ۶۳، سورۃ نور
- (۴) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۳۲۰؛ بحار، ج: ۳۳، ص: ۳۲
- (۵) ● مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۲۰؛ محمد بن علی شہر آشوب (وفات: ۵۸۸ ہجری)
- بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۳۳۳ و ۳۳۴؛ علامہ مجلسی (وفات: ۱۱۱۰ ہجری)
- کوکب الدرزی، ج: ۱، ص: ۱۵۰؛ حاکمی نازندران (وفات: تیرہویں صدی ہجری)
- مناقب ابن مغازی، ص: ۳۶۵؛ ابن مغازی شافعی (وفات: ۴۸۳ ہجری)
- حلیۃ الارباب، ج: ۱، ص: ۱۹۰، ج: ۹؛ ہاشم بحرانی (وفات: ۱۱۰۷ ہجری)
- (۶) بحار الانوار، ج: ۲۲، ص: ۴۸۳؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۳۳۹
- (۷) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۳۵
- (۸) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۳۵؛ مقتل الحسین، ج: ۱، ص: ۸۰، فصل: ۵
- (۹) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ احقاق الحق، ج: ۱۰
- (۱۰) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ احقاق الحق، ج: ۱۰
- (۱۱) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ سنن دارمی، ج: ۱، ص: ۴۰
- (۱۲) ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۳۳۹؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۲۷ - ۳۳۰

احادیثِ فاطمہ زہراء علیہا السلام ۸۴

- (۱۳) بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۱۷۶؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۲۸۶، باب: ۱۴
- (۱۴) بحار، ج: ۳۳، ص: ۱۷۶، باب: ۷؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۲۸۷، باب: ۲
- (۱۵) اعیان الشیعہ، ص: ۳۱۹، ج: ۱؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۶۲
- (۱۶) الوافی، ج: ۷، ص: ۵۷۱، ج: ۶۶۱۳؛ بحار، ج: ۳۳، ص: ۱۵۷، ج: ۷

(ت)

تریت

۱۱

عذاب خدا کا خوف (ترس)

۲۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ تربیت

(۱) بچوں کے جھگڑے چکانے کی اہمیت :

رسول ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو خطاطی (Hand Writing) کے مقابلے کے بارے میں فرمایا :

جس کا خط اچھا ہے، اس کی طاقت بھی زیادہ ہے۔

حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں نے بہت اچھا لکھا۔ لیکن رسول ﷺ نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔ بلکہ انہیں ان کی والدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا تاکہ فیصلہ سے جو حیرانی ہو ماں کی محبت سے اس کی تلافی ہو جائے۔

فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے دیکھا دونوں کی تحریر خوب ہے۔ دونوں نے اس ہنر کے مقابلہ میں شرکت کی ہے۔ کیا کیا جائے؟
خود کو مخاطب کر کے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 45 ﴾

قَالَتْ ﷺ: اَنَا مَاذَا أَصْنَعُ؟ وَكَيْفَ أَحْكُمُ بَيْنَهُمَا؟

اب میں کیا کروں؟ اپنے ان دونوں بچوں کے درمیان کیسے فیصلہ کروں؟
نہایت ہی دور اندیشی اور تربیتی مسائل کی رعایت کرتے ہوئے بچوں کا فیصلہ خود بچوں پر چھوڑتے ہوئے فرمایا :

يَا قُرَّتِي عَيْنِي! إِنِّي أَقَطُّعُ قِلَادَتِي عَلَى رَأْسِكَمَا وَ أَنْشُرُ بَيْنَكَمَا
جَوَاهِرَ هَذِهِ الْقِلَادَةِ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهَا أَكْثَرَ، فَحَطَّطَهُ أَحْسَنُ وَ تَكُونُ
قُوَّتُهُ أَكْثَرُ.

اے میرے نور چشمو! میں اپنے گلوبند کا دھاگہ توڑتی ہوں اور اس کے
موتی تمہارے سر پر ڈالتی ہوں اور اس کے موتی تمہارے سامنے بکھیرتی
ہوں۔ تم میں سے جو بھی اس ہار کے زیادہ موتی چنے گا، اس کا خط اچھا
سمجھا جائیگا اور اسی کو زیادہ قوی تصور کیا جائیگا^(۱)۔

(۲) بچوں کی پرورش میں اشعار کے فن سے مدد لینا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
فاطمہ زہرا ؑ کے اشعار، حدیث نمبر: 102۔

(۳) مالی مشکلات اور بچوں کی پرورش:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
اقتصادی مشکلات، حدیث نمبر: 105۔

(۴) بچوں کی شفا یابی کیلئے نذر کرنا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
روزہ، حدیث نمبر: 86۔

(۱) بحار، ج: ۲۵، ص: ۱۹۰، حدیث: ۳۶، بحار، ج: ۲۳، ص: ۳۰۹، احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۶۵۳

﴿ ۲ ﴾ عذابِ خدا کا خوف

(۱) جہنم کی آگ کا ڈر:

جب عذابِ والی آیتیں رسول ﷺ پر نازل ہوئیں:
 وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ، لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ
 مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ (۱)

تو رسول ﷺ بہت روئے۔ اصحاب پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔
 باپ کے رونے کی خبر حضرت زہرا علیہا السلام کو بھی ہو گئی۔ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 46 ﴾

قَالَتْ: يَا أَبَتِ! فَدَيْتُكَ مَا الَّذِي أَبْكَاكُ؟

آپ پر قربان جاؤں، بابا! کس نے آپ کو رلایا ہے؟

رسول خدا ﷺ نے عذابِ خدا کی آیات حضرت فاطمہ علیہا السلام کے سامنے

تلاوت فرمائیں۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام یہ کہتے ہوئے خوفِ خدا سے زمین پر گر پڑیں:

الْوَيْلُ لَكُمْ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ .

وائے ہو، پھر وائے ہو! اس شخص پر کہ جو جہنم میں جائیگا (۲)۔

(۱) آیت: ۳۳، ۳۴، سورۃ الحج

(۲) بخاری، ج: ۸، ص: ۳۰۳، حدیث: ۶۲۱، بخاری، ج: ۳۳، ص: ۸۸، حدیث: ۹، ریاض الجن الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۳۸

(۲) آخرت کے طویل سفر کا غم :

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر وضو کیا اور اس کے بعد معلوم کیا :

بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 47 ﴾

قَالَتْ : وَاللَّهِ ! لَقَدْ اشْتَدَّ حُزْنِي وَ اشْتَدَّتْ فِائِي وَ طَالَ أَسْفِي .

خدا کی قسم! میرا حزن و ملال بڑھ گیا ہے۔ میری ناداری و غربت شدید ہو گئی ہے۔ اور رنج و محن طولانی ہو گیا ہے^(۱)۔

(کہ میں نے آخرت کے طویل سفر کیلئے کیا جمع کیا ہے؟)

(۱) احقاق الحق، ج: ۳، ص: ۱۵۰؛ بحار الانوار، ج: ۳۸، ص: ۱۹

(ج)

■ جاہلیت -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 75-

■ جبرئیل -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 122، 196-

■ شیعوں کا جاذبہ اور واقعہ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 121-

■ جمعہ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 82-

■ جنازہ ایسے ہی پڑا رہ گیا -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 171-

■ شکم میں جو بچہ شہید ہو گیا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 125۔

■ جہاد۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 57۔

✽ ۱ ✽ جنگ اور جہاد میں شرکت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 48۔

جنگ اور جہاد میں شرکت

(۱) فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جنگ میں شرکت :

جنگ خندق کے موقع پر مدینہ محاصرہ میں تھا۔ ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق جنگ میں حصہ لے رہا تھا۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام روٹیاں پکاتی تھیں اور محاذ پر لگے ہوئے مجاہدوں کی بعض ضرورتوں کو پورا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ علیہا السلام نے اپنے بچوں کیلئے تازہ روٹیاں پکائی تھیں لیکن باپ کے بغیر آپ سے کھائی نہیں گئیں۔ چنانچہ محاذ پر خود بابا کے پاس گئیں اور عرض کی:

﴿ حدیث نمبر: 48 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام: قُرْصًا خَبَزْتُهُ وَلَمْ تُطَبِّ نَفْسِي، حَتَّىٰ
أَتَيْتُكَ بِهَذِهِ الْكُسْرَىٰ.

میں نے بچوں کیلئے کچھ روٹیاں پکائی تھیں، لیکن میرے دل نے یہ گوارا نہ
کیا کہ آپ کے بغیر کھا لوں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں لائی ہوں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین دن کے بعد یہ پہلا لقمہ ہے جو تمہارے باپ نے منہ میں رکھا
ہے ^(۱)۔

(۱) بحار الانوار، ج: ۲۰، ص: ۲۳۵، حدیث: ۱۰، احتقاج الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۸۵۔

(۲) جہاد کا فلسفہ:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جہاد کا فلسفہ نہایت ہی بھرپور انداز میں بیان فرمایا ہے۔

خود محاذ کے پیچھے رہ کر باپ اور شوہر کو کھانا پکا کر کھلاتی تھیں اور جہاد کے بارے میں غور کرتی تھیں۔ چنانچہ راہِ خدا میں جہاد کی عظمت و قیمت کے بارے میں فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 49 ﴾

قَالَتْ: إِمَامَتُنَا أَمَانًا لِلْفِرْقَةِ، وَالْجِهَادُ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ.
ہماری امامت تفرقہ سے امان اور اسلام کی عزت کا سبب ہے۔ جبکہ راہِ خدا میں جہاد، اسلام کی عزت و بقا کا ضامن ہے^(۱)۔

(۱) معانی الاخبار، ص: ۳۵۳؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۳۰؛ بحار، ج: ۲۳، ص: ۱۵۸

(ج، ح)

■ پردہ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 51-

■ حُسنِ رسول ﷺ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 164-

﴿۱﴾ فاطمہ کا پردہ -

﴿۲﴾ جنت کی حوریں، فاطمہ علیہا السلام کے دیدار کی مشتاق۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ فاطمہ علیہا السلام کا پردہ

(۱) نامحرموں سے پردہ:

ایک اندھا اجازت لے کر حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فاطمہ علیہا السلام وہاں سے اٹھ گئیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی! یہ تو اندھا ہے!

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 50 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام: اِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَانِي فَاِنِّي اَرَاهُ، وَهُوَ يَشْمُ الرِّيحَ .
 بابا! اگر وہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے تو میں تو اسے دیکھ رہی ہوں۔ اگرچہ وہ دیکھتا نہیں لیکن عورت کی خوشبو تو سونگھ سکتا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دختر نیک اختر کی یہ بات سن کر فرمایا:
 کیوں نہ ہو کہ تم میرا ہی ٹکڑا ہو ^(۱)۔

(۱) مناقب، ص: ۲۸۰، حدیث: ۳۲۸؛ بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۹۱؛ بحار الانوار، ج: ۱۰۱، ص: ۳۸۔

(۲) محرم و نامحرم کا فریضہ:

رسول ﷺ نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَدْخُلُ؟

السلام علیکم، کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟

جواب:

﴿ حدیث نمبر: 51 ﴾

قَالَتْ ﷺ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْخُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

(أَدْخُلُ وَمَنْ مَعِيَ؟)

قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ عَلَيَّ قِنَاعٌ.

عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْخُلُ وَمَنْ مَعَكَ.

اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر بھی سلام، اے اللہ کے رسول

تشریف لائیے۔

رسول ﷺ نے فرمایا:

کیا میں اس شخص کے ساتھ آ سکتا ہوں جو میرے ساتھ ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول ﷺ میرے سر پر چادر نہیں ہے۔

چادر اوڑھ لی تو فرمایا: تشریف لائیں۔

رسول ﷺ نے دوبارہ سلام کیا اور فرمایا:

کیا اس شخص کے ساتھ جو میرے ساتھ ہے؟

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام، اپنے ساتھی کے ساتھ تشریف لائیں ^(۱)۔

(۳) عفت و پردے کی حد میں:

الف: عورتوں کا جنازہ اٹھانے کی کیفیت کے بارے میں تشویش

اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فاطمہ علیہا السلام کی زندگی کے آخری زمانے میں ان کے ساتھ تھی۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جنازے کے سلسلے میں اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 52 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اِنِّیْ قَدِ اسْتَقْبَحْتُ مَا یُصْنَعُ بِالنِّسَاءِ ، اِنَّهُ یَطْرَحُ عَلٰی الْمَرْءَةِ التُّوْبَ فِیْصَفُّهَا لِمَنْ رَاٰی ، فَلَا تَحْمِلِیْنِیْ عَلٰی سَرِیْرٍ ظَاهِرٍ ، اُسْتُرِیْنِیْ سَتْرَکَ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ .

مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں ہے کہ مرنے کے بعد عورتوں کے جنازہ کو کھلے تابوت میں رکھیں اور میت پر چادر ڈال دیں۔ اس سے دیکھنے والے اس کے بدن کو دیکھیں گے۔

(۱) مستدرک الوسائل، ج: ۱۳، ص: ۲۸۲؛ بحار، ج: ۲، ص: ۳۷۹؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۶۲، باب: ۳

میرے جنازے کو ایسے تابوت میں نہ رکھنا، میرے بدن کو چھپانا! خدا تمہیں جہنم کے آگ سے چھپائے! ^(۱)

ب: شوہر سے سفارش:

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں: اس سلسلے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تشویش اتنی بڑھ گئی تھی کہ اپنے شوہر سے سفارش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 53 ﴾

أَوْصِيكَ يَا بَنَ عَمٍّ أَنْ تَتَّخِذَ لِي نَعْشًا رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ
صَوَّرُوا صُورَتَهُ

ابن عم! میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے لئے ایسا ہی تابوت بنوایے کہ جیسا ملائکہ نے مجھے دکھایا ہے۔

میں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں اس کی وضاحت کی:

جبشہ میں عورت کے جنازہ کیلئے ایسا تابوت بناتے ہیں کہ جس سے

عورت کا بدن نظر نہیں آتا ہے۔ پھر میں نے گیلی لکڑیوں اور درخت کی

نرم شاخوں کے ذریعہ ایسا تابوت بنا کر دکھایا۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام اس سے بہت خوش ہوئیں اور فرمایا:

إِصْنَعِي لِي مِثْلَهُ أُسْتَرِنِي سَتَرَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ .

(اے اسماء) میرے لئے ایسا ہی تابوت بنا دو اور مجھے اسی میں چھپانا،

(۱) کشف الغمہ، ج ۲، ص ۶۷۰، ذخائر العقبین، ص ۵۳

خدا تمہیں جہنم کی آگ سے چھپائے! (۱)

﴿ ۲ ﴾ جنت کی حوریں فاطمہ علیہا السلام کے دیدار کی مشاق

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

میں حضرت علیؓ کی دعوت پر فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر گیا۔ فاطمہ علیہا السلام کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 54 ﴾

قَالَتْ: يَا سَلْمَانَ! جَفَوْتُ نَبِيَّ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي!

اے سلمان! میرے بابا کے انتقال کے بعد تم نے مجھ پر جفا کی ہے۔
پھر بیٹھنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 55 ﴾

قَالَتْ: فَمَهْ اجْلِسْ وَاغْلِبْ مَا أَقُولُ لَكَ، إِنِّي كُنْتُ جَالِسَةً
بِالْأَمْسِ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ، وَبَابِ الدَّارِ مُغْلَقٌ، وَأَنَا أَتَفَكَّرُ
فِي انْقِطَاعِ الرُّوحِ عَنَّا وَانْصِرَافِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ مَنْزِلِنَا، فَإِذَا
انْفَتَحَ الْبَابُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَفْتَحَهُ أَحَدٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ ثَلَاثُ جَوَارٍ
لَمْ يَرِ الرَّأُونَ بِحُسْنِهِنَّ، وَلَا كَهَيْئَتِهِنَّ وَلَا نَصَارَةَ وَجُوْهِهِنَّ،

(۱) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۷؛ ذخائر العقبی، ص: ۵۳

- وَأَزْكَىٰ مِنْ رِيحِهِنَّ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُنَّ قُمْتُ إِلَيْهِنَّ مُتَنَكِّرَةً لَهُنَّ .
 فَقُلْتُ : أَأَنْتُنَّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ؟
 فَقُلْنَ : يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ! لَسْنَا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَلَا مِنْ أَهْلِ
 الْمَدِينَةِ ، وَلَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيعًا ، غَيْرُ أَنَّا جَوَارِي مِنْ
 الْحُورِ مِنْ دَارِ السَّلَامِ ، أَرْسَلَنَا رَبُّ الْعِزَّةِ إِلَيْكَ يَا بِنْتَ
 مُحَمَّدٍ إِنَّا إِلَيْكَ مُشْتَاقَاتٌ .
 فَقُلْتُ لِلَّتِي أَظُنُّ أَنَّهَا أَكْبَرُ سِنًا : مَا اسْمُكَ ؟
 فَقَالَتْ : اسْمِي مَقْدُودَةٌ .
 قُلْتُ : لِمَ سُمِّيتِ مَقْدُودَةٌ ؟
 قَالَتْ : خُلِقْتُ لِلْمَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ .
 فَقُلْتُ لِلثَّانِيَةِ : مَا اسْمُكَ ؟
 قَالَتْ : ذَرَّةٌ .
 فَقُلْتُ : وَلِمَ سُمِّيتِ ذَرَّةٌ ، وَأَنْتِ فِي عَيْنِي نَبِيلَةٌ .
 قَالَتْ : خُلِقْتُ لِأَبِي ذَرِّ الْعَفَّارِيِّ ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ .
 فَقُلْتُ لِلثَّلَاثَةِ : مَا اسْمُكَ ؟
 قَالَتْ : سَلْمَى .
 قُلْتُ : وَلِمَ سُمِّيتِ سَلْمَى ؟
 قَالَتْ : أَنَا لِسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ مَوْلَى أَبِيكَ رَسُولِ اللَّهِ .

بیٹھ جاؤ اور جو میں کہتی ہوں، اس کے بارے میں غور کرو۔
 کل میں یہاں بیٹھی تھی، سوچ رہی تھی کہ رسول ﷺ کی وفات سے ہم
 سے وحی الہی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب ملائکہ کی آمد و رفت نہیں ہوتی
 ہے۔ اچانک گھر کا دروازہ کھلا، نہایت ہی حسین و جمیل تین خوبرو لڑکیاں
 داخل ہوئیں کہ کسی آنکھ نے اتنی خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھی ہوگی۔
 میں اپنی جگہ سے اٹھی، ان کے پاس گئی حالانکہ یہ منظر میرے لئے
 مسرور کن نہیں تھا۔

میں نے دریافت کیا: تم مکہ کی عورتوں میں سے ہو یا مدینہ کی؟
 انہوں نے کہا: اے بنت رسول ﷺ! ہم نہ مکہ کی عورتوں میں سے ہیں،
 نہ ہی مدینہ کی بلکہ اس زمین کے ساکنوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم تو جنت
 کی حوریں ہیں۔ آپ کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ ہمیں خدا نے آپ کے
 پاس بھیجا ہے۔

ان میں سے ایک کچھ بڑی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس سے معلوم کیا
 کہ تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: مقدودہ۔

میں نے کہا: مقدودہ ہی کیوں؟

اس نے کہا: میں مقداد بن اسود کیلئے پیدا کی گئی ہوں۔

میں نے دوسری سے معلوم کیا کہ تمہارا کیا نام ہے؟

اس نے کہا: میرا نام ذرہ ہے۔

میں نے کہا: تم مجھے شریف و نجیب معلوم دیتی ہو، تمہارا نام ذرہ کیوں ہے؟

اس نے کہا: میں ابو ذر کی زوجیت کیلئے پیدا ہوئی ہوں۔

میں نے تیسری سے معلوم کیا: تمہارا کیا نام ہے؟

اس نے کہا: سلٹی۔

میں نے کہا: تمہارا نام سلٹی کیوں ہے؟

اس نے کہا: مجھے خدا نے آپ کے بابا کے غلام سلمان فارسی کیلئے خلق

کیا ہے۔

اس کے بعد جنت کی حوروں نے مجھے مشک سے زیادہ معطر خرما دیئے۔

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

فاطمہ زہراؓ نے ان خرموں میں سے کچھ مجھے بھی عطا کئے۔ خرے لیکر

میں مدینہ کی گلیوں سے ہوتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں

اصحاب رسول ﷺ میں سے جس سے بھی ملاقات ہوئی معلوم کرتا کہ

کیا تم بہترین عطر یا مشک لئے ہو؟^(۵)

(خ)

■ خوش روئی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ روابط اجتماعی، حدیث نمبر: 84۔

☞ ۱ ☞ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدا شناسی۔

☞ ۲ ☞ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے خطبات۔

● مدینہ کی مسجد میں خطبہ۔

● مہاجرین و انصار کی عورتوں کے مجمع میں خطبہ۔

● حملہ کرنے والوں کے سامنے خطبہ۔

● عہد و پیمان شکن لوگوں کی سرزنش میں خطبہ۔

☞ ۳ ☞ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا ایثار (خود گدشتگی)۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدا شناسی

فاطمہ علیہا السلام کا خدا کی طرف رجحان :

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے دریافت کیا :

فاطمہ ! تم کیا چاہتی ہو؟ اس وقت فرشتہ میرے پاس ہے اور خدا کی طرف سے یہ پیغام لایا ہے کہ جو بھی فاطمہ کی خواہش ہوگی اس کو پورا کیا جائیگا۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا :

﴿ حدیث نمبر : 56 ﴾

قَالَتْ : شَغَلْنِي عَنْ مَسْئَلَتِهِ لَذَّةُ خِدْمَتِهِ ، لَا حَاجَةَ لِي غَيْرُ
النَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ .

خدمتِ حق سے جو لذت مجھے حاصل ہوئی ہے وہ مجھے ہر خواہش سے باز رکھے ہوئے ہے ، میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ ہمیشہ جلوہ خدا دیکھتی رہوں ^(۱)۔

﴿۲﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے خطبات

پہلا خطبہ: (جو مسجد مدینہ میں دیا گیا)

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے چادر اوڑھی اور چند عورتوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئیں اس وقت مسجد میں ابوبکر اور بعض مہاجرین و انصار موجود تھے۔ انہوں نے عظمتِ فاطمہ علیہا السلام کے پیش نظر مسجد میں ایک سفید پردہ ٹانگ دیا تاکہ پردہ کے پیچھے سے آپ خطبہ دے سکیں۔

خطبہ شروع کرنے سے پہلے فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ایک دلخراش نالہ بلند کیا، جس کو سن کر بہت سے حاضرین رونے لگے۔ جب مجمع پر سکوت طاری ہوا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 57﴾

(۱) خداوند عالم کی حمد و ثنا:

قَالَتْ علیہا السلام: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ مَا أَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَلْهَمَ،
وَالشَّاءُ بِمَا قَدَّمَ، مِنْ عُمُومٍ نَعِمٍ اِبْتَدَأَهَا، وَ سُبُوحِ الْآلَاءِ اُسْدَاهَا، وَ
تَمَامِ مَنِّ وَالْأَهَا، جَمَّ عَنِ الْاِخْصَاءِ عَدَدُهَا، وَ نَأَىٰ عَنِ الْجَزَائِ
اَمْدَهَا، وَ تَفَاوَتْ عَنِ الْاِذْرَاكِ اِبْدَهَا، وَ نَدَبُهُمْ لَاسْتِزَادَتِهَا
بِالشُّكْرِ لِاتِّصَالِهَا، وَ اسْتَحَمَدَ اِلَى الْخَلَائِقِ بِاجْزَالِهَا، وَ تَنَىٰ
بِالنَّدْبِ اِلَى اَمْثَالِهَا.

وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، كَلِمَةً جَعَلَ
الإِخْلَاصَ تَأْوِيلَهَا ، وَ ضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْضُوعَهَا ، وَ أَنَارَ فِي
التَّفَكُّرِ مَعْقُولَهَا .

خدا نے جو نعمتیں ہمیں عطا کی ہیں اور جو الہام کیا ہے اس پر ہم اس کی
حمد و شکر کرتے ہیں اور ان نعمتوں پر اس کی حمد ثناء کرتے ہیں جو اس
نے پہلے ہی بھیج دی ہیں ، ان نعمتوں پر جو اس نے پیدا کی ہیں اور
انسانوں کو عطا کی ہیں اور ان تمام نعمتوں اور منتوں پر جو اس نے مسلسل
بھیجی ہیں۔ جن نعمتوں کو انسان شمار نہیں کر سکتا ، ان کی جزا ناممکن ، ان
کی وسعت ، عقل و ادراک کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ لوگوں سے اس
لئے شکر ادا کرنے کو کہا ہے تاکہ ان پر پے در پے نعمتیں بھیجے اور مخلوق
سے اس لئے حمد چاہی ہے تاکہ نعمتوں میں اضافہ فرمائے اور بندوں کے
مانگنے پر ان میں کئی گنا اضافہ کرے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ، کوئی اس کا شریک
نہیں ہے۔ اس نے اخلاص کو اس گواہی کی تفسیر و تاویل اور قلوب کو اس
کے وصل کا متضمن بنایا ہے۔ اور فکر میں ان کے معنی کو روشن کر دیا ہے۔

(۲) معرفت خدا:

الْمُتَّبِعُ مِنَ الْأَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ ، وَ مِنَ الْأَلْسُنِ صِفَتُهُ وَ مِنَ
الْأَرْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ . ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ لِأَنَّ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا ، وَ

أَنشَأَهَا بِلَا أَحْدَاءٍ أَمْثَلَةَ أُمَّتِهَا ، كَوْنَهَا بِقُدْرَتِهِ وَ ذَرَأَهَا
بِمَشِيئَتِهِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا وَ لَا فَائِدَةَ لَهُ فِي
تَصْوِيرِهَا إِلَّا تَثْبِيثًا لِحُكْمَتِهِ وَ تَنْبِيْهُا عَلَى طَاعَتِهِ وَ إِظْهَارًا
لِقُدْرَتِهِ وَ تَعْبُدًا لِبَرِيَّتِهِ وَ إِعْزَازًا لِدَعْوَتِهِ .

ثُمَّ جَعَلَ الثُّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ وَ وَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ
زِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نِقْمَتِهِ وَ حِيَاشَةً لَهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ .

وہ خدا کہ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور جس کی توصیف بیان کرنے سے زبانیں عاجز اور وہم و خیال اس کی ذات کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔ اس نے چیزوں کو ایجاد کیا جبکہ کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اس نے انہیں مثال اور نمونے کے بغیر پیدا کیا۔ ان چیزوں کو اس نے اپنی قدرت سے خلق کیا ہے اور اپنے ارادے سے انہیں وجود بخشا، اسے ان کے پیدا کرنے کی حاجت نہیں تھی اور نہ ان کے پیدا کرنے سے اسے کوئی فائدہ ہوا ہے۔ ان کی خلقت سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی حکمت واضح و ثابت ہو جائے اور مخلوقات کو اپنی اطاعت و بندگی سے آگاہ کر دے اور اپنی قدرت کو آشکار کر دے اور سب کو بندگی سکھا دے اور اپنی دعوت و تبلیغ کو عزت بخش دے۔

پھر اس نے طاعت و بندگی پر ثواب اور نافرمانی و سرکشی پر عقاب و عذاب مقرر کیا تاکہ بندے سزا نہ پائیں اور انہیں جنت نصیب ہو۔

(۳) بعثت محمد ﷺ کا فلسفہ:

وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَبِي مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ، إِخْتَارَهُ وَ انْتَجَبَهُ قَبْلَ
أَنْ أَرْسَلَهُ ، وَ سَمَّاهُ قَبْلَ أَنْ اجْتَبَاهُ ، وَ اصْطَفَاهُ قَبْلَ أَنْ ابْتَعَثَهُ ،
إِذَا الْخَلْقُ بِالْغَيْبِ مَكُونَةٌ وَ بَيْتُ الْأَهْوِيلِ مَصُونَةٌ وَ بِنَهَايَةِ
الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ ، عَلِمًا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِمَالِ الْأُمُورِ وَ إِحَاطَةً
بِحَوَادِثِ الدُّهُورِ وَ مَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْأُمُورِ .

إِبْتَعَثَهُ اللَّهُ اِتِّمَامًا لِأَمْرِهِ وَ عَزِيمَةً عَلَى امْتِصَاءِ حُكْمِهِ وَ انْفِذَا
لِمَقَادِيرِ حُكْمِهِ ، فَرَأَى الْأَمَمَ فِرْقًا فِي أَدْيَانِهَا ، عَكُفًا عَلَى
بَيْرَانِهَا ، عَابِدَةً لِأَوْثَانِهَا ، مُنْكَرَةً لِلَّهِ مَعَ عَرَفَانِهَا .

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے بابا محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس
کے رسول ہیں۔ خدا نے روزِ اول ہی ان کو رسالت کیلئے منتخب فرمایا اور
رسول بنانے سے پہلے ان کو سارے عالم سے بہترین قرار دیا اور ایجاد
نبوت سے قبل انہیں نبوت کیلئے نازد کیا اور یہ امور اس کے ارادے اور
مشیت میں پہلے ہی تکمیل کی منزل سے گزر چکے تھے جبکہ ساری خدائی
غیب کے پردوں میں پوشیدہ تھی اور مخلوقات عدم کی تاریکی میں پنہاں
تھے ان کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔ خدا نے نظام دنیا کو خوب جان کر
اور اس کی ضرورتوں کو پہچان کر اپنا حکم نافذ کرنے کی غرض سے میرے
پدر بزرگوار کو اپنا رسول بنایا اور اپنی لامحدود حکمت اور اعلائے حق کی

غرض سے ان کو مبعوث یہ رسالت فرمایا۔
رسول نے دیکھا کہ امتوں نے الگ الگ اپنے دین اختیار کر رکھے
ہیں اور آگ کے گرد دھونی لگائے ہوئے ہیں اور بتوں کی پرستش کو اپنا
شعار بنائے ہوئے ہیں اور خدائے واحد کی طرف سے منہ پھرائے
ہوئے ہیں۔

(۴) بعثت محمد ﷺ کے فوائد:

فَأَنزَلَ اللَّهُ بِأَبِي مُحَمَّدٍ ﷺ ظِلْمَهَا وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ
بُهِمَهَا وَجَلَّى عَنِ الْأَبْصَارِ غُمَمَهَا، وَقَامَ فِي النَّاسِ بِالْهِدَايَةِ
فَأَنقَذَهُمْ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمَايَةِ، وَهَدَاهُمْ إِلَى
الذِّينِ الْقَوِيمِ وَدَعَاهُمْ إِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ. ثُمَّ قَبِضَهُ اللَّهُ
إِلَيْهِ قَبْضَ رَافِعٍ وَاخْتِيَارٍ وَرَغْبَةٍ وَإِنْشَارٍ، فَمُحَمَّدٌ ﷺ مِنْ
تَعَبِ هَذِهِ الدَّارِ فِي رَاحَةٍ قَدْ حُفَّ بِالْمَلَائِكَةِ الْأَبْرَارِ وَ
رِضْوَانِ الرَّبِّ الْغَفَّارِ وَمُجَاوَزَةِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَى أَبِي نَبِيٍّ وَآمِينِهِ وَخَيْرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَصَفِيهِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

((ثُمَّ انْتَفَتْ إِلَى أَهْلِ الْمَجْلِسِ وَقَالَتْ:))

پس خدا نے میرے بابا محمد ﷺ کے ذریعہ جاہلیت کے اندھیروں کو
چھانٹ دیا اور لوگوں کے تاریک دلوں سے کفر و ضلالت کے پردوں کو ہٹا

دیا اور دیکھنے والوں کی آنکھوں سے حجاب اٹھا دیا۔ چنانچہ رسول ﷺ نے ان لوگوں کو ہدایت کرنے، انہیں گمراہی سے نکالنے، اندھے پن سے نجات دلانے، دین کی طرف راہنمائی کرنے، دین حق کی جانب بلانے اور سیدھے راستے کی طرف دعوت میں کوشاں رہے یہاں تک کہ خدا نے اپنی محبت اور ان کی رضا و رغبت کے ساتھ انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اس وقت وہ اس دنیا کے رنج و محن سے آرام میں ہیں۔ رحمت کے فرشتے ان کا حلقہ کئے ہوئے ہیں وہ بخشنے والے خدا کی رضا سے سرشار اور ملک جبار کے جوار میں ہیں۔ خدا کی رحمت ہو میرے بابا، اس کے نبی اور وحی خدا کے امین پر کہ خدا نے ان کو اپنی مخلوق سے انہیں برگزیدہ کیا ہے ان پر خدا کا درود و سلام۔ اس کے بعد حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۵) قرآن و عترت کے فضائل:

أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ نُصِبَ أَمْرُهُ وَ نَهْيُهُ وَ حَمَلَةُ دِينِهِ وَ رَحِيهِ ، وَ أَمْنَاءُ
اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَ بُلْغَانُهُ إِلَى الْأُمَّمِ ، زَعِيمٌ حَقِّي لَكُمْ وَ فِيكُمْ وَ
عَهْدٌ قَدَمَهُ إِلَيْكُمْ وَ بَقِيَّةٌ اسْتَحْلَفَهَا عَلَيْكُمْ .

وَ مَعَنَا كِتَابُ اللَّهِ النَّاطِقُ ، وَ الْقُرْآنُ الصَّادِقُ ، وَ النُّورُ السَّاطِعُ ،
وَ الصِّبْيَاءُ اللَّامِعُ ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ ، مُتَجَلِّيَّةٌ
ظَوَاهِرُهُ ، مُعْتَبَطَةٌ بِهَ أَشْيَاعُهُ ، قَائِدَةٌ إِلَى الرِّضْوَانِ إِبْتِغَاءَهُ ، مُؤَدِّيَةٌ إِلَى

النَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ ، بِهِ تُنَالُ حُجُجُ اللَّهِ الْمُنَوَّرَةِ وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةِ
وَمَحَارِمُهُ الْمُحَدَّرَةِ وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَّةُ وَ بَرَاهِينُهُ الْكَافِيَةُ ، وَ فَضَائِلُهُ
الْمُنْدُوبَةُ ، وَ رُخْصَتُهُ الْمَوْهُوبَةُ وَ شَرَائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

خدا کے بندو! تم ہی اس کے اوامر و نواہی کا علم بلند کرنے والے ہو اور
تم ہی اس کے دین و وحی کو قبول کرنے والے ہو، تم حق کے امین ہو اور
تم ہی اس کے حکم کو دوسری قوموں تک پہنچانے والے ہو، حق کا ولی اور
اس کا امام تمہارے درمیان موجود ہیں۔ تم ہی لوگوں نے خدا سے عہد کیا
ہے جو اس نے تم سے لیا ہے۔ رسول ﷺ کے بعد ایک جانشین ہے
جو تمہارے لئے باقی ہے۔

ہمارے ساتھ خدا کی وہی کتاب ہے جو ناطق ہے اور قرآن صادق
ہے۔ اس کا نور فروزاں اور شعاعیں درخشاں ہیں جس کی بصیرتیں نمایاں
ہے۔ جس کی آیتوں کے راز عیاں ہیں۔ جس کے ظواہر آشکار ہیں۔ اس
کی پیروی کرنے والے مشہور ہیں۔ اپنا اتباع کرنے والوں کو قرآن
جنت میں لے جاتا ہے اور جو اس کی بات سنتا ہے، وہ نجات پاتا ہے۔
قرآن کے ذریعے روشن دلیلیں نصیب ہوتی ہیں اور اسی سے واجبات کی
تفسیر ہوتی ہے اور حرام چیزوں سے روکا گیا ہے اور اس کی دلیلیں واضح
اور اس کے برہان کافی ہیں۔ اس کے فضائل پسندیدہ اور اس کے
مستحبات عطایا اور اس کے قوانین واجب ہیں۔

(۶) فروعِ دین اور امامت کا فلسفہ:

فَجَعَلَ اللهُ الْإِيْمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ ، وَ الصَّلَاةَ
تَنْزِيْهَاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ ، وَ الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نَمَاءً فِي
الرِّزْقِ ، وَ الصِّيَامَ تَثْبِيْتاً لِلْإِخْلَاصِ ، وَ الْحَجَّ تَشْيِيْداً لِلدِّيْنِ ،
وَ الْعَدْلَ تَسْيِيقاً لِلْقُلُوبِ ، وَ طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ إِمَامَتَنَا أَمَاناً
لِلْفُرْقَةِ ، وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ ، وَ الصَّبْرَ مَعُوْنَةً عَلَى
اسْتِيْجَابِ الْأَجْرِ ، وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ ، وَ بَرَّ
الْوَالِدِيْنَ وَ قَايَةَ مِنَ السُّخْطِ ، وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مَنْسَأَةً فِي الْعُمْرِ
وَ مَنَامَةً لِلْعَدَدِ ، وَ الْقِصَاصَ حَقّاً لِلدِّمَاءِ ، وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِِيْضاً
لِلْمَغْفِرَةِ ، وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَائِلِ وَ الْمَوَازِيْنَ تَغْيِيْراً لِلْبُخْسِ ، وَ النَّهْيَ
عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيْهَاً عَنِ الرَّجْسِ ، وَ اجْتِنَابَ الْقَذْفِ
حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ ، وَ تَرْكَ السَّرْقَةِ إِجَاباً لِلْعِقْفَةِ ، وَ حَرَمَ اللهُ
الشِّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ .

”فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ“

وَ أَطِيعُوا اللهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ فَإِنَّهُ :

”إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنَ الْعُلَمَاءِ“

خدا نے ایمان کو شرک سے پاک رہنے اور نماز کو غرور و سرکشی سے بچنے
کیلئے اور زکات کو تمہاری روزی کشادہ کرنے اور تمہارے نفس کی

طہارت کیلئے واجب کیا ہے۔ اور روزہ کو خلوص کے اثبات اور حج کو دین کی تقویت کیلئے فرض کیا ہے اور عدل کو دلوں کے استوار رہنے کیلئے واجب کیا ہے۔ اور ہماری اطاعت و فرمانبرداری کو امت کے نظام کو قائم و استوار کرنے کیلئے واجب کیا ہے اور ہماری امامت کو تمہارا اختلاف مٹانے اور جہاد کو اسلامی کی توقیر و عزت کیلئے واجب کیا ہے اور صبر کو اس لئے واجب کیا تاکہ اجر پانے میں تمہیں مدد پہنچائے اور تمہیں نیک باتوں کا حکم اس لئے دیا تاکہ تمہیں سب کی خیر خواہی کی عادت ہو جائے۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ تم خدا کے غضب سے ڈرو! اور صلہ رحمی کا حکم اس لئے دیا تاکہ تمہاری عمر دراز ہو اور تمہاری قوم کی ترقی ہو اور اس میں اضافہ ہو اور قصاص کو اس لئے واجب کیا تاکہ خونریزی نہ ہو اور ایقائے نذر کو اس لئے ضروری قرار دیا تاکہ تمہارے قدم بخشش کی طرف بڑھیں اور صحیح ناپ تول کا حکم اس لئے دیا تاکہ دنیا کے کاروبار سے کھوٹ اور مہنگائی کا خاتمہ ہو جائے، اور شراب خوردی سے رخص اور کثافت سے بچنے کیلئے روکا گیا ہے، اور پردہ داری کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ تہمت سے محفوظ رہیں، اور چوری کرنے سے اس لئے منع کیا ہے تاکہ ایمانداری و پاکدامنی قائم ہو، اور شرک کو خدا نے اس لئے حرام قرار دیا ہے تاکہ مخلص ہو کر ایک خدا کی پرستش و عبادت کریں۔

خدا کے بندو! خدا سے اس طرح ڈرو جو اس سے ڈرنے کا حق ہے

اور تم دنیا سے مسلمان ہی اٹھنا^(۲)۔ خدا نے جس چیز کا تمہیں حکم دیا ہے
یا جس چیز سے تمہیں روکا ہے اس میں اس کی اطاعت کرو۔
”بیشک خدا سے اہل علم بندے ہی ڈرتے ہیں“^(۳)۔

(۷) تبلیغ کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانفشانی:

ثُمَّ قَالَتْ عليها السلام: أَيُّهَا النَّاسُ! اعْلَمُوا أَنِّي فَاطِمَةُ وَابْنِي مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم
أَقُولُ عَوْدًا وَبَدءًا أَوْ لَا أَقُولُ مَا أَقُولُ غَلَطًا، وَلَا أَفْعَلُ مَا
أَفْعَلُ سَطَطًا.

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.“

فَإِنْ تَعَزَّوْهُ وَتَعَرَّفُوهُ تَجِدُوهُ أَبِي دُونَ نِسَائِكُمْ وَأَخَاهُ ابْنَ عَمِّي
دُونَ رِجَالِكُمْ وَنِعْمَ الْمَعْرُوفُ إِلَيْهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ الْرِسَالَةِ، صَادِعًا
بِالنِّدَارَةِ، مَائِلًا عَنِ مَدْرَجَةِ الْمُسْرِكِينَ، ضَارِبًا تَبَجُّهَهُمْ، إِخْدَا
بِأَكْطَامِهِمْ، ذَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ،
يُكْسِرُ الْأَضْنَامَ وَيَنْكُثُ الْهَامَ،

حَتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَوَلَّوْا الدُّبُرَ، حَتَّى تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ
وَاسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ وَنَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ.

وَخَرَسَتْ شَقَاشِقُ الشَّيَاطِينِ وَطَاحَ وَشَيْطُ النَّفَاقِ وَانْحَلَّتْ
عَقْدُ الْكُفْرِ وَالشَّقَاقِ، وَفُهِتُمْ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ فِي نَفَرٍ مِنْ

الْبَيْضُ الْخِمَاصِ .

فرمایا: لوگو! جان لو کہ میں فاطمہ ہوں۔ محمد ﷺ میرے والد ہیں۔ میری باتوں کا آغاز و اختتام حق پر مبنی ہے۔ میں کوئی فضول اور بے کار بات نہیں کہتی ہوں اور میں جو کام انجام دے رہی ہوں، وہ کوئی ناشائستہ فعل نہیں ہے۔

”یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایسا پیغمبر آیا جس کو تمہاری گمراہی اور ضلالت ناگوار اور ہدایت مطلوب تھی۔ وہ مومنوں پر بے حد مہربان و رحیم تھا“ (۴)۔

اگر تمہیں ان کی معرفت ہے تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ میرے بابا ہیں۔ تمہاری عورتوں میں سے کسی کے بابا نہیں ہیں۔ ان کے بھائی، میرے ابن عم (علی ابن ابی طالب علیہ السلام) ہیں نہ کہ تمہارے عمو۔ کیا عزت و عظمت ہے! اپنی رسالت کو لوگوں تک پہنچایا اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا اور اپنی راہ کو مشرکین کی راہ سے الگ کر لیا۔ ان کے سروں پر ضرب لگائی اور ان کے گلوں کو دبا دیا۔ اپنے پروردگار کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے دعوت دی۔ بتوں کو توڑا اور مشرکوں کے سوراخوں کے سروں کو پھیل دیا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کا مجمع متفرق ہو گیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔ اسی طرح اندھیری رات کے سینہ سے صبح صادق طلوع ہوئی۔ چہرہ حق آشکار ہو گیا۔ خالص حق جلوہ گر ہو گیا۔ دین کا زمام دار گویا ہوا۔ شیطان کی بلبلاہٹ بند ہو گئی اور اس کے ماننے

والے گونگے ہو گئے۔ نفاق کے کانٹوں کو چن دیا اور کفر و نفاق کی گتھیاں کھل گئیں۔ تمہاری زبان پر کلمہ اخلاص جاری ہوا۔ یہ مجاہدوں کی اس جماعت کی برکت سے ہوا، جن کے چہرے نورانی اور بھوک سے شکم پشت سے لگے ہوئے تھے۔

(۸) زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی حالت :

وَ كُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ ، مُدَقَّةَ الشَّارِبِ ، وَ نُهْرَةَ الطَّمَاعِ وَ قُبْسَةَ الْعَجْلَانِ وَ مَوْطِيَّ الْأَقْدَامِ .

تَشْرَبُونَ الطَّرْفِ ، وَ تَفْتَاتُونَ الْوَرَقِ ، أَذِلَّةَ حَاسِبِينَ ، تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ فَانْقَذَكُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ بِمُحَمَّدٍ ﷺ بَعْدَ اللَّتْيَا وَ اللَّتْيَىٰ ، وَ بَعْدَ أَنْ مَنِيَّ بِهِمُ الرِّجَالُ وَ ذُؤَبَانَ الْعَرَبِ وَ مَرْدَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ .

تم بھڑکتی ہوئی آگ، جہنم کے کنارے پہنچ چکے تھے، پانی کے گھونٹ کی طرح ہر شخص تمہیں طمع کی نیت سے دیکھتا تھا اور تم ہر آگ بھڑکانے والے کا لقمہ تھے۔ ہر شخص اپنی اطاعت کا پاؤں تمہارے سر پر رکھنے کیلئے تیار تھا، تم ہر چلنے والے کی ٹھوکروں میں تھے۔ تمہارے پینے کا پانی گندا تھا۔ تم جانوروں کی کھال اور درختوں کی پتیاں یا چھال کھاتے تھے۔ تم نہایت ہی ذلیل، خوار اور ٹھکرائے ہوئے تھے۔ تمہیں ہمیشہ اس بات کا خوف رہتا تھا کہ بیرونی طاقتیں تم پر حملہ کر کے تمہارا مال و متاع نہ لوٹ

لیں یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے محمد ﷺ کے ذریعہ تمہیں ان تہلکوں سے نجات بخشی جن میں مصیبت سے دوچار تھے۔ اور عرب کے ان درندوں اور اہل کتاب کے سرکش لوگوں سے نجات بخشی جن کے چنگل میں تم پھنسے ہوئے تھے۔

(۹) امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل:

كَلَّمَا أَوْ قَدَّوْا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ أَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ
فَعَرَّتْ فَاعْرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَذَفَ أَخَاهُ فِي لَهَوَاتِهَا فَلَا يَنْكِفِي
حَتَّى يَطَأَ صِمَاخَهَا بِأَحْمَصِهِ وَيُحْمِدَ لَهَا بِسَيْفِهِ ، مَكْدُودًا
فِي ذَاتِ اللَّهِ ، مُجْتَهِدًا فِي أَمْرِ اللَّهِ ، قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ، سَيِّدًا
فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ مُشِيرًا ، نَاصِحًا ، مُجَدِّدًا ، كَادِحًا ، لَا تَأْخُذُهُ فِي
اللَّهِ لَوْمَةٌ لِأَنِّم .

وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے تھے اور خدا اس کو بجھا دیتا تھا اور جب کسی شیطان کا سینگ نکلا یا مشرکین میں سے کسی اڑدھے نے منہ کھولا تو رسول ﷺ نے اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس تہلکہ میں ڈال دیا۔ چنانچہ علی علیہ السلام بھی اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک کہ اپنی شجاعت سے ان سرکشوں کے سروں کو کچل نہ دیا اور اپنی تلوار سے ان کے فتنوں کو خاموش نہ کر دیا۔ علی علیہ السلام ذاتِ خدا کیلئے رنج و محن برداشت کرنے اور امرِ خدا کی تعمیل کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ رسول ﷺ کے

نزدیک تھے، وہ اولیائے خدا کے سردار اور امت کے خیر خواہ تھے۔ اپنی جان کو محنت و مشقت میں ڈالتے تھے۔ رضائے خدا کے سلسلہ میں وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۰) جاہ و منصب کے بھوکے افراد:

وَ أَنْتُمْ فِي رَفَاهِيَّةٍ مِنَ الْعَيْشِ وَادْعُونَ فَاكِهُونَ آمِنُونَ ،
تَتَرَبَّصُونَ بِنَا الدَّوَائِرَ وَ تَتَوَكَّفُونَ الْأَخْبَارَ وَ تَنْكُصُونَ عِنْدَ
النِّزَالِ وَ تَفْرُونَ مِنَ الْقِتَالِ .

فَلَمَّا اخْتَارَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ دَارَ أَنْبِيَائِهِ وَ مَا رَأَى أَصْفِيَاءَهُ ظَهَرَ فِيكُمْ
حَسِيكَةُ النِّفَاقِ وَ سَمَلٌ جَلْبَابِ الدِّينِ وَ نَطَقَ كَاظِمُ الْغَاوِينَ وَ
نَبَغَ خَامِلُ الْأَقْلِينَ وَ هَدَرَ فَنِيْقُ الْمُبْطِلِينَ فَخَطَرَ فِي عَرَصَاتِكُمْ
وَ أَطْلَعَ الشَّيْطَانَ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرِزِهِ هَاتِفًا بِكُمْ ، فَأَلْفَاكُمْ لِدَعْوَتِهِ
مُسْتَجِيبِينَ وَ لِلْغُرَّةِ فِيهِ مَلَا حِظِينَ .

ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفَافًا وَ أَحْمَشَكُمْ فَأَلْفَاكُمْ غَضَابًا ،
فَوَسَمْتُمْ غَيْرَ اِبْلِكُمْ وَ أَوْرَدْتُمْ غَيْرَ مَشْرَبِكُمْ .
هَذَا اِوَّ الْعَهْدِ قَرِيبٌ وَ الْكَلْمُ رَحِيْبٌ وَ الْجُرْحُ لَمَّا يَنْدَمِلُ وَ
الرُّسُولُ لَمَّا يُقْبَرُ ، اِئْتِدَارًا زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ .

” اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ “

اور تم لوگ ان کی راحت رسائیوں کے سبب عیش و آرام میں تھے اور

امن و امان کے گہوارے میں اطمینان سے لیٹے رہتے۔ ہم لوگوں کے مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا انتظار کرتے تھے اور ہمارے بارے میں بری خبر سننے کے مشتاق رہتے تھے۔ جب کوئی جنگ چھڑ جاتی تھی تو تم پہلو تہی کر لیتے تھے اور میدان کارزار سے بھاگ جاتے تھے۔ پھر خدا نے اپنے رسول ﷺ کیلئے انبیاء کا گھر اور اپنے منتخب بندوں کی آرام گاہ کو پسند فرمایا تو ان کے بعد تمہارے سینے میں چھپے ہوئے کفر و نفاق کے کانٹے ظاہر ہوئے اور تمہارے اوپر دین خدا کا جو لباس تھا وہ تار تار ہو گیا۔ پھر کیا تھا ان گمراہ لوگوں کو بھی بولنا آ گیا جو خاموش اور دہن بست تھے۔ گھٹیا اور پست افراد معزز بن گئے اور باطل پرستوں کے اونٹ بلبلانے لگے اور تمہارے درمیان اپنی حسرت و خیر دکھانے لگے۔

شیطان نے پھر اپنی کمین گاہ سے سر نکالا اور تمہیں آواز دی اور جب اس نے یہ دیکھا کہ تم سب اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوڑ پڑتے ہو اور فریب کھانے کیلئے تیار ہو تو اس نے حق کے مقابلہ میں آنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ جب اس نے اس کام کیلئے تمہیں تیار پایا تو تمہیں جوش دلایا اور جب تم جوش و غیض میں آپے سے باہر ہو گئے اور دوسروں کے اونٹوں پر تم اپنی ملکیت کے نشان لگانے لگے اور تم اس گھاٹ پر اتر گئے جو تمہارا نہیں تھا، حالانکہ تم نے (غدیر میں بیعت کا) جو عہد کیا تھا اس کو ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا، ابھی زخم ہرا تھا اور اس منہ کھلا ہوا تھا ابھی مندمل نہیں ہوا تھا، تمہیں جو کچھ کرنا تھا وہ رسول کو دفن کرنے سے پہلے

ہی کر لیا اور یہ بہانہ بنا لیا کہ ہم فتنہ سے ڈرتے ہیں۔
 ”حالانکہ تم خود ہی اس فتنہ کی آگ میں کود پڑے، بیشک جہنم کافروں کا
 احاطہ کئے ہوئے ہے“ (۵)۔

(۱۱) رسول کے بعد لوگوں کے انحراف کے اسباب:

فَهَيْهَاتَ مِنْكُمْ؟ وَ كَيْفَ بِكُمْ؟ وَ اَنَّى تُؤْفَكُونَ؟ وَ كِتَابُ اللّٰهِ
 بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، اُمُورُهُ ظَاهِرَةٌ وَ اَحْكَامُهُ زَاهِرَةٌ وَ اَعْلَامُهُ بَاهِرَةٌ
 وَ زَوَاجِرُهُ لَانْحَاةٍ وَ اَوَامِرُهُ وَاضِحَةٌ.
 وَ قَدْ خَلَفْتُمُوهُ وَ رَاَءَ ظُهُورِكُمْ، اَرَعْبَةٌ عَنْهُ تُرِيدُونَ اَمْ بِغَيْرِهِ
 تَحْكُمُونَ؟ بِنَسِّ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا.
 ”وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
 مِنَ الْخٰسِرِيْنَ“.

ثُمَّ لَمْ تَلْبَسُوا الْاَرِيْثَ اَنْ تَسْكُنَ نَفْرَتُهَا وَ يَسْلَسَ قِيَادُهَا ثُمَّ
 اَخَذْتُمْ تُوْرُوْنَ وَ قَدْتَهَا وَ تَهَيَّجُوْنَ جَمْرَتَهَا وَ تَسْتَجِيْبُوْنَ
 لِهَتَافِ الشَّيْطَانِ الْعَوْرِى وَ اَطْفَاءِ اَنْوَارِ الدِّيْنِ الْاَجْلِيّ وَ اِهْمَالِ
 سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّفِيِّ، تَشْرَبُوْنَ حَسُوًّا فِي اَرْتِغَاءٍ وَ تَمْشُوْنَ
 لِاَهْلِيْهِ وَ وُلْدِهِ فِي الْخَمْرِ وَ الضَّرَاءِ وَ نَصَبِ مِنْكُمْ عَلٰى مِثْلِ
 حَزْرِ الْمَدْيِ وَ وَخْرِ السِّنَانِ فِي الْحَشَاءِ.

یہ بات تم سے بہت دور ہے اس کام کو تم کیسے انجام دے سکتے ہو؟ تم

کہاں بہکے چلے جا رہے ہو؟ حالانکہ کتابِ خدا تمہارے درمیان موجود ہے اس کے معنی ظاہر اور اس کے احکام واضح ہیں اور اس کی ہدایت کے نشان آشکار ہیں اور اس کے اوامر و نواہی ہویدا ہیں۔ لیکن تم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کو قرآن سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ کیا اب تمہیں قرآن سے کوئی شغف ہے؟! یا قرآن کے علاوہ کسی اور حاکم کو ڈھونڈ رہے ہو؟ اگر ایسا ہے تو سمجھ لو کہ ظالموں کیلئے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

”جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرے گا، خدا اس کو قبول نہیں کرے گا اور وہ آخرت میں گھانا اٹھانے والوں میں سے ہوگا“ (۱)۔

پھر تم نے اتنی دیر بھی صبر نہ کیا کہ اس دل گرفتہ کو کچھ آرام نصیب ہو جاتا اور اس پر قابو پایا جاتا۔ اس کے بعد تم نے آگ کو بھڑکا دیا اور فتنوں کے شعلوں کو ہوا دی۔ یہاں تک کہ وہ اچھی طرح بھڑک اٹھے اور تم نے گمراہ کرنے والے شیطان کی آواز پر لبیک کہا اور نورِ اسلام کو بجھانے کیلئے تم نے کھلم کھلا محاذ بنا لیا اور برگزیدہ رسول ﷺ کی سنتوں کو برباد کرنے پر تیار ہو گئے اور منافقانہ چال چلنے لگے اور ان کے اہلیت کو تباہ کرنے کیلئے ٹیلوں اور درختوں کے پیچھے کمین گاہ میں بیٹھ گئے۔ اب ہم ان مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں لیکن اس شخص کی طرح جس کے پیٹ میں شمشیر اور نیزے کو اتارا جا رہا ہو اور اس کے پاس صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(۱۲) قرآنی استدلال سے میراث کا اثبات :

وَ أَنْتُمْ الْآنَ تَزْعُمُونَ أَنْ لَا إِرْثَ لَنَا، أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ تَبْغُونَ:

”وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ“.

أَفَلَا تَعْقِلُونَ؟

بَلَىٰ قَدْ تَجَلَّىٰ لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ أَنَّىٰ آيَتُهُ!

أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! أَأَغْلَبُ عَلَىٰ إِرْثِي؟

يَا بَنَ ابْنِي فَحَافَةَ! أَلَيْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَرِثَ أَبَاكَ وَ لَا إِرْثَ أَبِي؟

لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا فَرِيًّا! أَفَعَلَىٰ عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَ نَبَذْتُمُوهُ

وَ رَأَىٰ ظُهُورِكُمْ؟ إِذْ يَقُولُ: ”وَ وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ“،

وَ قَالَ فِيمَا أَقْتَصَّ مِنْ خَبْرٍ يَحْسِي بِنِ زَكْرِيَّا، إِذْ قَالَ:

”فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَ يَرِثَ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ“.

وَ قَالَ: ”وَ أَوْلُوا الْأَرْحَامَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ“.

وَ قَالَ: ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ“.

وَ قَالَ: ”إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ

بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ“.

وَ زَعَمْتُمْ أَنْ لَا حُظُوةَ لِي وَ لَا إِرْثَ مِنْ أَبِي وَ لَا رَحِمَ بَيْنَنَا!

أَفَحَصَّكُمُ اللَّهُ بِآيَةٍ أَخْرَجَ مِنْهَا أَبِي؟

أَمْ هَلْ تَقُولُونَ: أَهْلُ مِلَّتَيْنِ لَا يَتَوَارَثَانِ؟

أَو لَسْتُ أَنَا وَ أَبِي مِنْ أَهْلِ مِلَّةٍ وَاحِدَةٍ؟
 أَمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُومِهِ مِنْ أَبِي وَ ابْنِ عَمِّي؟
 فَدُونِهَا مَخْطُومَةٌ مَرْحُومَةٌ تَلْقَاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ ، فَنِعْمَ
 الْحَكْمُ اللَّهُ وَ الزُّعِيمُ مُحَمَّدٌ وَ الْمَوْعِدُ الْقِيَامَةُ ، وَ عِنْدَ السَّاعَةِ
 يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ وَ لَا يَنْفَعُكُمْ إِذْ تَنْدُمُونَ وَ :
 ”لِكُلِّ نَبَأٍ مُسْتَقَرٌّ وَ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَ
 يَجِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ“

ثُمَّ رَمَتْ بِطَرْفِهَا نَحْوَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ :

آج تم یہ سمجھنے لگے ہو کہ ہماری میراث ہی نہیں ہے۔

کیا تم جاہلیت والے قانون و حکم کو چاہتے ہو؟

”اہل یقین کیلئے خدا سے بہتر حکم کرنے والا کون ہوگا؟“ (۷)

تمہیں تو روزِ روشن کی طرح معلوم ہے کہ میں رسول کی بیٹی ہوں!

مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ تم مجھ سے میرے باپ کی میراث چھینو!

اے قحافہ کے بیٹے! کیا کتابِ خدا میں یہ لکھا ہے کہ تم اپنے باپ سے

میراث پاؤ اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں۔ تم نے خدا پر عجب

افتراباندھا ہے۔

کیا تم لوگوں نے جان بوجھ کر خدا کی کتاب سے روگردانی کر لی ہے اور

اسے پس پشت ڈال دیا ہے، حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

”سلیمان نے داؤد سے میراث پائی۔“ (۸)

اور یحییٰ بن زکریا کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:
 ”اے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ولی عطا فرما جو مجھ سے اور آل یعقوب
 سے میراث پائے۔“^(۱۱)

پھر فرماتا ہے: ”بعض قریبی رشتہ دار بعض سے اولیٰ ہیں۔“^(۱۰)
 نیز فرماتا ہے:

”خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکید فرماتا ہے کہ مرد کا حصہ دو
 عورتوں کے برابر ہے۔“^(۱۱)

اور فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کو موت کے آثار نظر آئیں تو تم اپنے ماں
 باپ اور قریبی رشتہ داروں کیلئے وصیت کر دو کہ یہ پرہیزگاروں پر ایک
 حق ہے۔“^(۱۲)

تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرے باپ کی میراث میں میرا کوئی حق اور
 حصہ نہیں ہے؟ کیا خدا نے تمہیں آیہ میراث سے مخصوص کیا ہے اور
 میرے والد کو اس سے الگ کر دیا ہے؟ یا تم یہ کہتے ہو کہ دو مذہب کے
 ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ کیا تم مجھے اور
 میرے بابا کو ایک مذہب و ملت کے ماننے والے نہیں سمجھتے ہو۔ یا تم
 قرآن کے خاص و عام کو میرے بابا رسول ﷺ اور میرے ابن عم علی
 ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ جانتے ہو؟

اے ابو بکر! یہ تم اور یہ خلافت کا اونٹ ہے کہ جس کو مہار لگا دی گئی ہے

اور کجاوہ باندھ دیا گیا ہے اسے پکڑ لو اور لے جاؤ اب میں تم سے قیامت کے دن ملوں گی۔

خداوند تعالیٰ کتنا اچھا حاکم، محمد ﷺ کتنے اچھے حق طلب کرنے والے ہیں اور قیامت کتنی اچھی وعدہ گاہ ہے! اس دن وہ لوگ گھانا اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں اور وہاں تمہاری پشیمانی تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔

”اور ہر ہونے والی چیز یا خبر کا ایک وقت مقرر ہے پس اس دن تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی طرف ذلیل و خوار کرنے والا عذاب آنے والا ہے اور وہ کون ہے جس پر ابدی عذاب ہونے والا ہے۔“ (۱۲)

(پھر آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:)

(۱۳) پہلو تہی کرنے والے انصار پر پھٹکار:

يَا مَعْشَرَ الْفِتْيَةِ وَ أَعْصَادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الْإِسْلَامِ أَمَا هَذِهِ

الْغَمِيزَةُ فِي حَقِّي وَ السَّنَةُ عَنْ ظِلَامَتِي؟

أَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبِي يَقُولُ: «الْمَرْءُ يُحْفَظُ فِي وُلْدِهِ»

سَرْعَانَ مَا أَحَدْتُمْ وَ عَجَلَانَ ذَا إِهَالَةٍ وَ لَكُمْ طَاقَةٌ بِمَا أَحَاوِلُ

وَ قُوَّةٌ عَلَيَّ مَا أَطْلُبُ وَ أَزَاوِلُ .

أَتَقُولُونَ: مَاتَ مُحَمَّدٌ ﷺ؟

فَخَطَبُ جَبَلِيلٍ اسْتَوْسَعَ وَهَيْهَ وَ اسْتَنْهَرَ فَتَقَهُ وَ انْفَتَقَ رَتَقَهُ،

أُظْلِمَتِ الْأَرْضُ لِغَيْبَتِهِ، وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ، وَانْتَشَرَتِ
 النُّجُومُ لِمُصِيبَتِهِ، وَآكَدَتِ الْأَمَالُ وَخَشَعَتِ الْجِبَالُ، وَأَضِيعَ
 الْحَرِيمُ وَأُزِيلَتِ الْحَرَمَةُ عِنْدَ مَمَاتِهِ. فُتِلِكَ وَاللَّهِ النَّازِلَةُ
 الْكُبْرَى وَالْمُصِيبَةُ الْعُظْمَى لَا مِثْلَهَا نَازِلَةٌ وَلَا بَائِقَةٌ عَاجِلَةٌ.
 أَعْلَنَ بِهَا كِتَابُ اللَّهِ جَلَّ ثَنَانُهُ فِي أُنْفُسِكُمْ وَفِي مُمَسَاكِمِمْ وَ
 مُصَبِّحِكُمْ، يَهْتَفُ فِي أُنْفُسِكُمْ هَتَافًا وَضُرَاحًا وَتِلَاوَةً وَالْحَنَانًا
 وَ لَقَبْلَهُ مَا حَلَّ بِأَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ حُكْمٌ فَضْلٌ وَقَضَاءٌ حَتْمٌ.
 ”وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ
 قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ
 اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ“

اے جواں مردو! اے ملت کے بازو! اے اسلام کے محافظو! یہ میرے
 حق میں تم لوگوں نے کیسی سستی و غفلت اختیار کر رکھی ہے؟ میرے حق
 طلب کرنے پر تمہارا یہ تعافل کیسا ہے؟ کیا میرے بابا اللہ کے رسول
 نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ: ہر شخص کی حرمت کا خیال و لحاظ اس کی اولاد
 کے بارے میں رکھنا ضروری ہے!

تم لوگ کتنی جلد ناپسند اعمال میں مبتلا ہو گئے اور اس کمزور و لاغر بکری
 نے کتنی جلد اپنی ناک کا پانی گرا دیا۔ ”کتنی جلد تم غافل بن گئے“ جبکہ
 اے گروہ انصار تم میرا حق دلوانے کی طاقت رکھتے ہو اور میری داد خواہی
 کیلئے کافی طاقت موجود ہے! کیا تم یہ کہتے ہو کہ محمد ﷺ مر گئے؟

یقیناً رسول ﷺ کی رحلت عظیم مصیبت ہے، اس مصیبت کا اثر محدود نہیں ہے۔ یہ غم دل کو برا کر زمین و آسمان پر چھا گیا۔ ان کے اٹھ جانے سے زمین بے نور ہوگئی، چاند و سورج کو گھن لگ گیا اور اس مصیبت سے ستارے بکھر گئے، امیدیں مایوسی میں بدل گئیں، پہاڑ زمین دوز ہو گئے اور رسول ﷺ کی اہلیت کی حرمت و عزت ضائع ہوگئی۔ اور وفات کے ساتھ ہی ان کا احترام ختم ہو گیا۔

اب اس مصیبت سے زیادہ کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔ اس کو تو کتاب خدا قرآن نے کہ جس کو اپنے گھروں میں محفل و مجلس میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھتے ہو، واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ مصیبت اس سے پہلے دوسرے پیغمبروں پر بھی پڑ چکی ہے۔ یہ تو خدا کا حتمی حکم ہے۔ فرماتا ہے:

”محمد ﷺ ایک پیغمبر ہیں ان سے پہلے بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم بچھلی حالت پر پلٹ جاؤ گے؟ جو پھر جائے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور خدا شکر کرنے والوں کو بہت جلد جزا دیتا ہے۔“ (۱۳)

(۱۳) مسلمانوں سے انصاف طلب کرنا:

أَيُّهَا بَنِي قَيْلَةَ! أَأَهَضُمُ تَرَاتِ أَبِي؟

وَأَنْتُمْ بِمَرَأِي مِنِّي وَمَسْمَعٍ وَمُنْتَدِي وَمَجْمَعٍ،

تَلْبَسُكُمْ الدَّعْوَةُ وَتَشْمَلُكُمْ الْخُبْرَةُ وَأَنْتُمْ ذُرُوعُ الْعَدَدِ وَالْعُدَّةُ

وَالْأَذَاةَ وَالْقُوَّةَ ، وَعِنْدَكُمْ السِّلَاحُ وَالْجُنَّةُ .
 تَوَافِيَكُمْ الدَّعْوَةَ فَلَا تُجِيبُونَ وَتَأْتِيَكُمْ الصَّرِيحَةَ فَلَا تُعِيثُونَ وَ
 أَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكَفَاحِ ، مَعْرُوفُونَ بِالْخَيْرِ وَالصَّلَاحِ ، وَ
 النُّخْبَةُ الَّتِي أُنتَخِبَتْ وَالْخَيْرَةُ الَّتِي أُخْتِيرَتْ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .
 قَاتَلْتُمُ الْعَرَبَ وَتَحَمَّلْتُمُ الْكَدَّ وَالتَّعَبَ وَ نَاطَحْتُمُ الْأَمَمَ وَ
 كَافَحْتُمُ الْبُهَمَ ، لَا نَبْرُحُ أَوْ تَبْرَحُونَ ، نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتِمِرُونَ .
 حَتَّى إِذَا دَارَتْ بِنَارِ حَى الْإِسْلَامِ وَدَرَّ حَلَبُ الْأَيَّامِ وَخَضَعَتْ
 نَعْرَةُ الشِّرْكِ وَ سَكَنْتْ فَوْرَةُ الْإِفْكِ وَ خَمِدَتْ نِيرَانُ الْكُفْرِ
 وَ هَدَأَتْ دَعْوَةُ الْهَرَجِ وَ اسْتَوْسَقَ نِظَامُ الدِّينِ .
 فَانِّي حِرْتُمْ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَ أَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْإِعْلَانِ وَ نَكَصْتُمْ بَعْدَ
 الْأَقْدَامِ وَ أَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْإِيمَانِ ؟
 ”أَلَا تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ هَمُّوا
 بِإِخْرَاجِ الرُّسُولِ وَ هُمْ بَدَعُواكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، اتَّخَشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ
 أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ .“

اے قبیلہ کے بیٹو! (۱۵)

کیا تمہیں یہ بات زیب دیتی ہے کہ مجھ سے میرے بابا کی میراث
 زبردستی چھینی جائے اور تم بیٹھے دیکھا کرو اور سنا کرو۔ حالانکہ تم میرے
 حالات سے بخوبی باخبر ہو اور تمہاری اچھی خاصی تعداد ہے۔ جنگی اسلحہ و

طاقت بھی تمہارے پاس ہے۔

میں تم کو اپنی مدد کیلئے بلاتی ہوں لیکن قبول نہیں کرتے۔ میرا نالہ و فریاد تمہارے کانوں تک پہنچتا ہے مگر تم میری مدد نہیں کرتے ہو حالانکہ تم شجاعت و مردانگی کیلئے مشہور ہو اور اپنی خیر و صلاح میں شہرت یافتہ ہو۔ تم تو وہ برگزیدہ ہو جن کا انتخاب ہوا ہے اور وہ چنیدہ ہو جن کو ہم اہلبیت کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ تم نے اپنی طبعی صلاحیت اور عقلمندی سے عرب اور بت پرستوں سے مقابلہ کیا۔ رنج و مشقت برداشت کی اور سرکش قوموں سے بچہ لیا اور بڑے بڑے پہلوانوں سے مقابلہ کیا۔

ہمیشہ ہی حکم دیتے تھے اور تم بجا لاتے تھے، یہاں تک کہ ہمارے ذریعے اسلام کی چکی چل گئی اور زمانے بھر میں خیر جاری ہو گیا۔ شرک و کفر کا زور ختم ہو گیا۔ لالچ و تہمت کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ کفر کی آگ بجھ گئی۔ فتنہ و خونریزی کی دعوت دینے والے چپ ہو گئے اور دین کا نظام درست ہو گیا۔ تو اب تم اعتراف و اقرار کے بعد کیوں حیران ہو رہے ہو؟ اپنے عقیدے کا اعلان کر کے اسے کیوں چھپا رہے ہو؟ اور ایمان لانے کے بعد کیوں شرک کر رہے ہو؟

”کیا تم لوگ اس گروہ سے جنگ نہیں کرو گے کہ جس نے عہد و پیمانہ کو توڑ دیا ہے؟ جو رسول ﷺ کو باہر نکالنا چاہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو تم سے پہلے بھی جنگ کر چکے ہیں۔ کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اگر ڈرنا ہی ہے تو خدا سے ڈرنا زیادہ بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔“ (۱۱)

(۱۵) لوگوں کی سستی کے اسباب :

أَلَا وَقَدْ أَرَىٰ أَنْ قَدْ أَخَلَدْتُمْ إِلَى الْخَفْضِ وَ أَبَعَدْتُمْ مَنْ هُوَ
أَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَالْقَبْضِ وَ خَلَوْتُمْ بِالِدَّعَةِ وَ نَجَوْتُمْ مِنَ الضِّيقِ
بِالسَّعَةِ فَمَجَّجْتُمْ مَا وَعَيْتُمْ وَ دَسَعْتُمْ أَلْدَى تَسَوَّعْتُمْ :
”فَإِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ.“
أَلَا وَقَدْ قُلْتُ مَا قُلْتُ عَلَىٰ مَعْرِفَةِ مِنِّي بِالْحَدِيثِ الَّتِي خَاصَرْتَكُمْ
وَ الْعُدْرَةَ الَّتِي اسْتَشَعَرْتَهَا قُلُوبُكُمْ .

وَ لَكِنَّهَا فَيْضَةُ النَّفْسِ وَ نَفْثَةُ الْعَيْطِ وَ خَوْرُ الْقَنَاةِ وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ
وَ تَقْدِيمَةُ الْحُجَّةِ . فَذُونُكُمْ مَوْهَا فَاحْتَقِبُوهَا ذَبْرَةَ الظَّهْرِ ، نَقَبَةَ
الْخُفِّ ، بَاقِيَةَ الْعَارِ ، مَوْسُومَةَ بَعْضِ الْجَبَّارِ وَ شَنَارِ الْأَبَدِ ،
مَوْصُولَةَ بِنَارِ اللَّهِ الْمُوقَدَةِ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْنِدَةِ ، فَبِعَيْنِ اللَّهِ
مَا تَفْعَلُونَ :

”وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ“ .

وَ أَنَا ابْنَةُ نَذِيرٍ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ .

”فَاعْمَلُوا إِنَّا عَامِلُونَ وَ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ“ .

فقال ابابكر سمعت رسول الله يقول :

”نحن معاشر الانبياء لا نورث درهما ولا ديناراً“ .

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ تم تن پرور ہو گئے ہو اور جو زمام اپنے ہاتھ میں لینے کا زیادہ حق دار تھا اس کو تم نے الگ کر دیا ہے اور آرام طلب ہو گئے ہو اور زندگی کی سختی سے نکل کر عیش کی وسعت میں پہنچ گئے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جو تم نے بچایا تھا اس کو گنوا دیا ہے اور جس کو نگل چکے تھے اس کو اگل دیا ہے تو جان لو کہ:

”اگر تم اور روئے زمین پر بسنے والے سبھی کافر ہو جائیں تو خدا سب

سے بے نیاز ہے۔“ (۱۷)

یہ بات یاد رہے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ پوری آگاہی و معرفت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میں تمہاری سستی، غفلت، بے وفائی اور خیانت سے واقف ہوں۔

لیکن کیا کروں یہ ایک دکھے ہوئے دل کا ولولہ ہے اور غیظ و غضب کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ جس کو میں برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے میں نے بیان کر دیا اور اس کی دلیل و حجت بھی تمہارے سامنے بیان کر دی ہے۔

پس خلافت کی زمام اچھی طرح پکڑ لو اور اسے جہاں چاہو لے جاؤ لیکن یہ بات یاد رکھو کہ خلافت کے اس اونٹ کی پشت زخمی ہے اور اس کا پیر لنگڑا ہے اور اس کا ننگ و عار باقی ہے اور غضب خدا کا نشان ہے۔ یہ ایک ابدی ذلت ہے۔ جو اس کو قبول کریگا وہ کل خدا کی روشن کی ہوئی اس آگ میں جائیگا جو دلوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس کو خدا دیکھ رہا ہے۔

”اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ

پلٹ رہے ہیں۔“ (۱۸)

لوگو! میں اس کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں درپیش عذاب سے ڈرایا۔
”جو تمہیں کرنا ہے کرو۔ ہم بھی اپنا کام دیکھتے ہیں۔ تم بھی انتظار کرو ہم

بھی انتظار کرتے ہیں۔“

ابوبکر نے کہا: میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں:

”ہم گروہ انبیاء درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔“

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

(۱۶) لوگوں کی قرآن سے روگروانی کے اسباب:

فَقَالَتْ علیہا السلام: سُبْحَانَ اللَّهِ إِمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْكِتَابِ

صَادِقًا وَلَا لِأَحْكَامِهِ مُخَالَفًا بَلْ كَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَهُ وَيَقْفُو سُورَهُ

أَفْتَجْمَعُونَ إِلَى الْغَدْرِ اعْتِلَالًا عَلَيْهِ بِالزُّورِ؟

وَهَذَا بَعْدَ وَفَاتِهِ شَبِيهٌ بِمَا بُعِيَ لَهُ مِنَ الْغَوَائِلِ فِي حَيَاتِهِ .

هَذَا كِتَابُ اللَّهِ حَكْمًا عَدْلًا وَنَاطِقًا فَضْلًا يَقُولُ:

”يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ“

”وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ“

فَتَبَيَّنَ عَزَّوَجَلَّ فِيمَا وَرَعَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَفْسَاطِ وَشَرَاعِ مَنَ

الْفَرَائِضِ وَالْمِيرَاثِ وَآبَاحِ مِنْ حَظِّ الدُّكْرَانِ وَالْإِنَاثِ مَا

أَزَاحَ عِلَّةَ الْمُبْطِلِينَ وَ أزالَ التَّنْظِي وَ الشُّبُهَاتِ فِي الغَابِرِينَ :
 ”كَلَّأَ بَلَّ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً ، فَصَبَّرَ جَمِيلاً ، وَ اللهُ
 المُسْتَعَانُ عَلَيَّ مَا تَصِفُونَ“ .

فَقَالَ أَبَا بَكْرٍ : النَّاسُ حَكَمَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ ، وَ إِنَّهُمْ بَايَعُونِي .
 سبحان اللہ ! مجھے اس تہمت پر تعجب ہے ، رسول ﷺ کتابِ خدا کے
 منحرف نہیں تھے اور نہ قرآن کے احکام کے مخالف تھے۔ بلکہ آپ ہمیشہ
 قرآن کی پیروی کرتے تھے اور اس کے سوروں کے موافق عمل کرتے
 تھے۔ کیا تم مکر و فریب پر اتحاد کر کے رسول ﷺ پر جھوٹ کا الزام
 لگانا چاہتے ہو؟

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تمہارا یہ کام انہیں فتنوں جیسا ہے جو
 تم نے ان کی حیات میں انہیں قتل کرنے کیلئے پیا کئے تھے۔ (تم یہ کہتے
 ہو کہ رسول ﷺ میراث نہیں چھوڑتے ہیں) تو اللہ کی کتاب میرے
 اور تمہارے درمیان عادل حاکم ہے جو حق و باطل کو جدا کرنے والی ہے ،
 یہ کہتی ہے :

حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے دعا کی :

”جو میری اور آلِ یعقوب کی میراث پائے۔“ (۱۹)

”اور سلیمان نے داؤد کی میراث پائی۔“ (۲۰)

سہام (میراث کے حصوں) کی تقسیم کو خدا نے واضح لفظوں میں بیان کر
 دیا ہے اور میراث میں سے ہر ایک کے حصہ کو معین کر دیا ہے اور میراث

میں لڑکے لڑکیوں کے حصے کی اس طرح وضاحت کی ہے کہ اہل باطل کے بہانوں کو نقش بر آب کر دیا اور اس سلسلہ میں قیامت تک کیلئے شک و تردید کے راستوں کو بند کر دیا ہے۔

”جو تم کہتے ہو یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بہانہ تراش لیا ہے، پس صبر ہی بہتر ہے۔ جو تم کہتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔“ (۲۱)

ابوبکر نے لوگوں کو خاموش کرنے کیلئے کہا:

اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عوام ہے جس نے میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کیا ہے اور میری بیعت کی ہے۔

ابوبکر کی توہم فریبی کے بعد فاطمہ علیہا السلام نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۱۷) باطل کی طرف تمائل کے اسباب:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! الْمُسْرِعَةَ إِلَى قَبْلِ الْبَاطِلِ الْمُغْضِيَةَ عَلَى الْفِعْلِ
الْقَبِيحِ الْخَاسِرِ.

”اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِ اَقْفَالِهَا“

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَا اَسَاتَمْتُمْ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَاخَذَ
بِسَمْعِكُمْ وَ اَبْصَارِكُمْ وَ لَبِئْسَ مَا تَاوَلْتُمْ وَ سَاءَ مَا بِهِ اَشْرْتُمْ وَ
شَرًّا مِمَّا مِنْهُ اَعْتَضْتُمْ .

لَتَجِدَنَّ وَاَللّٰهَ مَحْمِلَهُ ثَقِيْلًا وَ غَبِيْهًا اِذَا كُشِفَ لَكُمْ الْغِطَاءُ

وَبَانَ مَا وَرَآئَهُ الضَّرَاءُ وَبَدَا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا
تَحْتَسِبُونَ .

”وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ .“

اے لوگو! تم نے بیہودہ اور فضول باتوں کو سننے میں بہت جلدی کی ہے
اور نقصان دہ برے فعل سے چشم پوشی کر لی ہے۔

کیا تم قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ یا تمہارے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے؟
نہیں بلکہ تمہارے دلوں پر تمہاری بد اعمالیوں کا زنگ لگ گیا ہے جس
نے تمہارے کان اور آنکھوں کو بے کار کر دیا ہے۔ تم نے قرآن کی
آیتوں کی بہت بری تاویل کی ہے۔ بہت برا راستہ اختیار کیا ہے اور
بہت غلط کام انجام دیا ہے۔

خدا کی قسم! اس بوجھ کو اٹھانا تمہارے لئے دشوار اور اس کا انجام وبال
جان ہے۔ جس دن تمہارے سامنے پردے ہٹا دئے جائیں گے، ان
کے ہٹتے ہی نقصان آشکار ہو جائے گا۔ جس چیز کا تم نے ابھی حساب
نہیں کیا ہے وہ تم پر روشن ہو جائے گی۔

”اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اہل باطل ہی خسارے میں ہیں۔“ (۲۲)

مگر اس وقت کچھ نہیں کیا جاسکے گا۔ (۲۳)

دوسرا خطبہ:

(مہاجرین و انصار کی عورتوں میں)

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام شدید بیمار تھیں۔ مہاجرین و انصار کی عورتیں آپ کی عیادت کیلئے آئیں اور عرض کرنے لگیں:

اے بنت رسول! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ کیسی طبیعت ہے؟ مرض کا علاج کر رہی ہیں؟

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے خدا کی حمد اور اپنے والد ﷺ پر درود بھیجنے کے

بعد فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 58 ﴾

(۱) لوگوں کی پچھلی حالت پر پلٹ جانے کی مذمت:

قَالَتْ ﷺ: أَصَبَحْتُ وَاللَّهِ عَائِفَةً لِدُنْيَا كُنْ، قَالِيَةَ لِرِجَالِكُنْ،

لَفَظْتُهُمْ بَعْدَ أَنْ عَجَمْتُهُمْ وَشَنَنْتُهُمْ بَعْدَ أَنْ سَبَرْتُهُمْ.

فَقُبْحًا لِفُلُؤْلِ الْحَدِّ وَاللُّعْبِ بَعْدَ الْجِدِّ وَقَرَعِ الصَّفَاةِ وَ

صَدَعِ الْقَنَاةِ وَخَطَلِ الْآرَاءِ وَزَلَلِ الْأَهْوَاءِ:

”وَبِنْسَ مَا قَدَمْتُ لَهُمْ أَنْفُسَهُمْ أَنْ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ“

لَا جَرَمَ لَقَدْ قَلَّدْتُهُمْ رَبَّقْتَهَا وَ حَمَلْتُهُمْ أَوْقَتَهَا وَ سَنَنْتَ عَلَيْهِمْ
عَازَاتِهَا ، فَجَدَعَا وَ عَقَرَا وَ بُعِدَا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .

خدا کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا سے کوئی
شغف نہیں ہے اور میں تمہارے مردوں سے بیزار ہوں۔ میں نے ان
کے ظاہر و باطن کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اب تو میں ان کے نام بھی
زبان پر نہیں لانا چاہتی، میں ان کے کروت سے خوش نہیں ہوں۔
تلواروں کی کندی کتنی بری چیز ہے۔

کوشش و جانفشانی کے بعد تمہارے مردوں کا ست ہو جانا کتنی بری بات
ہے! نوکیلے پتھر سے سر ٹکرانا اچھی بات نہیں ہے اور نیزوں کی کچی کو ختم
کر دینا اور فکر و خیال کا فاسد و خراب ہو جانا کتنی بری بات ہے!
”انہوں نے اپنے نفسوں کیلئے پہلے سے جو سامان فراہم کیا ہے وہ بہت
بر سامان ہے اس سے خدا ان سے ناراض ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں
رہیں گے۔“ (۲۳)

بیشک ان پر خدا کے عہد و پیمان کی جو ذمہ داری ہے وہ ان کی گردن کو
توڑ ڈالے گی۔ میں نے ذمہ داری انہیں پر ڈال دی ہے اور ان پر
عدالت کشی کی ذلت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ لعنت ہو خدا کی ان مکار
لوگوں پر۔

(۲) حضرت علیؑ کی مظلومیت کے اسباب :

وَبِحَتْمِمْ أَنَّى زَعَزَعَوْهَا عَنْ رِوَاسِي الرِّسَالَةِ وَ قَوَاعِدِ النُّبُوَّةِ
وَالدَّلَالَةِ وَ مَهِيْطِ الرُّوْحِ الأَمِيْنِ وَ الطَّبِيْنِ بِأُمُوْرِ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ؟
أَلَا ذَلِكْ هُوَ النُّحْسْرَانُ الْمُمِيْنُ!
وَ مَا الَّذِي نَقَمُوا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ؟
نَقَمُوا مِنْهُ وَ اللّٰهَ نَكِيْرَ سَيْفِهِ وَ قَلَّةَ مَبَالِغِهِ لِحَتْفِهِ وَ شِدَّةَ وَطْأَتِهِ وَ
نَكَالَ وَ قَعْبَتِهِ وَ تَنْمِرَهُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ.

دائے ہو ان پر انہوں نے رسالت کی میٹھوں کو، نبوت کے پایوں کو اور
روح الامین کے محل نزول کو تزلزل کر دیا اور حق کو علیؑ کے دست
مبارک سے لے لیا جو کہ دین و دنیا کے امور کو اچھی طرح جانتے ہیں۔
جان لو کہ یہ کھلا ہوا نقصان ہے۔

یہ ابوالحسنؑ سے کیوں کینہ و دشمنی رکھتے ہیں؟ کس بات کا انتقام لے
رہے ہیں؟

چونکہ ان لوگوں نے تیغ علیؑ کی دھار کا مزہ چکھا ہے اور ان کی
ثابت قدمی کو دیکھا ہے کہ انہیں موت کی پروا نہیں ہے۔ ان لوگوں نے
اچھی طرح دیکھا ہے کہ وہ ان پر کس طرح حملہ کرتے ہیں اور خدا کے
دشمنوں سے ساز باز نہیں کرتے ہیں اور ان پر عقاب کرتے ہیں۔
علیؑ ان سے صرف خدا کی خوشنودی کیلئے ناراض تھے۔

(۳) حضرت علیؑ کی حکومت کی خصوصیات :

وَتَاوَلَهُ لَوْمَالُؤَاءِ عَنِ الْمَحْجَةِ اللَّائِحَةِ وَتَكَافَأُوا عَنْ زِمَامِ نَبَدِهِ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ وَزَالُوا عَنْ قَبُولِ الْحُجَّةِ الْوَاضِحَةِ ، لَرَدَّهُمْ
إِلَيْهَا وَحَمَلَهُمْ عَلَيْهَا وَلَسَارَ بِهِمْ سِيرًا سُجْحًا ،
لَا يَكْلُمُ خِشَاشَهُ وَلَا يَكُلُّ سَائِرَةَ وَلَا يَمَلُّ رَاكِبَهُ ،
وَلَا أوردَهُمْ مِنْهَلًا نَمِيرًا صَافِيًا رَوِيًّا ، تَطْفُحُ صَفْتَاؤُهُ وَلَا يَتَرَنَّقُ
جَانِبَاهُ ، وَلَا أُصْدِرُهُمْ بَطَانًا ، وَنَصَحَ لَهُمْ سِرًّا وَأَعْلَانًا ،
وَلَمْ يَكُنْ يَحْلِي مِنَ الْغِنَى بَطَائِلَ وَلَا يَحْطِي مِنَ الدُّنْيَا بِنَائِلَ
غَيْرَ رِي النَّاهِلِ وَشَبَعَةَ الْكَافِلِ ، وَلَبَانَ لَهُمُ الزَّاهِدُ مِنَ
الرَّغِبِ وَالصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ :

”وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“
”وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتٌ مَا كَسَبُوا وَمَا
هُمْ بِمُعْجِزِينَ“

خدا کی قسم! اگر یہ لوگ روشن حجت سے روگردانی نہ کرتے اور جو کام
رسول ﷺ نے علیؑ کے سپرد کیا تھا اسے انہیں کے دست اختیار
میں رہنے دیتے تو علیؑ انہیں آسانی سے راہِ راست پر لگا دیتے اور
ہر حقدار کو اس کا حق دیتے۔ کسی کا نقصان نہ ہوتا۔ ہر ایک اپنے بوائے

ہوئے کا پھل چنتا۔ اور اس اونٹ کو منزل مقصود تک پہنچا دیتے اور اس کے سفر سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ ان کے عدل کے صاف و شفاف گھاٹ پر پہنچاتے، اس گھاٹ پر کہ جس کا صاف و شفاف پانی ہر طرف موجزن ہوتا۔ اس طرح وہ کبھی مکڈر و گدلا نہ ہوتا اور مسلمان اس سے اس طرح سیراب ہوتے کہ پھر ان کو تشنگی محسوس نہ ہوتی۔

علیؑ ہمیشہ کھلم کھلا اور خفیہ طریقہ سے لوگوں کا بھلا چاہتے تھے۔ اگر خلافت ان کے ہاتھ میں آجاتی تو وہ بیت المال سے اپنے درپجوں کو نہ بھرتے اور مال دنیا سے بقدر ضرورت ہی لیتے۔ اس پانی کی مقدار کے برابر کہ جس سے پیاس بجھ جائے۔ اور اتنے کھانے کے برابر کہ جس سے بھوک ختم ہو جائے۔

اس وقت یہ معلوم ہو جاتا کہ زاہد کون ہے اور دنیا کا حریص کون ہے؟ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

”اگر یہ بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے، اور حق کو امام حقیقی کے سپرد کر دیتے، تو ان پر زمین و آسمان کی رحمتوں کے دروازے کھل جاتے لیکن انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا تو ہم نے بھی ان کے کرتوت کی بنا پر ان کو دھر لیا۔“ (۲۵)

”اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے عنقریب انہیں ان کے کئے کی سزا ملے گی اور یہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔“ (۲۶)

(۴) مہاجرین و انصار کی کجروی :

أَلَا هَلُمَّ فَاسْتَمِعْ وَمَا عَشْتِ أَرَاكَ الدَّهْرُ عَجَبًا
 ”وَإِنْ تَعَجَبَ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ“

کیتِ شعریٰ الیٰ ای سنادِ استندوا؟ و علیٰ ای عمادِ اعتمدوا؟
 و بایٰ غرورہ تمسکوا؟ و علیٰ ایہ ذریئہ اقدموا و اختنکوا؟
 لبس المولیٰ و لبس العشیر، ”و بس للظالمین بدلاً“
 استبدلوا والله الدنابی بالقوادیم و العجز بالکاهل، فرغماً
 لمعاطس قوم،
 یحسبون انهم یحسنون صنعا:
 ”أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ“

و یحہم :

”أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ
 يَهْدِي فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ؟“

آؤ اور سنو! اگر تم زندہ رہو گے تو زمانہ تمہیں کچھ اور عجیب و غریب
 چیزیں دکھائے گا،

”اگر تمہیں تعجب ہوتا ہے تو ان لوگوں کی ہر بات تعجب انگیز ہے۔“ (۲۷)

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تمہارے مردوں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ کاش
 میری سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ ان لوگوں نے کس چیز پر بھروسہ کیا ہے؟

انہوں نے کس استوار ستون کا انتخاب کیا ہے؟ اور کس رسی کو پکڑ لیا ہے اور کس خاندان کی طرف دوڑے ہیں اور غلبہ پالیا ہے؟ تعجب ہے۔ انہوں نے جھوٹے دوستوں اور نا اہل سرپرستوں کا انتخاب کیا ہے۔

”اور ظالموں کا بہت برا بدلہ ہے۔“ (۲۸)

ان لوگوں نے سر کو چھوڑ کر دم کو پکڑ لیا ہے۔ جاہل کے پیچھے لگ گئے اور عالم کو چھوڑ دیا ہے۔ لعنت ہو ان لوگوں پر جو غلط کام کرتے ہیں اور بزمِ خود یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کرنے والے ہیں۔

”جان لو کہ یہ لوگ فاسد و خراب ہیں۔ لیکن اپنے فساد و خرابی کو جانتے نہیں ہیں۔“ (۲۹)

وائے ہو ان پر!

”جو اشخاص لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلا تے ہیں، وہ پیروی کے زیادہ حق دار ہیں یا جو خود ہی گمراہ ہیں وہ پیروی کے زیادہ حق دار ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسا فیصلہ کر رہے ہو؟“ (۳۰)

(۵) خونی مستقبل سے ہوشیار:

أَمَّا لَعْمَرِي لَقَدْ لَفَحْتُ فَنظَرَةً رَيْثَمَا تُنْتَجِ ثُمَّ احْتَلَبُوا مِلَّةَ
الْقَعْبِ دَمًا عَيْبُطًا وَ دُعَا فَا مُبِيدًا .
هَذَا لَكَ يَنْحَسِرُ الْمُبْطِلُونَ وَيَعْرِفُ التَّالُونَ غَيْبَ مَا أَسَسَ الْأَوَّلُونَ .
ثُمَّ طَيَّبُوا عَنْ دُنْيَاكُمْ أَنْفُسًا وَأَطْمَأَنَّنُوا لِلْفِتْنَةِ جَاشَأً ، وَ أَبْشَرُوا

بِسَيْفِ صَارِمٍ وَسَطْوَةِ مُعْتَدِ غَاشِمٍ وَهَرَجِ شَامِلٍ وَاسْتِبْدَادِ مِنَ
الظَّالِمِينَ . يَدْعُ فَيْتَنَكُمْ زَهِيداً وَجَمْعَكُمْ حَصِيداً ، فَيَا حَسْرَةً
لَكُمْ وَآئِي بِكُمْ وَقَدْ :

”عُمِيَّتْ عَلَيْكُمْ أَنْزَلِمْكُمْ مَوْهَا وَ أَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ .“

قسم اپنی جان کی ! فساد کا بیج پڑ گیا ہے۔ انتظار کرو کہ کب یہ مرض
اسلامی معاشرے کو فنا کرے گا۔ پھر تم اونٹ کے تھنوں سے بجائے
دودھ کے خون ، زہر دو ہو گے جو بہت جلدی مار ڈالنے والا ہے۔ اس
وقت اہل باطل خسارے میں ہوں گے۔

مسلمانوں کو آئندہ معلوم ہوگا کہ صدرِ اسلام کے مسلمانوں کے کروت
کا کیا انجام ہوا؟ اب تم اپنے دلوں کو فتنوں کے ابھرنے سے مطمئن کرلو۔
تمہیں کبھی ہوئی تلواروں اور پے درپے حملوں ، مسلمانوں کی جمعیت کی
پریشانی اور ظالموں کے استبداد کی بشارت دیتی ہوں۔ وہ تمہیں تمہارے
حقوق بہت کم دیں گے۔ اور غنیمت سے ناچیز دیں گے۔ اپنی تلواروں
سے وہ تمہارے مجمع کو پراگندہ کر دیں گے۔

افسوس ہے تمہارے حال پر کہ تمہارے کام کا کیا انجام ہوگا؟

”افسوس ہے کہ تم دیکھنے والی آنکھ نہیں رکھتے۔ کیا ہم تم سے اس کام کو
زبردستی انجام دلا سکتے ہیں کہ جس کو تم پسند نہیں کرتے ہو۔“ (۲۱) (۲۲)

تیسرا خطبہ

(جو عام لوگوں کے درمیان دیا گیا)

جب حقیقہ کے سیاستداروں نے حضرت علیؑ کے خانہ مبارک پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا لیا اور فریب خوردہ لوگوں نے حضرت علیؑ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو بنت رسول دروازہ کے پیچھے آئیں اور عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 59 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةُ: لَا عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ حَضَرُوا أَسْوَأَ مَحْضَرٍ مِنْكُمْ، تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِينَا وَقَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ، لَمْ تَسْتَأْمِرُونَا وَ لَمْ تَرُدُّوْا لَنَا حَقًّا كَانَكُمْ لَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، وَاللَّهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ عَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ الْوَلَاءَ لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذَلِكَ مِنْهَا الرَّجَاءَ، وَ لَكِنَّكُمْ قَطَعْتُمْ الْأَسْبَابَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ، وَاللَّهُ حَسِيبٌ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. میں نے تم جیسی عہد شکن اور بدسلوک قوم نہیں دیکھی۔ رسول ﷺ کے جنازے کو ہمارے اوپر چھوڑ کر چلے گئے اور اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔ علیؑ اور ہم اہلبیت کی امامت و ولایت کا انکار کر دیا اور ہمارے مسلم حق کو واپس نہ پلٹایا۔ گویا رسول ﷺ کے اس قول سے واقف ہی نہ ہوں جو آپ نے روز غدیر فرمایا تھا۔

خدا کی قسم! اس دن رسول ﷺ نے علیؑ کی امامت و خلافت کا اعلان کیا تھا اور اس لئے تم لوگوں سے بیعت لے لی تھی تاکہ جاہ و منصب کے بھوکے لوگوں کی امید کو قطع کر دیں۔ لیکن تم نے اس روحانی رشتہ کو توڑ دیا جو تمہارے اور رسول ﷺ کے درمیان استوار تھا۔ جان لو کہ ہمارا اور تمہارا فیصلہ دنیا و آخرت میں خدا ہی کرے گا۔^(۳۳)

چوتھا خطبہ:

(پیمان شکن لوگوں کی سرزنش)

عہد توڑنے والے اور خاموش تماشائی بیٹھے رہنے والوں کو سرزنش کرتے

ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 60 ﴾

قَالَتْ ﷺ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! الْمُسْرِعَةِ إِلَى الْقَبْلِ الْبَاطِلِ،

الْمُغْضِيَةِ عَلَى الْفِعْلِ الْقَبِيحِ الْخَاسِرِ

”أَفَلَا يَتَذَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَقْفَالِهَا“.

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَا آسَأْتُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَأَخَذَ

بِسَمْعِكُمْ وَ أَبْصَارِكُمْ وَ لَبِئْسَ مَا تَأْوَلْتُمْ وَ سَاءَ مَا بِهِ أَشْرْتُمْ وَ

شَرًّا مَا مِنْهُ اغْتَصَبْتُمْ .

لَتَجِدَنَّ وَاللَّهِ مَحْمَلَةً ثَقِيلًا وَ غَبَةً وَبِيلاً إِذَا كُشِفَ لَكُمْ الْغِطَاءُ

وَبَانَ مَا وَرَاءَ الضَّرَاءِ وَبَدَا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا
تَحْتَسِبُونَ: ”وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ“
اے لوگو! (۳۳)

جو باطل کی طرف دوڑ پڑے ہو اور ان لوگوں کے نقصان وہ اور برے
اعمال سے آنکھیں موند بیٹھے ہو،

”کیا یہ لوگ قرآن کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتے ہیں یا ان کے
دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں کہ حق بات کو نہیں سنتے ہیں۔“ (۳۵)

بلکہ تمہاری بد اعمالیوں نے تمہارے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور
تمہارے کان اور آنکھوں کو بے کار بنا دیا ہے۔ تم نے دین کی کتنی غلط
تاویل کی ہے۔ اور کتنا برا نظریہ پیش کیا ہے کہ حق والوں سے حق چھین
کر، نا اہلوں کو دے دیا ہے۔ تم نے یہ کتنا برا معاملہ کیا ہے کہ دنیا کو
خرید کر آخرت کو فروخت کر دیا۔

خدا کی قسم! تم نے جو یہ ظلم و عصیان کیا ہے اس کا بار تم بہت
بھاری پاؤ گے اور اس کا انجام بہت سخت ہوگا۔ جس دن تمہارے کاموں
سے پردہ ہٹایا جائے گا اور وہ کیفر و پاداش ظاہر و آشکار ہو جائے گی جو
تمہارے انتظار میں ہے اور جو عذاب خدا نے تمہارے لئے فراہم کر رکھا
ہے، اس کا تمہیں گمان بھی نہیں ہے۔ وہ تم پر نمایاں ہو جائے گا۔
”اس دن اہل باطل گھانا و نقصان اٹھائیں گے۔“ (۳۶)

پانچواں خطبہ:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
 دفاع، حدیث نمبر: 64۔

۳۳۰ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا ایثار

(۱) فاطمہ علیہا السلام کی مہمان نوازی:

مدینہ کی مسجد میں ایک بھوکا کھڑا ہوا اور کہنے لگا:
 مسلمانو! میں بھوک سے عاجز آ گیا ہوں، مجھے کھانا کھلا دو۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس شخص کو آج کی رات مہمان کون رکھے گا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں رکھوں گا!

تھوڑی دیر بعد علی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے اور فاطمہ زہرا علیہا السلام سے

دریافت کیا:

کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ میں ایک بھوکے مہمان کو لایا ہوں۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 61 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوَّةُ الصَّبِيَّةِ وَ لَكِنَّا نُؤْتِرُ بِهِ ضَيْفَنَا .
 ہمارے گھر میں کھانا نہیں ہے صرف بچوں کا کھانا ہے۔ آج کی رات ہم
 بھوکے رہیں گے اور یہ کھانا مہمان کو کھلا دیں گے۔ (۳۷)

(۲) ایثارِ فاطمہ علیہا السلام:

عرب ، جو کچھ دن پہلے مسلمان ہوا تھا ، مدینہ کی مسجد کے دروازے پر کھڑا
 ہوا اور لوگوں سے مدد مانگنے لگا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا ،
 مسلمان فارسی اس کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوئے لیکن انہیں کہیں سے
 کچھ نہ ملا۔ مایوس ہو کر مسجد کی طرف لوٹنے لگے۔ راستہ میں فاطمہ علیہا السلام کے
 دروازے پر نگاہ پڑی۔ انہوں نے اپنے دل میں سوچا:
 فاطمہ علیہا السلام کیلئے و احسان کا مرکز ہیں۔

ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس حاجت مند عرب کی داستان سنائی۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 62 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا سَلْمَانُ! وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ نَبِيًّا، إِنْ لَنَا
 ثَلَاثًا مَا طَعِمْنَا وَ أَنْ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ قَدْ اضْطَرَبَا عَلَيَّ مِنْ
 شِدَّةِ الْجُوعِ، ثُمَّ رَفَدَا كَأَنَّهُمَا فَرَّخَانٍ مَنُوتَوَانِ، وَ لَكِن لَأُرَدُّ

الْخَيْرِ إِذَا نَزَلَ الْخَيْرُ بِبَابِي .

اے سلمان! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کیلئے منتخب کیا، ہم نے تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے اور میرے بچے حسن و حسین علیہما السلام بھوک سے بے قرار تھے ابھی تھک کر سوئے ہیں۔ لیکن چونکہ تم نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اس لئے میں نیکی کے سوال کو رو نہیں کر دوں گی۔ پھر آپ نے اپنی چادر سلمانؓ کو دی کہ اس کو شمعون یہودی کے یہاں گروی رکھ کر اس سے کچھ خرما اور جو لے لو۔

سلمان کہتے ہیں کہ میں خرما اور جو لیکر سیدہ کے گھر آیا اور عرض کی: بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اس میں سے کچھ خرما دو جو اپنے بچوں کیلئے لے لیجئے۔

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 63 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا سَلْمَانَ اهَذَا شَيْءٌ أَمْضَيْنَاهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَسْنَا نَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئاً .

اے سلمان! یہ کام ہم نے صرف اللہ عزوجل کی رضا کیلئے کیا ہے۔ ہم اس میں سے ہرگز کوئی چیز نہیں لیں گے۔ (۳۸)

حوالہ جات

- (۱) ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۰۵
- (۲) آیت: ۱۰۲، آل عمران
- (۳) آیت: ۲۸، سورۃ فاطر
- (۴) آیت: ۱۲۹، سورۃ توبہ
- (۵) آیت: ۳۹، سورۃ توبہ
- (۶) آیت: ۸۵، سورۃ آل عمران
- (۷) آیت: ۵۰، سورۃ مائدہ
- (۸) آیت: ۱۶، سورۃ نمل
- (۹) آیت: ۶، سورۃ مریم
- (۱۰) آیت: ۷۵، سورۃ انفال
- (۱۱) آیت: ۱۱، سورۃ نساء
- (۱۲) آیت: ۱۸۰، سورۃ بقرہ
- (۱۳) آیت: ۶۷، سورۃ انعام
- (۱۴) آیت: ۱۳۳، سورۃ آل عمران
- (۱۵) قبیلہ اوس و خزرج کی دادی تھی۔
- (۱۶) آیت: ۱۳، سورۃ توبہ
- (۱۷) آیت: ۸، سورۃ ابراہیم
- (۱۸) آیت: ۲۲۷، سورۃ الشعراء

- (۱۹) آیت: ۶، سورہ مریم
- (۲۰) آیت: ۱۶، سورہ نمل
- (۲۱) آیت: ۱۸، سورہ یوسف
- (۲۲) آیت: ۷۸، سورہ غافر
- (۲۳) معانی الاخبار، ص: ۳۵۴؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۰؛ بخاری، ج: ۲۳، ص: ۱۵۸
- (۲۴) آیت: ۸۰، سورہ مائدہ
- (۲۵) آیت: ۹۶، سورہ اعراف
- (۲۶) آیت: ۵۱، سورہ زمر
- (۲۷) آیت: ۵، سورہ زمر
- (۲۸) آیت: ۵۰، سورہ انف
- (۲۹) آیت: ۱۲، سورہ بقرہ؛ آیت: ۱۰۳، سورہ کیف
- (۳۰) آیت: ۳۵، سورہ یونس
- (۳۱) آیت: ۲۸، سورہ ہود
- (۳۲) معانی الاخبار، احتجاج، ج: ۱، ص: ۱۰۸؛ امالی، ج: ۱، ص: ۳۸۴
- (۳۳) الامتد و السیاسة، ج: ۱، ص: ۱۲؛ احتجاج، ص: ۵۱/۸۰؛ بخاری، ج: ۲۸، ص: ۲۰۵
- (۳۴) آیت: ۲۳، سورہ محمد
- (۳۵) آیت: ۷۸، سورہ غافر
- (۳۶) احتجاج، طبرسی، ص: ۱۰۶؛ معالم، ج: ۱۱، ص: ۴۷۶
- (۳۷) تفسیر برہان، ج: ۳، ص: ۳۱۷؛ امالی، طوسی، ج: ۱، ص: ۱۹۰؛ بخاری، ج: ۳۶، ص: ۵۹
- (۳۸) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۲۱؛ بخاری، ج: ۳۳، ص: ۷۳؛ معالم، ج: ۱۱، ص: ۱۶۸

(د)

■ لوگوں کو انقلاب کی دعوت -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ سیاسی مبارزات ،

❧ سیاسی وصیتیں ،

❧ دفاع -

❧ ۱ ❧ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور دفاع و جنگ -

❧ ۲ ❧ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعائیں -

❧ ۳ ❧ دنیا اور دنیوی رحمان -

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور دفاع و جنگ

(۱) حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر گستاخانہ حملے کے وقت دفاع: سقیفہ کی کارروائی اور ابو بکر کی بیعت سے بعض لوگوں کی پہلو تہی کرنے کے بعد اہل سقیفہ نے مخالفوں کے مرکز کو چیلنج کرنے کیلئے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ کر دیا۔ عمر اور قنفذ نے یہ دھمکی دی کہ اگر علی علیہ السلام ابو بکر کی بیعت کرنے کیلئے گھر سے نکل کر مسجد میں نہیں آئیں گے تو ہم گھر کو آگ لگا دیں گے۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے امام علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے حملہ آوروں سے کہا:

﴿ حدیث نمبر: 64 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكذِبُونَ! مَاذَا تَقُولُونَ؟ وَ أَى شَيْءٍ تُرِيدُونَ؟

يَا عُمَرُ! أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ تَدْخُلُ عَلَيَّ بَيْتِي؟ أَبِحِزْبِكَ الشَّيْطَانِ تُخَوِّفُنِي؟ وَ كَانَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ضَعِيفًا.

وَيَحْكُ! مَا هَلِيهِ الْجُرْأَةُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ؟ تُرِيدُ أَنْ تَقْطَعَ نَسْلَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ تَفْنِيَهُ وَ تَطْفِئَ نُورَ اللَّهِ؟ "وَاللَّهِ مُتِمُّ نُورِهِ"، وَ انْتِهَارُهُ لَهَا.

طَفِيَانِكَ يَا عُمَرُ أَخْرَجْنِي، وَ الزَّمَكِ الْحُجَّةَ وَ كُلِّ ضَالٍّ غَوِيٍّ.

أَمَّا وَاللَّهِ يَا بْنَ الْخَطَابِ لَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا
ذَنْبَ لَهُ لَعَلَّمْتُ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ
يَا أَبْتَاهُ أَيَا رَسُولَ اللَّهِ! هَكَذَا كَانَ يُفْعَلُ بِحَبِيبَتِكَ وَابْنَتِكَ؟
آه أَيَا فِضَّةَ إِلَيْكَ فَخُذْنِي فَقَدْ وَاللَّهِ قُتِلَ مَا فِي أَحْسَائِي
مِنْ حَمَلٍ.

اے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے جھولے لوگو! تم کیا کہہ رہے ہو اور کیا
چاہتے ہو؟

اے عمر! کیا تمہیں خوفِ خدا نہیں ہے؟ اس طرح تم میرے گھر میں
داخل ہونا چاہتے ہو، کیا تم ایسے گروہ کے ذریعہ جو کہ شیطان کا گروہ
ہے مجھے ڈرانا چاہتے ہو۔ حالانکہ شیطان کا گروہ کمزور ہے۔

وائے ہو تم پر! یہ تم خدا اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں کیا
گستاخی اور جسارت کر رہے ہو۔ کیا تم دنیا سے نسلِ رسول ﷺ کو ختم
کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم نورِ خدا کو بچھانا چاہتے ہو۔ تو جان لو کہ:

”خدا اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا“ (۱)

اور اس کو ہمیشہ محفوظ رکھے گا۔

اے عمر! تیری سرکشی نے مجھے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے چنانچہ تجھ
اور دوسرے گمراہوں پر حجت کو تمام کر دیا ہے۔ خطاب کے بیٹے! خدا
کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ بے گناہ معصیت میں مبتلا ہوں۔
اس لئے بد دعا سے چشم پوشی کرتی ہوں اور یہ بات میرے پیشِ نظر نہ

ہوتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ میری لعنت و بددعا کتنی جلد اثر کرتی ہے۔
 (جب آپ کے پہلو پر دروازہ گرا دیا گیا اور محسن شہید ہو گئے تو فریاد کی):
 اے بابا! اے اللہ کے رسول ﷺ! دیکھئے آپ کی چہیتی بیٹی کے
 ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے!
 آہ! اے فضا، آؤ مجھے سہارا دو۔ خدا کی قسم میرے شکم میں میرا بچہ شہید
 ہو گیا ^(۲)۔

(۲) حضرت علی ؓ کے گھر پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ:

الف: سازشوں کو بے نقاب کرنا

عمر نے ایک گروہ کے ساتھ حضرت علی ؓ کے گھر پر حملہ کیا اور مسلسل
 دھمکیوں کے باوجود علی ؓ کا دروازہ کھلوانے میں کامیاب نہ ہوئے تو لکڑیاں
 لائی گئیں اور گھر کے دروازے کو آگ لگا دی گئی۔ حضرت زہرا ؓ حریمِ امامت و
 ولایت کے دفاع کیلئے دھوئیں اور شعلوں کے پاس گئیں اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 65 ﴾

قَالَتْ ؓ: يَا بَنِي الْخَطَابِ! اَتُرَاكَ مَحْرَقًا عَلَيَّ يَا بَنِي؟ اَجِئْتَ

لِتُحْرِقَ دَارَنَا؟ اَتُحْرِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي؟

خطاب کے بیٹے! کیا میں تمہیں اپنے گھر میں آگ لگاتے ہوئے دیکھ
 رہی ہوں؟! کیا تم میرے گھر کو آگ لگانے کیلئے آئے ہو؟ کیا تم

علی ؓ اور میرے بچوں کو جلا دو گے؟

جواب ملا :

خدا کی قسم ! یا میں تمہیں ابو بکر کی بیعت کیلئے گھر سے باہر نکال لوں گا یا تم سب کو گھر سمیت جلا دوں گا۔
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

يَا عُمَرُ! أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ تَدْخُلُ عَلَيَّ بَيْتِي؟

اے عمر! کیا تمہیں ذرا بھی خوف خدا نہیں ہے۔ اس طرح تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو؟

ب: بابا سے لگے

اس وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے بابا کی قبر کی طرف رخ کیا اور فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 66 ﴾

يَا أَبَتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا لَقِينَا بَعْدَكَ مِنْ ابْنِ الْخَطَّابِ
وَابْنِ أَبِي قُحَافَةَ!

يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَسْرَعَ مَا أَغْرَثْتُمْ عَلَيَّ أَهْلِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟
وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَ عُمَرَ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ؟

اے بابا! اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے بعد ابن خطاب اور ابی قحافہ کے بیٹے سے کیا جفا دیکھ رہے ہیں!

اے ابو بکر! تم نے اتنی جلد رسول ﷺ کے اہل بیت سے اپنی دشمنی کو ظاہر کر دیا ہے! خدا کی قسم! میں عمر سے کبھی گفتگو نہیں کروں گی یہاں تک

کہ خدا سے ملاقات کر لوں۔^(۳)

رج: حملہ کرنے والوں کی مذمت

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حملہ کرنے والوں نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر یورش کی تاکہ دروازے کو آگ لگا کر گھر میں داخل ہو جائیں تو فاطمہ زہرا علیہا السلام دروازے کے پیچھے آئیں اور حملہ کرنے والوں کے سرغزہ عمر کو مخاطب کر کے کہا:

﴿حدیث نمبر: 67﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَيَحْكُ يَا عَمْرُ مَا هَذِهِ الْجُرْأَةُ عَلَيَّ اللَّهُ وَعَلَى رَسُولِهِ؟ تُرِيدُ أَنْ تَقْطَعَ نَسْلَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَتُفْنِيَهُ؟ وَتُطْفِئُ نُورَ اللَّهِ؟ "وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ".

وائے ہو تم پر اے عمر! یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی جسارت ہے؟ کیا تم دنیا سے نسل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنا چاہتے ہو؟ انہیں فنا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم نور خدا کو بجھانا چاہتے ہو؟ خدا اپنے نور کی حفاظت کریگا^(۳)۔

(۳) امیر المومنین علیہ السلام کا دفاع:

الف: دفاع اور اہل بیت کے فضائل کی یاد دہانی:

جس وقت حضرت علی علیہ السلام کو زبردستی مسجد کی طرف لے جا رہے تھے اس

وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام جمع میں آگئیں۔ امام علیؑ اور ان لوگوں کے درمیان حائل ہو گئیں اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 68 ﴾

قَالَتْ ﷺ: وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ تَجْرُونَ ابْنَ عَمِّي ظُلْمًا .
وَيَلْغُمُ مَا أَسْرَعَ مَا خُنْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ
أَوْصَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاتِّبَاعِنَا وَوَدَّعْنَا وَالتَّمَسُّكِ بِنَا
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

”قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى“

خدا کی قسم! میں اپنے ابن عم کو اس ظلم کے ساتھ نہیں لے جانے دوں
گی۔ وائے ہوتہارے اوپر! تم نے خدا اور اس کے رسول ﷺ سے
کتنی جلدی خیانت کی ہے اور ان کے اہلیت پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ
رسول خدا ﷺ نے تمہیں ہماری پیروی اور ہم سے محبت کرنے کی
وصیت کی تھی اور ہم سے وابستہ رہنے کی تاکید کی تھی۔^(۵)

جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

اے رسول ﷺ! ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے رسالت کا کوئی
اجر نہیں چاہتا ہوں، سوائے اس کے کہ تم میرے اہلیت سے محبت کرو۔^(۶)

ب: بددعا کی دھمکی

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس وقت عمر اور ان کے طرفدار حضرت علی علیہ السلام کو مسجد کی طرف لے جا رہے تھے اور کوئی علی علیہ السلام کا دفاع کرنے والا نہیں تھا اس وقت جناب فاطمہ علیہا السلام حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچیں اور عمر کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 69 ﴾

أَمَّا وَاللَّهِ يَا بْنَ الْخَطَّابِ : لَوْ لَا آتَىٰ أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءَ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتُ أَنِّي سَأَقْسِمُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ .
خطاب کے بیٹے، خدا کی قسم!

اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مدینہ کے بے گناہ لوگ عذاب و قہر الہی میں مبتلا ہو جائیں گے تو میں خدا سے بددعا کرتی۔ اس وقت تمہیں معلوم ہوتا کہ میری بددعا کتنی جلد قبول ہوتی ہے ^(۷)۔

(۳) مسجد میں امام علیہ السلام کا دفاع:

جب حضرت علی علیہ السلام کو ظلم و ستم کے ساتھ مسجد میں لے گئے تو فاطمہ زہرا علیہا السلام مسجد میں داخل ہوئیں اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 70 ﴾

فَقَالَتْ علیہا السلام : خَلُّوْا عَنِ ابْنِ عَمِّي . فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تُخَلُّوْا عَنْهُ لَا نَشْرَنْ شَعْرِي وَ لَا ضَعَنْ قَمِيصَ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَى رَأْسِي وَ لَا ضَرْخَنَّ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى .

فَمَا نَاقَةَ صَالِحٍ بِأَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنِّي وَلَا الْفَصِيلُ بِأَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنِّي وَوُلْدِي .

اس ذات پاک کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم علیؑ کو نہیں چھوڑو گے تو میں اپنے بال بھکرا دوں گی اور رسول ﷺ کے پیرا ہن کو سر پہ رکھ کر خدائے تعالیٰ سے فریاد کروں گی۔ یہ بات یاد رکھو کہ خدا کی نظر میں ناقہ صالحؑ مجھ سے اور اس کا بچہ میرے بچوں سے زیادہ عزیز نہیں ہے^(۸)۔

(۵) امام علیؑ کی جان کی حفاظت :

جب سیفہ والوں کا گروہ حضرت علیؑ کو مسجد لے گیا اور مجمع میں عمر شمشیر برہنہ لے کر یہ دھمکی دینے لگا کہ یا تو ابوبکر کی بیعت کر لو ورنہ میں گردن اڑا دوں گا، اس وقت فاطمہ زہراؑ نے ابوبکر کو مخاطب کر کے کہا:

﴿ حدیث نمبر: 71 ﴾

قَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَتُرِيدُ أَنْ تُرْمَلَنِي مِنْ رُؤُوسِي؟
وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تَكْفُ عَنْهُ لَأَنْشُرَنَّ شَعْرِي وَأَلْأَشُقَنَّ جَبِيئِي وَوَلَّيْنَنِي
قَبْرَ أَبِي .

اے ابوبکر! کیا تم مجھے بیوہ کرنا چاہتے ہو؟ خدا کی قسم اگر تم علیؑ کو نہیں چھوڑو گے تو میں اپنے بالوں کو بکھراؤں گی اور گریبان چاک کر کے قبر رسول ﷺ پر جاؤں گی^(۹)۔

اس کے بعد آپ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا تاکہ قبر رسول ﷺ پر جا کر فریاد کریں۔

حضرت علیؑ نے سلمانؓ سے فرمایا:

سلمانؓ! فاطمہؑ کو روک لو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ لرز رہا ہے۔

خدا کی قسم! اگر فاطمہؑ نے بال بکھرا دیئے اور گریبان چاک کر کے قبر رسول ﷺ پر گئیں اور وہاں نالہ و فریاد کی تو اہل مدینہ کو مہلت نہیں ملے گی اور زمین سب کو نگل لے گی۔

سلمانؓ دوڑتے ہوئے فاطمہؑ تک پہنچے اور عرض کی:

اے بنت رسول! خدا نے آپ کے بابا کو دو جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ لوگوں کے حق میں بددعا نہ کریں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 72 ﴾

فَقَالَتْ عَلِيَّةٌ: يَا سَلْمَانَ! يُرِيدُونَ قَتْلَ عَلِيٍّ وَ مَا عَلِيٌّ عَلَيَّ صَبْرٌ
فَدَعْنِي حَتَّى آتِيَ قَبْرَ أَبِي فَأَنْشِرَنَّ شَعْرِي، وَ أَشُقُّ جَبِيئِي وَ
أَصِيحُّ إِلَى رَبِّي .

اے سلمان! یہ علیؑ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور میں علیؑ کی شہادت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اب میرے صبر کا پیمانہ لہریز ہو گیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں قبر نبی ﷺ پر جاؤں اور اپنے بال پریشان اور

گریبان چاک کر کے خدا سے نالہ و فریاد کروں (۱۰)۔

جب سلمانؓ نے یہ دیکھا کہ فاطمہ علیہا السلام بددعا کرنے کا مصمم عزم کر چکی ہیں تو سلمانؓ کہتے ہیں، میں نے کہا:

مجھے علی علیہ السلام نے بھیجا ہے اور مجھ سے فرمایا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں: اے فاطمہ علیہا السلام! گھر لوٹ جائیے اور ان لوگوں کے حق میں بددعا نہ کیجئے۔

جب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے امام کا یہ پیغام سنا تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 73 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِذَا أَرْجِعَ وَأَصْبِرَ وَأَسْمَعَ لَهُ وَأَطِيعَ .

چونکہ میرے شوہر اور امام کا حکم ہے، لہذا میں واپس جاتی ہوں۔ میں صبر کروں گی۔ ان کے حکم کو سنوں گی اور اطاعت کروں گی (۱۱)۔

(۶) امام علیہ السلام کی حفاظت و سلامتی کیلئے کوشش:

جب سلمان فارسیؓ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی بیٹی سے گذارش کی کہ جانے دیجئے بددعا نہ کیجئے۔ واپس لوٹ جائیے تو آپ نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 74 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَيَلَهُمْ يَا سَلْمَانَ! يُرِيدُونَ أَنْ يُؤْتَمُوا وَلَدَيَّ

الْحَسَنَيْنِ فَوَ اللَّهُ يَا سَلْمَانَ! لَا أَخْلِي عَنْ بَابِ الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ

أَرَى ابْنَ عَمِّي سَالِمًا بَعِيْنِي .

وائے ہو سلمان! ان لوگوں پر! یہ میرے بچوں حسن و حسین علیہما السلام کو یتیم کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم، اے سلمان! میں مسجد کے دروازے سے اس وقت تک قدم باہر نہیں رکھوں گی جب تک کہ میں اپنے ابن عم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رہا اور سالم نہ دیکھوں گی ^(۱۲)۔

کچھ دیر تک مجمع پر سکوت و حیرت طاری رہی اور حملہ آوروں نے حضرت علی علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ حضرت علی علیہ السلام تنہا مسجد سے باہر آئے۔ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جب آپ کو دیکھا تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 75 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: زُوْجِيْ لِرُوْحِكَ الْفِدَاءِ ، وَ نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْوِقَاءِ .
يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنْ كُنْتُ فِيْ خَيْرٍ كُنْتُ مَعَكَ وَاِنْ كُنْتُ فِيْ شَرٍّ كُنْتُ مَعَكَ .

اے ابوالحسن! میری روح آپ کی روح پر فدا ہو۔ میرا نفس آپ کے نفس کی سپر قرار پائے۔ میں ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہوں گی۔ اگر آپ خیر و نیکی کی زندگی بسر کریں گے تو بھی میں آپ کے ہمراہ ہوں گی۔ اور اگر سختی اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے تو بھی میں آپ کے ساتھ رہوں گی ^(۱۲)۔

(۷) اپنے اموال کا دفاع:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

❁ فذک۔

❁ ۲ ❁ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعائیں

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعاؤں سے آگہی حاصل کرنے کیلئے حضرت زہرا علیہا السلام کی روزانہ کی دعاؤں کی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ اس فصل میں ہم صرف دعا کی اہمیت اور فاطمہ علیہا السلام کی نظر میں دعا کے مقصد کی طرف اشارہ کریں گے۔

(۱) امت کے گناہگاروں کیلئے دعا:

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی زوجہ اسماء رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں:

میں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زندگی کے آخری لمحات میں آپ کی خدمت میں حاضر تھی۔ پہلے آپ نے غسل کیا۔ لباس بدلا اور گھر کے اندر ہی خدا کی تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوئی۔ میں آگے بڑھی، دیکھا کہ آپ رو بہ قبلہ بیٹھی ہیں۔ آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے ہوئے ہیں اور اس طرح دعا کر رہی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 76 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اَللّٰهُمَّ وَ سَيِّدِيْ! اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْنَ اصْطَفَيْتَهُمْ وَ

بُكَاءٍ وَلَدَيْ فِي مُفَارَقَتِي ، اَنْ تَغْفِرَ لِعَصَاةِ شِيعَتِي وَ شِيعَةِ
ذُرِّيَّتِي .

میرے معبود ، میرے آقا! میں تجھ سے ان پیغمبروں کا واسطہ دے کر
سوال کرتی ہوں کہ جن کو تو نے برگزیدہ کیا ہے اور میرے فراق میں
حسن و حسین علیہما السلام جو گریہ تجھ سے کریں گے اس کا واسطہ دے کر سوال کرتی
ہوں کہ میرے شیعوں میں سے اور میری ذریت کے شیعوں میں سے
گناہگاروں کو بخش دے (۱۳)۔

(۲) ہمسایوں کیلئے دعا: حضرت امام حسن علیہ السلام نے دیکھا کہ مادر گرامی ہمیشہ ہمسایوں اور مسلمانوں
کیلئے دعا کرتی ہیں تو اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:
اماں! آپ اپنے لئے دعا کیوں نہیں کرتی ہیں؟
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 77 ﴾

قَالَتْ : اَلْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ .

بیٹے! پہلے ہمسایہ پھر خاندان (۱۵)۔

(۳) باپ کے غم فراق میں بھی دعا:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد بنی ہاشم کی عورتیں فاطمہ علیہا السلام

کے گھر میں جمع ہو کر مجلس و ماتم کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ ؑ سب سے دعا کرنے کو کہتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 78 ﴾

قَالَتْ ؑ: اَتُرَكَّنُ التَّعَدَادَ وَ عَلَيُكُنَّ بِالِدَعَا.

اپنی تعداد پر فخر کرنا چھوڑ دو اور دعا و عبادت میں مشغول ہو جاؤ ^(۱۶)۔

(۴) امام حسن ؑ کے شفا پانے کیلئے دعا کی التماس:

ایک مرتبہ امام حسن ؑ بیمار ہو گئے اور آپ کے درد میں شدت پیدا ہو گئی۔ فاطمہ ؑ اپنے بیٹے کو رسول ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی:

﴿ حدیث نمبر: 79 ﴾

قَالَتْ ؑ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اُدْعُ اللَّهَ لِيَا بِنِكَ اَنْ يَشْفِيَنِي.

اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اپنے بیٹے کیلئے خدا سے دعا کیجئے کہ اے شفا عطا کرے ^(۱۷)۔

(۵) دعا کی اہمیت:

رسول ﷺ نے فرمایا:

بیٹی کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ میں تمہیں ایسی دعا تعلیم کر دوں کہ جو بھی اسے پڑھتا ہے اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

عرض کی:

﴿ حدیث نمبر: 80 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَةَ لَهْدًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .
 بابا جان! ایسی دعا کو میں دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب سمجھتی ہوں (۱۸)۔

(۶) فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مشہور دعا:

مسلمان فارسی کہتے ہیں:

جنت کی حوریں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی
 خدمت میں خوشبودار خرے پیش کئے۔ ان میں سے کچھ آپ نے مجھے
 مرحمت فرمائے۔ شہر مدینہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جس سے

بھی میری ملاقات ہوتی، وہ یہی کہتا: وہ کتنا اچھا عطر ہے! کیا آپ کے پاس خالص مشک ہے؟
 اس تعجب انگیز واقعہ کو میں نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان کیا۔ آپ نے مسکرا
 کر فرمایا:

یہ خوشبودار خرے جنت کے اس درخت کے ہیں جو میری دعا سے اگا
 ہے اور وہ دعا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی۔ دعا یہ ہے:

﴿ حدیث نمبر: 81 ﴾

بِسْمِ اللَّهِ النَّوْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي يَقُولُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ
 بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ
 بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَذْكُورٌ
 بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ ، بِقَدْرِ مَقْدُورٍ . فِي
 كِتَابِ مَسْطُورٍ ، عَلَى نَبِيِّ مَحْبُورٍ .
 اللہ کے نام سے ، جو نور ہے۔

اس خدا کے نام سے ، جو کہتا ہے : ہو جا ، تو وہ ہو جاتی ہے۔
 اس خدا کے نام سے ، جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز کو جانتا ہے۔
 اس خدا کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا۔
 اس خدا کے نام سے ، جس کا ذکر نیکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔
 اس خدا کے نام سے ، جس نے نور کو کوہ طور پر نازل کیا ، متعین مقدار
 میں ، اس کتاب میں تحریر ہے جو رسول پر نازل ہوئی (۱۱)۔

(۷) جمعہ کے دن ظہر کے بعد کی دعا :

روز جمعہ کی دعا کے بارے میں جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے رسول ﷺ
 سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 82 ﴾

قَالَتْ ﷺ : إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ آيَةً .

فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ؟

قَالَ : إِذَا تَوَلَّى نِصْفَ عَيْنِ الشَّمْسِ لِلْمَغْرُوبِ .

جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر نیک دعا قبول ہوتی ہے۔

میں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کونسی گھڑی ہے؟

فرمایا : جب نصف قرص خورشید افق میں پنہاں ہو جاتا ہے۔

اسی وقت میں فاطمہ زہرا علیہا السلام مسلمانوں کی بھلائی کیلئے دعا کرتی تھیں۔

چنانچہ ہر جمعہ میں کسی کے سپرد یہ کام کر دیتی تھیں کہ مجھے سورج کے غروب ہونے کی خبر دینا (۲۰)۔

﴿ ۳ ﴾ دنیا اور دنیاوی رحمان

(۱) دنیا پرستی سے بیزاری :

فاطمہ زہرا علیہا السلام دنیا اور دنیا پرستوں کے بارے میں فرماتی ہیں :

﴿ حدیث نمبر : 83 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : إِنِّي لَا أُحِبُّ الدُّنْيَا .

میں دنیا پرستوں کی دنیا کو پسند نہیں کرتی (۲۱)۔

(۲) دنیا سے بلند و برتر :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر : 80۔

حوالہ جات

- (۱) آیت : ۸ ، سورہ صف
- (۲) الوافی ، ج : ۲ ، ص : ۱۸۸ ؛ اصول کافی ، ج : ۱ ، ص : ۴۶۰ ؛ ارشاد ولیسی ، ص : ۱۷۶
- (۳) الغدير ، ج : ۷ ، ص : ۷۸ ؛ الغدير ، ج : ۵ ، ص : ۳۷۹ و ۳۷۳
- الغدير ، ج : ۷ ، ص : ۷۷ ؛ الغدير ، ج : ۱۰ ، ص : ۱۲۴
- بحار الانوار ، ج : ۲۸ ، ص : ۳۲۲ ؛ بحار الانوار ، ج : ۳۳ ، ص : ۱۹۷
- (۴) بحار ، ج : ۵ ، ص : ۱۸ (چاپ قدیم) ؛ بحار ، ج : ۲۸ ، ص : ۳۳۹
- (۵) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۳۱۳ ؛ بحار الانوار ، ج : ۸ ، ص : ۲۳۳ (چاپ قدیم)
- (۶) آیت : ۲۳ ، سورہ شوری
- (۷) اصول کافی ، ج : ۱ ، ص : ۴۶۰ ؛ الوافی ، ج : ۲ ، ص : ۱۸۸
- (۸) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شهر آشوب ، ج : ۳ ، ص : ۱۱۸ و ۳۴۰
- (۹) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شهر آشوب ، ج : ۳ ، ص : ۱۱۸
- بحار الانوار ، ج : ۳۳ ، ص : ۴۷
- (۱۰) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۴۰۶ ؛ اختصاص ، شیخ مفید ، ص : ۱۸۱
- (۱۱) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شهر آشوب ، ج : ۳ ، ص : ۱۱۸
- بحار ، ج : ۳۳ ، ص : ۴۷
- (۱۲) عوامل ، ج : ۱۱ ، ص : ۴۰۶ ؛ اختصاص ، شیخ مفید ، ص : ۱۸۱
- (۱۳) کوکب الدرر ، علامہ حارثی مازندرانی ، ج : ۱ ، ص : ۱۹۶

- (۱۳) ذخائر العقبی، ص: ۵۳
- (۱۵) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۲۵؛ بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۸۲
 علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۳
- (۱۶) بحار، ج: ۲، ص: ۵۲۲؛ وسائل، ج: ۲، ص: ۸۹۲
 فروع کافی، ج: ۳، ص: ۲۱۸؛ خصال، ج: ۲، ص: ۱۵۹
 بحار الانوار، ج: ۵۹، ص: ۱۰۳؛ مستدرک الوسائل، ج: ۱، ص: ۳۰۰
- (۱۷) بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج: ۹۲، ص: ۳۰۳ و ۳۰۵
- (۱۹) منج الدعوات، ص: ۷ و ۱۳۰؛ بحار، ج: ۹۲، ص: ۳۷؛ دلائل الامامہ، ص: ۲۸
- (۲۰) وسائل الشیخہ، ج: ۵، ص: ۲۹؛ معانی الاخبار، ص: ۳۹۹
 دلائل الامامہ، ص: ۴
- (۲۱) الغدير، علامہ امینی، ج: ۲، ص: ۳۱۶

[Faint, illegible text in a rounded rectangular box]

Presented By: www.jafrilibrary.com

(ذ-ر)

■ ذکر۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ دعا۔

■ مسلمانوں کی ذلت و خواری۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 57۔

■ جاہلیت کی ذلت اور رسول ﷺ کی بعثت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 57۔

﴿۱﴾ اجتماعی روابط۔

﴿۲﴾ روزہ اور روزہ داری۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ اجتماعی روابط

(۱) خاندان اور لوگوں سے روابط کا طریقہ:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی نظر میں انسان کی قدر و منزلت کا معیار، خاندان اور لوگوں سے شائستہ روابط ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 84 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: خِيَارُكُمْ الْيُنُكُمُ مِّنَا كِبَةً، وَ اَكْرَمُهُمْ لَيْسَانِيهِمْ .
تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں سے زیادہ نرمی سے پیش آتا ہے اور زیادہ معزز و محترم وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلئے مہربان ہے ^(۱)۔

﴿ ۵ ﴾ روزہ اور روزہ داری

(۱) روزہ رکھنے کے شرائط:

روزہ رکھنے کے شرائط کے بارے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں:

(۱) دلائل الامامة، کنز العمال، ج: ۷، ص: ۲۲۵؛ تاریخ بغداد، ج: ۱۲، ص: ۵۰۔

﴿ حدیث نمبر: 85 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ .

روزہ اگر روزہ دار کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں کو ناپسند اعمال سے باز
نہ رکھے تو روزے کا کیا فائدہ ہے! ^(۱)

(۲) نذر کا روزہ:

جب امام حسن و امام حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو فاطمہ زہرا علیہا السلام دونوں کو لے کر
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

﴿ حدیث نمبر: 86 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِنْ بَرِّئْتَ وَ لَدَايَ مِمَّا بِهِمَا ، صُمْتُ لِلَّهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ شُكْرًا .
اگر میرے دونوں بچے شفا یاب ہو جائیں گے تو میں شکرگزاری کے تین
روزے رکھوں گی ^(۲)۔

(۱) مستدرک الوسائل، ج: ۷، ص: ۳۶۶؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۳۵؛ دلائل الامامہ، ص: ۷۰

(۲) بحار الانوار، ج: ۳۵، ص: ۳۳۵؛ کشف الغم، ص: ۴۹؛ بیانج المودۃ، ص: ۴۹۳

(ز)

عورت اور اجتماعی زندگی - ﴿۱﴾

عورت اور آئین زندگی - ﴿۲﴾

عورت اور کام - ﴿۳﴾

عورت اور زینت - ﴿۴﴾

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ عورت اور اجتماعی زندگی

(۱) وہ چیز جو ایک عورت کیلئے سزاوار ہے:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

ہم رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ رسول نے فرمایا: ایک

عورت کیلئے کیا مناسب ہے؟

حضرت فاطمہ زہراؓ نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 87 ﴾

قَالَتْ ﷺ: خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ.
عورت کیلئے یہ مناسب و سزاوار ہے کہ 'مجبوری کے علاوہ' نامحرم مردوں کو
نہ دیکھے اور نامحرم مرد اسے نہ دیکھیں^(۱)۔

(۲) فاطمہ زہراؓ کے روزمرہ کے کام:

ایک روز رسول ﷺ فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ

زمین پر بیٹھی ہیں اور بچہ کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ایک ہاتھ سے بچے کو سنبھالے

ہوئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے چکی چلا رہی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر رسول ﷺ

کے آنسو بھر آئے۔ فرمایا:

يَا بِنْتَاهُ تَعْجَلِي مَرَاةَ الدُّنْيَا بِحَلَاوَةِ الْآخِرَةِ .

بٹی! آخرت کی سعادت و شیرینی کو یاد کر کے دنیا کی تلخیوں اور مشکلوں کو

آسان بناؤ۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 88 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نِعْمَاتِهِ وَ الشُّكْرُ عَلَى آيَاتِهِ.

اے اللہ کے رسول ﷺ! خدا کی بے شمار نعمتوں پر ہم اسی کی حمد و ثنا

کرتے ہیں^(۲)۔

(۳) سادہ پوشی:

الف: سادہ لباس

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو پیوند لگی چادر

اوڑھے ہوئے دیکھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ میں نے کہا:

روم و ایران کے بادشاہوں کی بیٹیاں سونے کی کرسیوں پر بیٹھتی ہیں۔

سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس پہنتی ہیں اور یہ رسول خدا ﷺ

کی بیٹی ہے جس کے سر پر نہ کوئی قیمتی چادر ہے اور نہ تن پر گراں قیمت

لباس ہے!

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 89 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: يَا سَلْمَانَ! إِنَّ اللَّهَ ذَخَرَ لَنَا الثِّيَابَ وَالْكَرَاسِيَّ لِيَوْمِ آخِرٍ.
اے سلمان! خدا نے ہمارے لئے آخرت میں گراں قیمت لباس اور
سونے کی کرسیاں مہیا کر رکھی ہیں (۳)۔

ب: سادہ زندگی

اس کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور
سلمان فارسیؓ کے تعجب کو بیان کیا:

﴿ حدیث نمبر: 90 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ سَلْمَانَ تَعَجَّبَ مِنْ لِبَاسِي، فَوَلَّى
الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَالِي وَ لِعَلِّي مُنْذُ خَمْسِ سِنِينَ الْآ
مَسْكُ كَبِشٍ نُعَلِفُ عَلَيْهَا بِالنَّهَارِ بَعِيرَنَا وَ إِذَا كَانَ اللَّيْلُ
إِفْتَرَشْنَاهُ وَ إِن مَرَفَقَتَنَا لَمِنْ آدَمِ حَشُوهَا لَيْفٌ .

اے اللہ کے رسول ﷺ! سلمان فارسیؓ نے میرے سادہ لباس پر
تعجب کیا ہے۔

(فرمایا:) اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ رسول بنا
کر بھیجا ہے۔ پانچ سال سے ہمارے گھر میں بھیڑ کی کھال کا فرش ہے۔
دن میں اسی کھال پر ہمارے اونٹ گھاس کھاتے ہیں اور رات میں ہم اسی
پر سوتے ہیں۔ ہمارے نیچے کھجور کی جھال سے بھرے ہوئے ہیں (۴)۔

(۲) جب عورت خدا سے بہت قریب ہوتی ہے :

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا :

عورت خدا سے کس وقت زیادہ قریب ہوتی ہے؟

کسی نے اس سوال کا مناسب جواب نہ دیا۔ یہ سوال حضرت فاطمہ علیہا السلام نے

بھی سن لیا۔ آپ نے اس سوال کا جواب دیا :

﴿ حدیث نمبر : 91 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلِيًّا : اُذْنِي مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا اَنْ تَلْزَمَ قَعْرَ بَيْتِهَا .

جس وقت عورت اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت اور امور خانہ داری

میں مشغول ہوتی ہے ، اس وقت وہ خدا سے بہت قریب ہوتی ہے (۵)۔

﴿ ۲ ﴾ عورت اور آئین زندگی

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

﴿ ازدواجی زندگی کا دستور ،

﴿ اقتصادی مشکلیں ،

﴿ حجاب ولباس ،

﴿ اخلاق ،

﴿ عورت اور اجتماعی زندگی ،

جہاد،

عورت اور کام،

دفاع اور جہاد۔

﴿۳﴾ عورت اور کام

(۱) عورت اور روزمرہ کے کام:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہماری خانوادگی
حالات معلوم کئے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 92﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ مَجَلَّتْ يَدَايَ مِنَ الرَّحَى أَطْحَنُ
مَرَّةً وَأَعْجَنُ مَرَّةً.

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! چکی چلاتے چلاتے میرے ہاتھوں میں
گھنے پڑ گئے ہیں، کبھی آنا بیستی ہوں اور کبھی آنا گوندھتی ہوں ^(۱)۔

(۲) گھر کے کاموں میں میاں بیوی کی ہم آہنگی:

معاشرہ کی عورتوں کی مانند فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے گھر کے کام خود ہی انجام

دیتی تھیں، اپنے ہاتھ سے چکی چلاتی اور آٹا پیستی تھیں، خود روٹیاں پکاتی تھیں، روزمرہ کے کام انجام دیتی تھیں۔ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت پر پوری توجہ دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے تھے، ناچار والد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 93 ﴾

فَقَالَتْ علیہا السلام: قَدْ مَجَلَّتْ يَدَايَ مِنَ الرَّحَى، لِيَلْتَنِي جَمِيعاً أُذِيرُ
الرَّحَى حَتَّى أَصْبَحَ، وَ أَبُو الْحَسَنِ يَحْمِلُ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا.
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آٹا پینے کی وجہ سے میرے ہاتھ ورم کر
آئے ہیں اور ان میں زخم ہو گئے ہیں۔ کل رات صبح تک میں نے آٹا
پیسا تھا۔ ابوالحسن علیہ السلام حسن و حسین علیہما السلام کی دیکھ بھال کر رہے تھے ^(۴)۔

(۳) کاموں کی تقسیم:

فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنی بابرکت زندگی میں اپنے امور خانہ داری اور بچوں کی
تربیت پر مکمل توجہ دیتی تھیں۔ صرف کام ہی نہیں کرتی تھیں بلکہ اپنے خاندان کی
ضرورتوں کو پورا کرتی تھیں۔ اپنے چھوٹے سے خاندان اور گھر میں اپنے کام کی
انجام دہی میں عدل کے مطابق عمل کرتی تھیں۔

اپنے گھر اور خاندان کے کاموں کو اپنے اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
اور اپنی کنیز فضلہ کے درمیان مساوی تقسیم کر لیا تھا۔

سلمان فارسی کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ علیہا السلام کو اپنے ہاتھ سے آٹا پیستے ہوئے

دیکھا تو میں قریب گیا اور سلام کر کے عرض کیا:
 اے دخترِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خود کو زحمت میں نہ ڈالیں۔ آپ کے پاس آپ کی
 کنیزِ فضہؓ کھڑی ہیں، گھر کے کام ان سے لیا کیجئے۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 94 ﴾

قَالَتْ صلی اللہ علیہ وسلم: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تَكُونِ الْخِدْمَةَ لَهَا يَوْمًا وَ لِي
 يَوْمًا ، فَكَانَ أَمْسِ يَوْمٍ خِدْمَتِهَا وَ الْيَوْمُ يَوْمَ خِدْمَتِي .
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ گھر کے کاموں کو میں اپنے اور
 فضہؓ کے درمیان تقسیم کر لوں۔ ایک روز وہ کام کریں گی اور ایک روز
 میں۔ کل ان کی باری تھی آج میری باری ہے ^(۸)۔

(۴) شوہر کی شریک کار:

خاندان کی ترقی اور اس کی خوشحالی کا ایک سبب خاندان کے افراد کی ذمہ داری
 کا تعین ہے۔ تقسیم کار سے خاندان میں اجتماعی عدل قائم ہوتا ہے جو سعادت و
 خوش بختی پیدا ہوتی ہے اور عورت کو ان کاموں سے باز رکھتا ہے کہ جن میں دخل
 ینا مناسب نہیں ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ زہرا علیہما السلام نے گھر سے باہر کے کاموں کو آپس

میں اس طرح تقسیم کر لیا تھا:

آٹا گوندھنا، روٹیاں پکانا، گھر کی صفائی، اور جھاڑو لگانا، فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ذمہ تھا۔

اور گھر سے باہر کے کام مثلاً کھانے پینے کی چیزیں لانا اور لکڑیاں لانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کاموں کی یہ تقسیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ہوئی تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ گھر کے اندر کے کام فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اور گھر سے باہر کے کام علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ ہیں۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام اس بات پر خوش ہوئی اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 95 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِي مِنَ الشَّرِّ إِلَّا اللَّهُ بِإِكْفَائِي

رَسُولَ اللَّهِ تَحْمِلَ رِقَابَ الرِّجَالِ .

کاموں کی تقسیم سے مجھے کتنی خوش ہوئی ہے اس کو خدا کے علاوہ کوئی نہیں

جانتا، کیونکہ اس سے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کاموں سے بچا

لیا ہے جو مردوں سے متعلق ہیں ^(۹)۔

﴿۴﴾ عورت اور زینت

(۱) حالت نماز میں خوشبو لگانا:

اسلام میں عورت کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ گھر میں شوہر اور محرموں کیلئے حالت نماز و دعا میں خوشبو لگا سکتی ہے۔ ہاں نامحرموں کیلئے خوشبو لگانا اور زینت کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس سے فساد پھیلتا ہے اور یہ حرام ہے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی اس حکم پر عمل کیا ہے، وضو کرنے کے بعد آپ نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 96 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: هَاتِي طِيْبِي الَّذِي اَتَطِيْبُ بِهِ وَهَاتِي ثِيَابِي الَّتِي اُصَلِّي فِيْهَا، اَجْلِسِي عِنْدَ رَاسِيْ فَاِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَاَقِيْمِيْ فَاَنْ قُمْتُ وَ اِلَّا فَاَرْسَلِيْ اِلَى عَلِيٍّ عليه السلام.

اے اسماء! جو عطر میں ہمیشہ لگاتی ہوں اس کو اٹھالو اور جس لباس میں ہمیشہ نماز پڑھتی ہوں اسے لے آؤ اور میرے سرہانے بیٹھ جاؤ، جیسے ہی نماز کا وقت ہو مجھے بیدار کر دینا۔ اگر میں بیدار ہوگی تو نماز بجلاؤں گی ورنہ کسی کو بھیج کر علی عليه السلام کو بلوا لینا ^(۱)۔

(۲) ہمیشہ خوشبو لگانا:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے فاطمہ زہرا علیہا السلام سے دریافت کیا:

کیا آپ نے کچھ عطر و خوشبو ذخیرہ کر رکھی تھی؟

فرمایا:

ہاں! یہ کہہ کر انھیں اور عطر کی ایک شیشی لائیں۔ تھوڑا سا عطر میرے ہاتھ پر پٹکایا۔ اس عطر کی سی خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔

میں نے عرض کیا:

یہ عطر آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 97 ﴾

قَالَتْ ؑ: هُوَ عَنَبٌ يَسْقُطُ مِنْ أُجْبَحَةِ جَبْرِئِيلَ.

یہ عطر ایک قسم کا مٹک ہے جو جبرئیل ؑ کے ہاتھوں سے پٹکتا ہے ^(۱)۔

(۳) شب زفاف کیلئے:

عورت کیلئے خوشبو اور عطر لگانا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے خوشبو لگانے کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ نیز ان کی مشترک زندگی کو خوشگوار بنانے کا باعث ہوتا ہے۔

زندگی کی ان نزاکتوں پر رسول ﷺ کی پوری توجہ تھی۔ ایک مرتبہ رسول ﷺ

نے عمار یاسرؓ سے فرمایا:

فاطمہ زہرا ؑ کی شب زفاف کیلئے خوشبو فراہم کرو۔

عمار یاسرؓ فرماتے ہیں:

میں نے عطر خریدا اور فاطمہ زہرا ؑ کے گھر پہنچایا۔

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 98 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ مَا هَذَا الطِّيبُ؟

عمار یاسرؓ! یہ کیسا عطر ہے؟

میں نے عرض کیا:

آپ کے پدر بزرگوار نے مجھے عطر فراہم کرنے کا حکم دیا تھا^(۱۲)۔

Presented By: www.jafriLibrary.com

حوالہ جات

- (۱) کشف الغمہ ، ج: ۲، ص: ۲۳؛ مکارم الاخلاق ، ص: ۲۶۷، ج: ۱؛ بحار الانوار ، ج: ۱۰۱، ص: ۳۶
- (۲) بحار الانوار ، ج: ۲۳، ص: ۸۶؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج: ۳، ص: ۳۳۲
- (۳) بحار ، ج: ۸، ص: ۳۰۳، ج: ۶۱
- (۴) بحار الانوار ، ج: ۸، ص: ۳۰۳؛ کوکب الدرر ، ج: ۱، ص: ۱۷۵
- (۵) بحار الانوار ، ج: ۳۳، ص: ۹۲؛ نوادر راوندی ، ص: ۱۳
- (۶) احقاق الحق ، ج: ۱۰، ص: ۲۶۶؛ ذخائر العقبی ، ص: ۱۰۵
- عوامل ، ج: ۱۱، ص: ۵۸۷
- (۷) کنز العمال ، ج: ۱۵، ص: ۵۰۷؛ بحار ، ج: ۳۳، ص: ۱۳۳ و ۸۴ و ۸۵
- (۸) دلائل الامامہ ، ص: ۴۹؛ عوامل ، ج: ۱۱، ص: ۲۰۵
- (۹) مستدرک الوسائل ، ج: ۱۳، ص: ۴۸؛ بحار الانوار ، ج: ۳۳، ص: ۸۱ و ۳۱
- (۱۰) کشف الغمہ ، ج: ۲، ص: ۶۲
- (۱۱) بحار الانوار ، ج: ۳۳، ص: ۹۵ و ۱۱۳؛ امالی ، مجلسی ثانی ، ص: ۴۲
- (۱۲) دلائل الامامہ ، ص: ۲۶؛ دلائل الامامہ ، ص: ۱۰۳ (جدید چاپ)
- عوامل ، ج: ۱۱، ص: ۳۳۴، باب: ۵

(س-ش)

■ سادہ زندگی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 88۔

■ سادہ لباس۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 89، 90۔

■ سیاسی سکوت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 151۔

■ فرشتوں پر سلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 196، 197، 198۔

■ جبرئیل پر سلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 122۔

■ اپنے بچوں پر سلام

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ حدیث نمبر: 207۔

- | | |
|--|-------|
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مسرت۔ | ﴿ ۱ ﴾ |
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اشعار۔ | ﴿ ۲ ﴾ |
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کا دردمندانہ شکوے۔ | ﴿ ۳ ﴾ |
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شفاعت۔ | ﴿ ۴ ﴾ |
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شیعہ۔ | ﴿ ۵ ﴾ |
| فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شاہد اور گواہ۔ | ﴿ ۶ ﴾ |

﴿ ۱ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مسرت

(۱) خبر شہادت کی خوشی :

جو لوگ رسول ﷺ سے نزدیک تھے انہوں نے نقل کیا ہے کہ وفات رسول ﷺ کے وقت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور رسول ﷺ کے بیچ کچھ رازدارانہ اور خفیہ باتیں ہوئی تھیں۔ ابتداء میں تو فاطمہ زہرا علیہا السلام رو رہی تھیں۔ لیکن اس گفتگو کے اختتام پر وہ خوش ہوئیں اور آنسو پونچھ لئے تھے۔

پہلے رونا اور پھر خوش ہونا جائے سوال ہے کہ رونے کا کیا سبب ہے اور خوشی کا باعث کیا ہے؟ چنانچہ وفات رسول ﷺ کے بعد آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا :

﴿ حدیث نمبر: 99 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرَائِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَ أَنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَ إِنِّي لِأَرَى الْأَجَلَ قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَ اصْبِرِي . فَبَكَيْتُ .

وَ : قَالَ ﷺ: يَا بُنَيَّةُ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَعْظَمَ رَزِيَّةً مِنْكَ فَلَا تَكُونِي مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْرًا .
فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهَا لِحُوقًا بِهِ فَصَحَّحْتُ لِدَلِّكَ .

پہلے رسول ﷺ نے مجھے یہ خبر دی تھی کہ اب تک ہر سال جبرئیل میرے پاس ایک بار قرآن لاتے تھے اس سال دو مرتبہ لائے ہیں۔ مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میرا وقت قریب ہے۔ بیٹی! تقویٰ کا دامن تھامے رہنا اور صبر کرنا۔ یہ خبر سن کر میں رونے لگی۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عظمت و منزلت میں کوئی عورت تمہارے برابر نہیں۔ اور مجھ سے سب سے پہلے تم ہی ملحق ہوگی۔ یہ خبر سن کر میں خوش ہوئی اور مجھے ہنسی آئی ^(۱)۔

(۲) مومن کی کامیابی پر فرشتوں کی مسرت:

مدینہ کی دو عورتوں کے درمیان کسی دینی مسئلہ میں اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے ایک مومنہ تھی جو فاطمہ زہرا علیہا السلام کی سہیلی تھی اور دوسری بدچلن اور دشمن اہلیت تھی۔ فیصلہ کیلئے دونوں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

آپ نے دونوں کے دعویٰ اور دلیلوں کو سنا۔ مومنہ کی قوی دلیل و برہان کو سننے کے بعد آپ نے اس کے حق میں فیصلہ کیا اور دوسری کی بات کو رد کر دیا۔ آپ کا یہ فیصلہ ان دونوں کو پسند آیا۔ نزاع اور اختلاف ختم ہو جانے کے بعد مومنہ عورت نے خوشی منائی کہ حق کامیاب ہو گیا اور باطل نے شکست کھائی۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 100 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اِنَّ فَرَحَ الْمَلَائِكَةِ بِاسْتِظْهَارِكَ عَلَيْنَا اَشَدُّ مِنْ فَرَحِكَ

وَإِنْ حُزْنَ الشَّيْطَانِ وَ مَرَدَّتْ بِحُزْنِهَا عَنْكَ أَشَدُّ مِنْ حُزْنِهَا .
 حقیقت یہ ہے کہ اس بدچلن عورت پر تمہاری کامیابی و فتح کی فرشتوں کو
 تم سے زیادہ خوشی ہے اور اس عورت کی شکست کا شیطان اور اس کے
 ماننے والوں کو اس سے زیادہ غم ہے (۳)۔

﴿ ۲ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اشعار

(۱) شادی کی رات اور شوہر کی ستائش :

مشترک زندگی کے ابتدائی لمحوں میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے مثالی
 شوہر کی ستائش کی اور اس عظیم مرد کا تعارف کرایا اور فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 101 ﴾

أَضْحَى الْفِيحَارُ لَنَا وَعِزُّ شَامِخٍ * وَ لَقَدْ سَمَوْنَا فِي بَنِي عَدْنَانَ
 بَلَّتْ الْعُلَا وَ عَلَوَتْ فِي كُلِّ الْوَدَى * وَ تَقَاصَّرَتْ عَنْ مَجْدِكَ النَّقْلَانِ
 أَعْبَى عَلِيًّا خَيْرَ مَنْ وَطَأَ الثَّرَى * ذَا الْمَجْدِ وَ الْإِفْضَالِ وَ الْإِحْسَانِ
 فَلَهُ الْمَكَارِمُ وَ الْمُعَالَى وَ الْحَبَا * مَا نَاحَتْ الْأَطْيَارُ فِي الْأَغْصَانِ

(۱) عزت و شرف اور سرفرازی ہمیں نصیب ہوئی ہے اور عدنان (علیہ السلام) کی

لاذ میں ہم سر بلند ہوئے ہیں۔

(۲) آپ بامِ عروج پر پہنچ گئے اور ساری مخلوقات سے بلند ہو گئے ، تمام

جن وانس آپ سے پیچھے رہ گئے۔

(۳) میری مراد علیؑ ہیں۔ وہ زمین پر چلنے والوں میں سب سے بہتر و برتر ہیں اور صاحبِ عزت و شرف ہیں۔ احسان و کرم کرنے والے ہیں۔
(۴) اخلاقی بلندیاں اور عظمتیں انہی کیلئے ہیں، یہاں تک کہ درختوں کی شاخوں پر ترنم اور طیور کی خوش نوائیاں بھی۔

(۲) بچوں کی تربیت میں شعر خوانی کا اثر:

جب فاطمہ زہراؑ اپنے بچوں کو کھلاتی تھیں اور اپنے جگر پاروں کی جسمانی پرورش اور روحانی تربیت کرتی تھیں تو اشعار کے پیرائے میں اس مفہوم کو ڈھالتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 102 ﴾

أُشِبَّةُ أَبَاكَ يَا حَسَنُ * وَأَخْلَعُ عَنِ الْحَقِّ الرَّسْنَ
وَأَعْبُدُ إِلَهًا ذَا الْمَنِّ * وَلَا تُؤَالِ ذَا الْإِحْسَنِ

(۱) اے حسن تم اپنے پدر علیؑ کی مانند بننا اور حق کی گردن سے رسی نکال دینا۔
(۲) احسان کرنے والے خدا کی عبادت کرو اور دشمن و کینہ توڑ لوگوں سے دوستی نہ کرنا۔

اور امام حسینؑ کو اسی طرح کھلاتی تھیں:

أَنْتَ شَيْبَةُ أَبِي * لَنْتَ شَيْبَةً بَعْلِي

یعنی: اے حسینؑ! تم میرے والد علیؑ سے مشابہ ہو، علیؑ سے

مشابہ نہیں ہو۔

حضرت علیؑ نے فاطمہ زہراؑ کے یہ کلمات سنے تو مسکرا دیئے (۳)۔

(۳) مالی و اقتصادی مشکلات کا بیان :

امام حسین کی خبر شہادت :

ایک روز ایک بھوکے آدمی نے حضرت علیؑ کے دروازے پر دستک دی اور مدد کی درخواست کی۔ حضرت علیؑ نے اس بھوکے فقیر کی حاجت کو چند اشعار کے قالب میں حضرت فاطمہ زہراؑ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اس کی مدد کی جائے۔ فاطمہ زہراؑ نے بھی شعر ہی کی صورت میں جواب دیا :

﴿ حدیث نمبر: 103 ﴾

أَمْرُكَ سَمْعٌ يَابِنَ عَيْمٍ وَ طَاعَةٌ * مَسَابِيٌّ مِنْ لُؤْمٍ وَلَا وَضَاعَةٌ
أَطْعِمُهُ وَلَا أَبَالِي السَّاعَةَ * أَرْجُو إِذَا أَشْبَعْتُ مِنْ مَجَاعَةٍ

(۱) ابن عم! میں آپ کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کروں گی۔ اس سلسلے میں میری طرف سے کوئی ملامت نہیں ہوگی۔

(۲) اس بھوکے کو میں ابھی کھانا کھلاؤں گی اور میں آئندہ کی فکر نہیں کروں گی۔ میں تو خدا کیلئے ایثار کرنا چاہتی ہوں (۴)۔

جب حضرت علیؑ نے اس بھوکے کو دوبار کھانا کھلانے کی تاکید کی تو فاطمہ زہراؑ نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 104 ﴾

فَسَوْفَ أُعْطِيهِ وَلَا أَبَالِي * وَأُرْوَرُ اللَّهُ عَلَى عِيَالِي
 أَمْسَوْ جِيَاعًا وَهُمْ أَشْبَالِي * أَصْغَرُهُمْ يُقْتَلُ فِي الْقِتَالِ
 بَكْرُبَلًا يُقْتَلُ بِأَعْيَالِي * لِقَاتِلِيهِ الْوَيْلُ مَعَ وَبَالِي
 يَهْوِي بِهِ النَّارُ إِلَى سَفَالِي * كُبُولُهُ زَادَتْ عَلَيَّ الْأَكْبَالِي

(۱) اس بھوکے کو میں بس ابھی کھانا دیتی ہوں۔ مجھے اپنی بھوک کی پرواہ نہیں ہے۔ میں خدا کیلئے اسے اپنے بھوکے بچوں پر مقدم کروں گی۔

(۲) کل رات میرے بچے بھوکے سوئے تھے۔ وہ بچے کہ ان میں سے چھوٹا (یعنی حسین علیہ السلام) میدان جنگ میں قتل کیا جائے گا۔

(۳) میرے بچے کو مکہ و حیلہ سے شہید کیا جائے گا۔ وائے ہوان قاتلوں پر اور دردناک عذاب ہو ان پر۔

(۴) اس ظلم کی پاداش میں جہنم کے پست ترین طبقہ میں جائیں گے اور ان کی ذلت و رسوائی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی رہے گی (۵)۔

حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اس ایثار کو سراہا تو انہوں نے اس طرح جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 105 ﴾

لَمْ يَنْقُ مِمَّا كَانَ غَيْرُ صَاعٍ * قَدْ دَبَّرْتُ كَفْيِي مَعَ الدَّرَاعِ
 هِبَالِي وَاللَّهُ هَمَّا جِيَاعٍ * يَا رَبِّ لَا تَتْرُكْهُمَا صِيَاعٍ

أَبُوهُمَا لِخَيْرِ ذَوَا صُنَاعٍ * عَبَلُ الدَّرَاعِمِ طَوِيلُ النَّبَاعِ
وَمَا عَلَى رَأْسِي مِنْ قِنَاعٍ * إِلَّا عَبَأْتُ لَهَا بِصَاعٍ

(۱) میں نے اپنے گھر میں جو کچھ جمع کیا تھا، اس میں سے ایک صاع باقی بچا ہے۔ حالانکہ آنا پینے کی وجہ سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں۔
(۲) خدا کی قسم! میرے بچے اب بھی بھوکے ہیں۔ پالنے والے انہیں ضائع ہونے سے بچالے۔

(۳) سخاوت اور دوسری خوبیوں میں ان کے والد ﷺ بے نظیر ہیں۔ ان کے پاس جو کچھ ہے اور وہ جو کچھ پاتے ہیں، اپنے بخشنے والے ہاتھوں سے دوسروں کو بخش دیتے ہیں۔

(۴) اس وقت جو کچھ گھر میں ہے، وہ میں سائل کو دے رہی ہوں۔ حالانکہ میرے سر پر مناسب چادر بھی نہیں ہے۔ ہاں! ایک پرانی چادر جس کو میں نے خود بنا ہے، اب وہ بھی پھٹ رہی ہے (۶)۔

(۴) اپنے فراق میں :

جب آپ کو اپنی موت کا خیال آیا تو حضرت علیؑ سے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 106 ﴾

إِنِّي إِذْ بَكَيْتُ يَا خَيْرَ هَادٍ * وَاسْبِلِ الدَّمْعَ فَهُوَ يَوْمُ الْفِرَاقِ
يَا قَرَيْنَ الْبُتُولِ أَوْصِيكَ بِالنَّسْلِ * فَقَدْ أَصْبَحَا حَلِيفًا اشْتِيَاقِ

إِنكِئِي وَإِنكِئِي لِئَتَمَّي وَلَا تَنْسَى * قَتِيلَ الْعِدِّ بِطَفِّ الْعِرَاقِ
فَارْقُوا أَصْبَحُوا يَتَمَّي حَيَارَى * أَخْلَفُوا اللَّهَ فَهُوَ يَوْمَ الْفِرَاقِ

(۱) اے میرے وفادار ہمسر! اگر رونے کو دل چاہے تو مجھ پر رو لینا۔

اے بہترین ہادی! آنسو بہائیے کہ آج فراق کا دن ہے۔

(۲) اے بتوں کے ہدم! میں آپ کو اپنی اولاد کے بارے میں وصیت

کرتی ہوں کہ وہ شوق و محبت کے عادی ہو گئے ہیں۔

(۳) میرے اور میرے یتیم بچوں پر اشک فشانی کریں اور سرزمین عراق پر

دشمنوں کے قتل کئے ہوئے لوگوں کو فراموش کیجئے۔

(۴) وہ جھٹھے ہوئے، یتیمی اور حیرانی و پریشانی کی حالت میں صبح کریں گے۔

وہ اس روز بھی خدا ہی پر توکل کریں گے جو کہ جدائی کا دن ہے ^(۴)۔

(۵) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے متعلق اشعار:

الف: رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کی حالت:

وفن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حالات کو فاطمہ زہرا علیہا السلام اس طرح بیان

کرتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 107 ﴾

إِغْبَرُ آفَاقَ السَّمَاءِ وَ كُوْرَتْ * شَمْسُ النَّهَارِ وَأَظْلَمَ الْعَصْرَانِ

وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَيْبَةٌ * أَسْفَأَ عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الرُّجْفَانِ

فَلْيُنِجِكِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبُهَا * وَلْيُنِجِكِ مُضَرٌّ وَ كُلُّ يَمَانٍ
 وَ لْيُنِجِكِ الطُّورُ الْمُعْظَمُ جَوْهُ * وَ الْبَيْتُ ذُو الْأَسْتَارِ وَ الْأَرْكَانِ
 يَا خَاتِمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضَوْؤُهُ * صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

(۱) آسمان کے آفاق غبار آلود ہو گئے ہیں۔ اور ہماری صبح و شام دونوں تاریک ہو گئی ہیں۔

(۲) اور رسول ﷺ کی وفات کے بعد زمین غم ناک ہے اور شدید زلزلہ میں ہے۔

(۳) رسول خدا ﷺ کی وفات پر عالم کے مشرق و مغرب کو گریہ کرنا چاہیے اور قبیلہ 'مضر' و 'یمان' کو آنسو بہانا چاہیے۔

(۴) اور عظیم پہاڑ طور اور پردہ والے گھر یعنی خانہ کعبہ اور ارکان کو اشک فشانی کرنی چاہیے۔

(۵) اے خاتم النبیین ﷺ! آپ کی ضیاء مبارک ہے۔ قرآن نازل کرنے والے نے آپ پر درود بھیجا ہے^(۸)۔

ب: دردناک نالے

﴿ حدیث نمبر: 108 ﴾

قَالَتْ :

فَدَّ كَمَا بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَ هُنْبَةٌ * لَوْ كُنْتُ شَاهِدَهَا لَمْ يَكْبُرِ الْخَطْبُ
 إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقَدْ الْأَرْضِ وَ أَبْلَاهَا * وَ اخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدَهُمْ فَقَدَهُ نَكَبُوا

وَ كَلُّ أَهْلِ لَه قُرْبَىٰ وَ مَنْزِلَةٌ * عِنْدَ الْإِلَهِ عَلَى الْأَذْيَانِ مُقْتَرِبٌ
 أَبَدْتُ رِجَالَ لَنَا نَجْوَىٰ صُدُورِهِمْ * لَمَّا مَضَيْتِ وَ حَالَتْ دُونَكَ التُّرْبُ
 نَجَّهْمَنَّا رِجَالَ وَ اسْتَخَفَّ بِنَا * لَمَّا فُقِدَتْ وَ كَلُّ الْأَرْضِ مُعْتَصَبٌ
 وَ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ * عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ
 وَ كَمَا جَبْرِئِلُ بِالْآيَاتِ يُؤْتِنَا * فَقَدْ فُقِدَتْ فَكُلُّ الْخَيْرِ مُتَحَجِّبٌ
 فَلَيْتَ قَبْلَكَ كَمَا الْمَوْتُ صَادِقًا * لَمَّا مَضَيْتِ وَ حَالَتْ دُونَكَ الْحُجُبُ
 إِنَّا رَزْنَا بِمَا لَمْ يُرْزَ ذُو شَجَنِ * مِنَ الْبَرِيَّةِ لَا عُجْمَ وَ لَا عَرَبُ
 سَيَعْلَمُ الْمُتَوَلَّى الظُّلْمَ حَامِتًا * يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَسَىٰ سَوْفَ يَنْقَلِبُ
 فَسَوْفَ نُبَيِّكُ مَا عَشْنَا وَ مَا بَقِيَتْ * مِنَ الْعُيُونِ بِتَهْمَالٍ لَهَا سَكَبُ
 وَ قَدْ رَزْنَا بِهِ مَحْضًا خَلِيفَتَهُ * صَالِحِي الضَّرَائِبِ وَ الْأَعْرَاقِ وَ النَّسَبُ
 فَأَنْتَ خَيْرُ عِبَادِ اللَّهِ كَلِّهِمْ * وَ أَصْلَحِي النَّاسِ حِينَ الصِّدْقِ وَ الْكَلْبُ
 وَ كَمَا جَبْرِئِلُ رُوحَ الْقُدُسِ زَاوَرْنَا * فَعَابَ عَنَّا فَكُلُّ الْخَيْرِ مُتَحَجِّبٌ
 صَافَتْ عَلَيَّ بِلَاذِ بَعْدَ مَا رَحِبْتُ * وَ سِيمَ سَبْطَاكَ خَسْفًا فِيهِ لِي نَصَبُ

(۱) آپ کے بعد مختلف قسم کی خبریں اور بلا پر بلائیں پیش آئیں۔ اگر آپ ہوتے تو وہ اتنی عظیم معلوم نہ ہوتیں۔

(۲) ہم نے آپ کو ہاتھ سے دیدیا اور ایسے محروم ہو گئے جیسے زمین بارش سے محروم ہو جاتی ہے۔ آپ کی قوم مختل ہو گئی۔ آئیے! ان کی کج رویوں کو دیکھئے۔

(۳) وہ خاندان جو کہ خدا کا مقرب تھا اور دوسروں کی نظر میں بھی جس کا احترام تھا (یعنی ہم) — دوسروں نے ہماری حرمت کو پامال کر دیا۔

(۴) جب آپؑ دنیا سے اٹھ گئے اور آپؑ کے اور ہمارے درمیان خاک کا پردہ حائل ہو گیا تو آپؑ کی امت کے چند لوگوں نے اپنے دل کے رازوں کو ظاہر کیا۔

(۵) آپؑ کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے ہم سے منہ چڑھا لئے۔ ہم کو حقیر سمجھا اور ہمارا حق غضب کر لیا۔

(۶) بابا! آپؑ ہمارے لئے چودہویں کا چاند اور ہماری زندگی کا چراغ تھے۔ آپؑ پر خدا کی طرف سے اس کے احکام نازل ہوئے تھے۔

(۷) قرآن کی آیتوں کے ساتھ جبریل ہمارے مونس ہوتے تھے۔ لیکن آپؑ کی رحلت کے بعد ساری چیزیں ختم ہو گئیں۔

(۸) اے کاش! ہم آپؑ سے پہلے ہی مر گئے ہوتے۔ جب آپؑ ہمارے درمیان سے اٹھ گئے اور خاک نے آپؑ کو چھپا لیا تو،

(۹) ہم ایسے مصائب اور بلاؤں میں مبتلا ہوئے کہ عرب و عجم میں سے کوئی ایسی بلا و مصیبت میں مبتلا نہیں ہوا ہوگا۔

(۱۰) جس شخص نے ہمارے خاندان پر ظلم کئے ہیں، اسے قیامت کے دن معلوم ہوگا کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے!؟

(۱۱) جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری آنکھیں باقی ہیں، آپؑ پر گریہ کریں گے اور بہار کے بادل کی مانند آپؑ پر آنسو بہائیں گے۔

(۱۲) ہم اس شخص کے غم میں گریہ کنناں ہیں، جس کی خلقت پاک، جس کا

اخلاق بے لوث اور جس کا خاندان و نسب اعلیٰ ہے۔

(۱۳) اے بابا! آپ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صادق القول تھے۔

(۱۴) جب تک آپ زندہ تھے، جبرئیل ہماری زیارت کیلئے آتے تھے۔

لیکن آپ کی وفات کے بعد ان کی آمد بند ہوگئی، اور ہر خیر نے ہم سے منہ موڑ لیا ہے۔

(۱۵) آپ کے بعد اپنی وسعتوں کے باوجود، دنیا میرے لئے تنگ ہوگئی

اور آپ کے دونوں نواسوں پر ظلم کیا گیا، جس سے مجھے شدید صدمہ ہوا (۱)۔

رج: باپ کے غم میں

﴿ حدیث نمبر: 109 ﴾

قَالَتْ :

مَاذَا عَلِيٌّ مِنْ شَمِّ تُرْبَةِ أَحْمَدَ * أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
 صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَابِبُ لَوْ أَنَّهَا * صُبَّتْ عَلَيَّ الْأَيَّامِ صِرْنَ لِيَالِيَا
 نَفْسِي عَلَيَّ زُفْرَاتِهَا مَحْبُوسَةٌ * يَا لَيْتَهَا خَرَجَتْ مَعَ الزُّفْرَاتِ
 لَا خَيْرَ بَعْدَكَ فِي الْحَيَاةِ وَإِنَّمَا * أَبْكِي مَخَافَةَ أَنْ تَطُولَ حَيَاتِي
 إِذَا اشْتَدَّ شَوْقِي زُرْتُ قَبْرَكَ بِأَكْبَا * أَنُوحَ وَأَشْكُو لَا أَرَاكَ مُجَابِبِي
 يَا صَاحِبَ الصُّحْرَاءِ عَلَّمْتَنِي الْبُكَاءَ * وَذِكْرَكَ أَنَسَلَنِي جَمِيعَ الْمَصَابِبِ
 فَإِنْ كُنْتُ عَنِّي فِي التُّرَابِ مُغَيَّبًا * فَمَا كُنْتُ عَنْ قَلْبِ الْحَزِينِ بِغَائِبِ

(۱) جس شخص نے قبر احمد رضی اللہ عنہ کی خاک کو سونگھا ہے، اسے ایک مدت

تک کسی خوشبو کے سونگھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) میرے اوپر ایسے مصائب پڑے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑ جاتے تو وہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

(۳) بابا جان! وہ رنج و غم میرے سینے میں گھٹ کر رہ گیا۔ اے کاش وہ نکل گیا ہوتا۔

(۴) بابا جان! آپ کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں رہ گیا ہے۔ اس خوف سے روتی رہتی ہوں کہ آپ کے بعد میری زندگی طولانی نہ ہو جائے۔ ہر وقت آپ کے دیدار کا شوق بڑھتا ہی جاتا ہے۔

(۵) آپ کی قبر کے پاس آتی ہوں۔ نالہ کرتی ہوں۔ شکوہ کرتی ہوں۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔

(۶) اے وہ جو خاک کے پردے میں آرام کر رہا ہے! رونا مجھے آپ ہی نے سکھایا ہے۔ اور آپ کی یاد نے میرے سارے غم بھلا دیئے ہیں۔

(۷) اگرچہ آپ خاک کے پردے میں پنہاں ہو گئے، لیکن میرے دل میں پنہاں نہیں ہیں^(۱۰)۔

د: اسلام پر پڑنے والی مصیبت کا شکوہ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کے غم میں گریہ کرتی ہیں اور اسلام کی غربت و مصیبت کو بے بسی سے دیکھتی ہیں۔ اپنے بابا کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 110 ﴾

قَالَتْ :

قَلَّ صَبْرِي وَبَانَ عَيْنِي عَزَائِي * بَعْدَ لَقْدِي لِخَاتَمِ أَنْبِيَاءِ
 عَيْنُ يَا عَيْنُ أَسْكَبِي الدَّمْعَ سَحَابًا * وَيَكُ لَا تَنْجَلِي بِقَيْضِ الدِّمَاءِ
 يَا رَسُولَ إِلَهِ يَا حَبِيزَةَ اللَّهِ * وَكَهْفَ الْأَيْتَامِ وَالضُّعْفَاءِ
 قَدْ بَكَتَكَ الْجِبَالُ وَالْوَحْشُ جَمْعًا * وَالطَّيْرُ وَالْأَرْضُ بَعْدَ بُكْيِ السَّمَاءِ
 وَبَكَكَ الْحُجُونَ وَالرُّكْنُ وَ * الْمَشْعَرُ يَا سَيِّدِي مَعَ الْبَطْحَاءِ
 وَبَكَكَ الْمِحْرَابُ وَالذَّرْسُ لِلْقُرْ * أَنْ فِي الصُّبْحِ مُغْلِنًا وَالْمَسَاءِ
 وَبَكَكَ الْإِسْلَامُ إِذْ صَارَ فِي * النَّاسِ غَرِيبًا مِنْ سَائِرِ الْغُرَبَاءِ
 لَوْ تَرَى الْمُنْبَرَ الَّذِي كُنْتَ تَعْلُوهُ * عَلَاةَ الظُّلَامِ بَعْدَ الضِّيَاءِ
 يَا إِلَهِي عَجَلْ وَفَاتِنِي سَرِيعًا * لَقَدْ تَنَغَّصْتَ الْحَيَاةَ يَا مَوْلَانِي

(۱) میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ میری عزاداری آشکار ہو گئی۔ کیونکہ میں خاتم الانبیاء سے محروم ہو گئی ہوں۔

(۲) آنکھ، اے آنکھ! آنسو بہا۔ وائے ہوتجھ پر اگر تو آنسو نہ بہائے!

(۳) اے اللہ کے رسول ﷺ! اے خدا کے برگزیدہ و منتخب! اے

تیبوں اور بے کسوں کی ڈھارس!

(۴) آپ پر پہاڑ، مویشی اور پرندے گریہ کر رہے ہیں اور آسمان کے بعد

زمین بھی آپ کو رو رہی ہے۔

(۵) میرے سید و سردار! آپ پر مکہ شہر، رکن و مشعر اور سرزمین بطحا گریہ کر رہی ہے۔

(۶) آپ پر محراب عبادت اور قرآن کی درس گاہ، صبح و شام گریہ کرتی ہے۔

(۷) آپ پر اسلام گریہ کرتا ہے جو کہ آپ کی امت میں غریب و بے نوا ہو گیا ہے۔

(۸) بابا جان! اگر آپ اپنے منبر کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ نور کے بعد اس پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

(۹) معبود! مجھے جلدی موت دے، کیونکہ دنیا کی زندگی میرے لئے مکدر ہو گئی ہے ^(۱۱)۔

۵: پیغمبر زندہ جاوید ہیں

﴿ حدیث نمبر: ۱۱۱ ﴾

قَالَتْ :

إِذَا مَاتَ يَوْمَ مَاتَتْ قَلْبُ ذِكْرِهِ * وَ ذِكْرُ أَبِي سُدَّ مَاتَ وَاللَّهِ أَزِيدُ
تَأْمَلُ إِذَا الْأَخْرَانِ فِيكَ تَكَاثَرَتْ * أَعَاشَ رَسُولُ اللَّهِ أُمَّ ضَمَّهُ الْقَبْرِ

(۱) جو مر جاتا ہے اس کا ذکر اور اس کی یاد کم ہو جاتی ہے۔ لیکن میرے والد کا ذکر ہر روز بڑھتا جاتا ہے۔

(۲) غور کرو! جس وقت تمہارے اندر غم و اندوہ زیادہ ہو جائیگا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ ہیں یا قبر نے انہیں فراموش کر دیا ہے؟ (۱۱۲)

و: مصیبت و تنہائی کا شکوہ

﴿ حدیث نمبر: 112 ﴾

قُلْ لِلْمَغِيبِ تَحْتَ أَطْبَاقِ الثَّرَى * إِنَّ كُنْتَ تَسْمَعُ صَرَخَتِي وَبَدَائِيَا
 صُبْتُ عَلَيَّ مُصَابِبَ لَوْ أَنَّهُآ * صُبْتُ عَلَيَّ الْأَيَّامَ صِرْنَ لِيَايَا
 قَدْ كُنْتُ ذَاتَ حِمِيٍّ بِظَلِّ مُحَمَّدٍ * لَا أَخْشِي مِنْ ضَمِيمٍ وَكَانَ جَمَالِيَا
 فَالْيَوْمَ أَخْشَعُ لِلدَّلِيلِ وَآتَقِي * ضَمِيمِي وَادْفَعُ ظَالِمِي بَرْدَايَا
 فَإِذَا بَكَتْ قَمَرِيَّةٌ فِي لَيْلِهَا * شَجْنَا عَلَيَّ غُصْنِ بَكِيَّتِ صَبَاحِيَا
 فَلَا جَعْلَ لَ الْحُزْنَ بَعْدَكَ مُؤَسِّبِي * وَلَا جَعْلَ لَ الدَّمْعَ لِيَنَّكَ وَشَاحِيَا
 مَاذَا عَلَيَّ مَنْ سَمَّ تَرْبَةَ أَحْمَدٍ * أَنْ لَا يَسْمُ مَدَى الزَّمَانِ غَوَايَا

- (۱) جو زمین کے پردوں کے نیچے پوشیدہ ہو گیا ہے ان سے دریافت کریں کہ کیا وہ میرے نالوں کی فریاد سن رہے ہیں؟
- (۲) میرے اوپر ایسے مصائب پڑے ہیں کہ اگر دنوں پر پڑتے تو وہ راتوں میں بدل جاتے۔
- (۳) میں محمد ﷺ کے سایہ میں بحفاظت زندگی گزارتی تھی اور کسی دشمن سے نہیں ڈرتی تھی کہ وہ میرا جمال تھے۔
- (۴) آج ایک پست و ذلیل سے بھی خوف کھاتی ہوں، میرے اوپر ظلم ہوتا ہے اور میں اپنی ردا سے ظلم کو دفع کرتی ہوں۔

(۵) اگر قمری، رات کے وقت درخت کی شاخ پر گریہ کرتی ہے تو میں صبح کو روتی ہوں۔

(۶) میں آپ کے بعد غم و الم کو اپنا مونس بناؤں گی اور آنسوؤں کو اپنا اسلحہ قرار دوں گی۔

(۷) قبر احمد رضی اللہ عنہ کی بوسو گھنے والے کیلئے کیا ڈر! وہ پوری زندگی کوئی خوشبو نہ سونگھے (۱۳)۔

ز: غم جاوداں

﴿ حدیث نمبر: 113 ﴾

فِرَافِكْ أَعْظَمُ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي * وَفَقْدُكَ فَاطِمَةَ أَذْهَى النَّكَوْلِ
سَأْبِكُنِي حَسْرَةً وَأَنْوَعُ شَجْوَأً * عَلَيَّ خَلِيٍّ مَضَى أَمْنًا سَبِيلِي
الْأَيَّاعِينَ جُودِي وَأَسْعِدُنِي * فَحُزْنِي دَائِمٌ أُنْكِي خَلِيلِي

(۱) آپ کی جدائی میرے لئے بہت شاق ہے۔ آپ کو کھو دینا سنگین ترین

بیڑی ہے۔

(۲) میں حسرت و یاس کے ساتھ گریہ کروں گی اور اس محبوب پر گریہ کروں

گی جس نے میرے راستہ کو روشن کر دیا۔

(۳) ہاں! اے آنکھ میری مدد کر (تاکہ میں رو سکوں) کیونکہ میرا غم دائمی

ہے اور میں اپنے دوست کو رو رہی ہوں (۱۴)۔

ح: بے قرار آنسو

رسول ﷺ کے ذہن کے بعد آپ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کی قبر کے پاس کھڑی ہوتی ہیں اور غم و اندوہ کے ساتھ فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 114 ﴾

أَمْسَى بِخَدَيَّ لِلْمُؤَاعِرِ رُسُومٌ * أَسْفَا عَلَيْكَ وَفِي الْفُؤَادِ كُلوْمٌ
وَالصَّبْرُ يَحْسُنُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا * إِلَّا عَلَيْكَ فَإِنَّهُ مَعْدُومٌ
لَا غُتْبَ فِي حُزْنِي عَلَيْكَ لَوْ أَنَّهُ * كَمَا الْبُغَاءُ لِمُقْلَبِي يَدُومٌ

(۱) آپ کے غم میں آنسو بننے کے سبب میرے رخساروں پر نشان اور میرے دل میں زخم ہو گئے ہیں۔

(۲) ہر حال میں صبر بہتر ہے لیکن آپ پر صبر کیسے ہوا۔

(۳) آپ کا غم منانے پر مجھ پر کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی۔ خواہ میری آنکھ

سے ہمیشہ آنسو بہا کریں (۱۵)۔

ط: غم بیکراں

ورق بن عبداللہ ازدی نے حضرت فضہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک روز

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنی والد کی قبر کے پاس غمگین حالت میں بیٹھی اس طرح

نوحہ کر رہی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 115 ﴾

إِنْ حُزِنِيْ عَلَيْكَ حُزْنٌ جَدِيْدٌ * وَفُرَادِيْ وَاللّٰهُ صَبَّ عَيْنِيْ
كُلَّ يَوْمٍ يَزِيْدُ فِيْهِ حُجُوْنِيْ * وَانْحَسَابِيْ عَلَيْكَ لَيْسَ يَبِيْدُ
جَلَّ حُطْبِيْ فَبَانَ عَنِّيْ عَزَائِيْ * فَبُكَائِيْ فِيْ كُلِّ وَفِيْ جَدِيْدُ
إِنْ قَلْبًا عَلَيْكَ يَأْلَفُ صَبْرًا * أَوْ عَزَاءً فَإِنَّهُ لَجَلِيْدُ

(۱) آپ کا غم میرے لئے ہمیشہ زندہ رہے گا۔ خدا کی قسم! آپ کی محبت میں میرا دل بہت سخت ہے۔

(۲) میرے باپ کا غم ہر روز تازہ ہوتا ہے۔ آپ کا جو غم مجھے ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

(۳) آپ کی وفات عظیم سانحہ ہے۔ میری عزاداری آشکار ہے۔ میرا گریہ ہر دم تازہ ہے۔

(۴) دل کو آپ کے غم میں صبور ہونا چاہیے، اور تعزیت و تسلیت قبول کرنا چاہیے ^(۱۶)۔

﴿ ۳ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے دردمندانہ شکوے

(۱) امامت غصب کئے جانے کا شکوہ:

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بارگاہِ خدا میں امت کی خاموشی سردہری اور ابو بکر

و عمر کی زیادتی کی شکایت کرتی تھیں۔ رورو کر کہتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 116 ﴾

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ نَشْكُو فَقَدْ نَبَيْكَ وَرَسُولَكَ وَصَفِيكَ وَارْتِدَادَ
أُمَّتِهِ عَلَيْنَا، وَمَنْعَهُمْ إِيَّانَا حَقَّنَا الَّذِي جَعَلْتَهُ لَنَا فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ
عَلَى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ .

اے اللہ! میں تیرے نبی، تیرے رسول اور تیرے برگزیدہ کی وفات کی
اور ان کی امت کے ارتداد و کفر اختیار کرنے کی تجھ ہی سے شکایت کرتی
ہوں۔ ان امت والوں نے ہمارا وہ حق چھین لیا جو تو نے اپنی اس
کتاب میں مقرر کیا تھا جس کو اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے (۱۷)۔

(۲) منافقوں کی خیانت کا شکوہ:

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی

اور دریافت کیا:

اے بنت رسول! آپ نے کس حالت میں صبح کی ہے؟ کیسی طبیعت ہے؟
فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 117 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَصْبَحْتُ بَيْنَ كَمَدٍ وَكَرْبٍ، فَقَدْ النَّبِيُّ وَظَلِمَ
الْوَصِيُّ، هَتَكَ وَاللَّهُ حِجَابَهُ مَنْ أَصْبَحَتْ إِمَامَتُهُ مُقْتَصَّةً عَلَيَّ

غَيْرَ مَا شَرَعَ اللَّهُ فِي التَّنْزِيلِ ، وَ سَنَهَا النَّبِيُّ فِي التَّوْبِيلِ ، وَ
لَكِنَّهَا أَحْقَادٌ بَدْرِيَّةٌ وَ تِرَاثٌ أُحْدِيَّةٌ . كَانَتْ عَلَيْهَا قُلُوبُ
النِّفَاقِ مُحْتَمِلَةً لِإِمْكَانِ الْوُشَاةِ .

فَلَمَّا اسْتَهْدَفَ الْأَمْرُ أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا شَائِبُ الْأَثَارِ مِنْ مَخِيلَةِ
الشِّقَاقِ ، فَيَقْطَعُ وَتَرُ الْإِيمَانِ مِنْ قَسِي صُدُورِهَا ، وَ لَبَسَ
عَلَى مَا وَعَدَ اللَّهُ مِنْ حِفْظِ الرِّسَالَةِ وَ كِفَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ .

أَحْرَزُوا وَعَائِدَتَهُمْ غُرُورَ الدُّنْيَا بَعْدَ انْتِصَارِ مِمَّنْ فَتَكَ بِآبَائِهِمْ
فِي مَوَاطِنِ الْكُرُوبِ وَ مَنَازِلِ الشَّهَادَاتِ .

میں نے شدید حزن و ملال اور عظیم غم و اندوہ میں صبح کی ہے۔ نبی ﷺ
دنیا سے اٹھ گئے۔ (انکے) وحی پر ظلم کیا گیا۔ خدا کی قسم! اس شخص کی
عزت و عظمت کو پامال کیا گیا ہے جس کی امامت کے حق کو، قرآن و
سنت کے خلاف غصب کیا گیا ہے اور اس حق کو دوسروں کے حوالہ کر دیا
گیا ہے۔ یہ معاندانہ سلوک جنگ بدر کی دشمنیوں اور جنگ احد کے
انتقام کے جذبہ کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ دشمنیاں ان کے نفاق آمیز
دلوں اور ان کی فتنہ پرور فکروں میں پوشیدہ تھیں۔ لیکن وہ ان کو ظاہر نہیں
کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حکومت الہیہ، موقعہ پرست لوگوں کے ہاتھ
کی کٹھ پتلی بن گئی۔ امام برحق گوشہ نشین ہو گئے۔ کینوں کی دیرینہ آگ
بھڑک اٹھی۔ لوگوں نے ہم پر مصائب ڈھانے اور میرے لئے مشکلات
پیدا کرنے کا عزم کر لیا۔ انہوں نے رشتہ ایمان کو توڑ ڈالا۔

افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے مشرک و منافق باپوں کا انتقام لینے میں جو کہ اسلامی جنگوں میں قتل ہوئے تھے، دنیا کو سمیٹ لیا اور دنیا کے فریب میں آگئے (۱۸)۔

(۳) موت کی تمنا:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے جاں گداز غم اور ان کے شکوہ کی رسول ﷺ نے اپنے اصحاب کو خبر دی تھی اور فرمایا تھا:

میری بیٹی اس طرح مصائب و آلام میں مبتلا ہوگی کہ دستِ دعا بلند کر کے خدا سے موت و شہادت کی دعا کرے گی۔

چنانچہ فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 118 ﴾

يَا رَبِّ اِنِّي قَدْ سَمِمْتُ الْحَيَاةَ وَ تَبَرَّمْتُ بِاَهْلِ الدُّنْيَا فَالْحَقِيْنِي
بِاَبِي . اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ وِفَاتِي سَرِيْعًا .

پروردگارا! میں زندگی سے تنگ آچکی ہوں۔ تھک چکی ہوں۔ دنیا داروں

سے بے زار ہوں۔ میں بہت سی مصیبتوں اور بلاؤں سے گزری ہوں۔

پس مجھے میرے بابا رسول ﷺ سے ملحق کر دے اور مجھے جلدی موت

دے دے (۱۹)۔

﴿ ۴ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شفاعت

امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کے بارے میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 119 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِذَا حُشِرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشْفَعُ عَصَاةَ أُمَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.
روزِ قیامت جب مجھے اٹھایا جائے گا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کروں گی ^(۲۰)۔

﴿ ۵ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شیعہ اور پیروانِ اہل بیت

اہل بیت کے پیروں میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی کو فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ اس کا شوہر آپ کا شیعہ ہے کہ نہیں؟
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ایک کلی جواب دیا اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 120 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِنْ كُنْتُ تَعْمَلُ بِمَا أَمْرُنَاكَ وَتَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ عَنْهُ ، فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا وَ الْآفَلَا .

اگر تم ہمارے حکم کے مطابق عمل کرتے ہو اور اس چیز سے باز رہتے ہو جس سے ہم نے منع کیا ہے تو تم ہمارے شیعہ ہو ورنہ نہیں!

وہ شخص یہ کھلی جواب سن کر خاموش ہو گیا اور اپنی سستی کے پیش نظر کہنے لگا:

ہائے! میں ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلوں گا۔

اس کی بیوی نے اپنے شوہر کی اس پریشانی کو فاطمہ زہرا علیہا السلام سے بیان کیا۔

آپ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 121 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: قَوْلِي لَهُ: لَيْسَ هَكَذَا.

شِيعَتَنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَكُلُّ مُحِبِّينَا وَمَوَالِي أَوْلِيَانِنَا وَ

مُعَادِي أَعْدَانِنَا، وَالْمُسْلِمُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ لَنَا.

لَيْسُوا مِنْ شِيعَتِنَا إِذَا خَالَفُوا أَوْامِرَنَا وَنَوَاهِينَا فِي سَائِرِ

الْمُؤَبَقَاتِ، وَهُمْ مَعَ ذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ.

وَلَكِنْ بَعْدَ مَا يُطَهَّرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلَايَا وَالرَّزَايَا،

أَوْ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ بِأَنْوَاعِ شِدَائِدِهَا،

أَوْ فِي الطَّبَقِ الْأَعْلَى مِنْ جَهَنَّمَ بَعْدَ بَإِهَا إِلَى أَنْ نَسْتَفِذَهُمْ

بِحُبِّنَا وَنَنْقُلَهُمْ إِلَى حَضْرَتِنَا.

اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ ایسا نہیں ہے (جیسا کہ تمہارا خیال ہے)

ہمارے شیعہ تمام اہل بہشت سے بہتر ہیں، ہمارے محب اور ہمارے

محبوں کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن سب جنت میں جائیں

گے اور یہ وہ ہیں جو لوگ دل و زبان سے ہمارے حکم کی تعمیل کرتے ہیں

لیکن جو ہمارے حکم سے روگردانی کرتے ہیں اور ہمارے منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتے وہ ہمارے سچے شیعہ نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ لوگ ، گناہوں سے پاک ہونے ، روزِ قیامت کی مشکلیں برداشت کرنے اور ایک مدت تک جہنم کے طبقہ بالا میں رہنے اور جہنم کے عذاب کا مزہ چکھنے کے بعد جنت میں جائیں گے اور ہم انہیں اس لئے نجات دلائیں گے کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنے سامنے جنت میں منتقل کریں گے (۲۱)۔

﴿۶﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شاہد اور گواہ

(۱) عالم اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

فدک ، حدیث نمبر: 154۔

(۲) اپنی گواہی سے آگاہی :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 135، 136، 137۔

(۳) امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

اپنی شہادت سے آگاہی، حدیث نمبر: 139۔

(۴) رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار (شہادتِ حسین علیہ السلام کے بارے میں):
 جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو مستقبل میں رونما ہونے والے
 حادثہ سے آگاہ کیا اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف اشارہ کیا تو حضرت
 فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دریافت کیا:

﴿ حدیث نمبر: 122 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَاهُ! مَنْ يَقْتُلُ وَلَدِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي وَ ثَمْرَةَ فَوَادِي؟
 قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: شَرُّ أُمَّةٍ مِنْ أُمَّتِي .

فَقَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَاهُ أَفَرَأُ جَبْرِئِيلَ عَيْنِي السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ: فِي أَيِّ
 مَوْضِعٍ يَقْتُلُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: فِي مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: كَرْبَلَا! Presented By: www.jafriLibrary.com
 اے بابا جان! میرے نورِ نظر اور میوۂ دل کو کون قتل کرے گا؟
 فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ۔

دوبارہ دریافت کیا: بابا جان! جبرئیل کو میرا سلام دیجیے اور ان سے یہ
 معلوم کیجئے کہ میرے حسین علیہ السلام کو کہاں شہید کیا جائے گا؟
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سرزمین پر جسے کربلا کہتے ہیں۔
 دوسری روایت میں اس طرح فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 123 ﴾

قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! سَلَّمْتُ وَ رَضِيْتُ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ .
 اے بابا! میں راضی برضائے خدا ہوں اور خدا پر توکل کرتی ہوں ^(۲۲)۔

(۵) اس بچہ کی شہادت جو پیدا نہیں ہوا تھا:

ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے فرمایا:
آپ کے بیٹے کے بارے میں جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ کربلا
میں شہید کئے جائیں گے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر غم و اندوہ کی گھٹا چھا گئی۔ پریشان ہو کر دریافت کیا:

﴿ حدیث نمبر: 124 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: لَيْسَ لِي فِيهِ حَاجَةٌ، يَا أَبَتِ.

اے بابا! مجھے ایسا بچہ نہیں چاہیے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:
بیٹی! یہ تیرا بیٹا حسین علیہ السلام ہے۔ نو معصوم اس کی نسل سے ہوں گے کہ
جن کے سبب دین باقی رہے گا۔

قَالَتْ علیہا السلام: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَدْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں خدا سے راضی ہوں (۲۳)۔

(۶) اپنے بچے کی شہادت کی گواہ:

جب بیعت شکن اور منافقین نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ و ہجوم کیا تو
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دفاع کیا اور ان لوگوں کے دعووں کو دندان شکن جوابات سے

باطل کر دیا اور اپنے بیان سے انہیں رسوا کیا۔ جنگ سے بھاگنے والوں اور کینہ توڑ لوگوں کی صفوں کے مقابلہ میں شیر کی مانند کھڑی ہوئیں اور تن تنہا آپ نے ولایت کا دفاع کیا۔ حملہ آوروں نے خیانت و کمینگی کا ثبوت دیا اور آپ کے گھر کو آگ لگا دی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کو در و دیوار کے درمیان کچل دیا۔ تاریخ کا ورق پلٹا اور سقیفہ کے لیروں کے باب میں ایک اور سیاہ کارنامہ ثبت ہو گیا اور آپ کا بچہ محسن علیہ السلام جو ابھی پیدا نہیں ہوا تھا، شکمِ مادر میں شہید ہو گیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شہادت کی پیشگوئی فرما چکے تھے۔ اس بچہ کی شہادت کا راز معلوم کیا جاسکتا ہے۔

حضرت محسن علیہ السلام حریمِ ولایت سے دفاع کرنے والی صفِ اول کے پہلے شہید ہیں اور یہ بات سب نے سنی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جنابِ فضہ کو مخاطب کر کے کہا:

﴿ حدیث نمبر: 125 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا فَضَّةُ! إِلَيْكَ فَخُذِينِي فَوَ اللَّهُ لَقَدْ قُتِلَ مَا فِي أَحْشَائِي مِنْ حَمَلٍ.

اے فضہ! مجھے تھام لو کہ میرے شکم میں بچہ شہید ہو گیا (۱۳)۔

(۷) شہادت کا اشتیاق:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

فاطمہ کی خوشی، حدیث نمبر: 99۔

حوالہ جات

- (۱) امالی، صدوق، ص: ۵۹۵؛ امالی طوسی، ج: ۱، ص: ۱۹۱
- (۲) احتجاج طبرسی، ج: ۱، ص: ۱۸؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۷
- (۳) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۸۹؛ مسند احمد، ج: ۶، ص: ۲۸۳
- (۴) امالی، ص: ۲۱۳؛ ج: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
- بخار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰
- (۵) امالی، ص: ۲۱۳؛ حدیث: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
- بخار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰
- (۶) امالی، ص: ۲۱۳؛ ج: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
- بخار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰
- (۷) بخار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۱۷۳ و ۱۷۸
- (۸) سیرۃ نبوی، ج: ۳، ص: ۳۶۳؛ معالم، ج: ۱۱، ص: ۲۵۵
- (۹) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۳۳؛ بخار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۱۹۶
- الغدیر، ج: ۷، ص: ۱۹۲ و ۷۹
- (۱۰) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۱، ص: ۲۳۲؛ اعلام النساء، ج: ۱، ص: ۱۲۰۵
- (۱۱) احقاق الحق، ج: ۱۹، ص: ۱۶۰؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۸۷
- (۱۲) ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۲۳۷؛ بخار، ج: ۳۶، ص: ۳۵۳، باب: ۳۱
- (۱۳) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۳۵۳؛ مناقب، ج: ۱، ص: ۲۳۲

(۱۳) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۴۹۱

(۱۵) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۵۹۷ ؛ احقاق الحق ، ج : ۱۰ ، ص : ۴۸۳

(۱۶) بحار الانوار ، ج : ۳۳ ، ص : ۱۷۶ ؛ کوکب الدرزی ، جزء اول ، ص : ۴۴۰

(۱۷) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۴۴۲ ؛ بحار الانوار ، ج : ۵۳ ، ص : ۱۹

بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۱۵۶ و ۲۱۳ :

(۱۸) بحار ، ج : ۴۳ ، ص : ۱۵۷ ؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج : ۲ ، ص : ۴۰۵ و ۴۰۹

(۱۹) احقاق الحق ، ج : ۱۹ ، ص : ۱۶۰ ؛ بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۱۷۷

(۲۰) احقاق الحق ، ج : ۱۹ ، ص : ۱۲۹ ؛ احقاق الحق ، ج : ۱۰ ، ص : ۳۶۷

وسیلۃ النجاة ، ص : ۲۱۷

(۲۱) بحار الانوار ، ج : ۶۵ ، ص : ۱۵۵ ؛ تفسیر برہان ، ج : ۴ ، ص : ۲۱

(۲۲) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۲۶۳ ؛ تفسیر فرات الکوفی ، ص : ۵۵

(۲۳) علل الشرائع ، ص : ۷۹ ؛ کمال الدین ، ج : ۲ ، ص : ۸۷

(۲۴) کوکب الدرزی ، جزء اول ، ص : ۱۳۵ ؛ بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۱۹۸

(ص)

■ صدقات اور اس کا مصرف -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 142-

■ صلہ رحم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 57-

■ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صبر و بردباری -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 162-

صحیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا - ۱۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ صحیفہ فاطمہؑ

(۱) صحیفہ فاطمہؑ کی شبِ نزول:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

﴿ معجزات ، حدیث نمبر: 198 -

(۲) صحیفہ فاطمہؑ:

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں:

ایک روز میں حضرت علیؑ کے گھر گیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کے ہاتھ میں ایک بزرگ کی خوبصورت کتاب کو دیکھ کر مجھے زمر یاد آ گیا۔ اس کتاب سے نور ساطع تھا۔

میں نے عرض کیا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان، دختر رسول! یہ آپ کے ہاتھوں میں کیا ہے؟

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 126 ﴾

قَالَتْ ﷺ: هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ
اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنِي وَاسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ
وُلْدِي، فَأَعْطَانِيهِ لِيُشْرِنِي بِذَلِكَ.

یہ ایک کتاب ہے جو خدا نے میرے والد رسول ﷺ کو ہدیہ کی ہے۔
 اس کتاب میں میرے والد کا نام، میرے شوہر کا نام، میرے دونوں
 بیٹوں کا نام اور میری اولاد سے ہونے والے ائمہ و اوصیاء کا نام ہے۔ یہ
 کتاب مجھے اس لئے ہدیہ دی گئی ہے تاکہ مجھے مسرت ہو۔
 جاہل نے عرض کیا: میں بھی اس کتاب کا مطالعہ کر سکتا ہوں؟
 فرمایا: نہیں! یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کتاب کا مطالعہ صرف رسول خدا ﷺ،
 حضرت علیؑ اور معصوم امام علیہ السلام ہی کر سکتے ہیں^(۱)۔

(۳) صحیفہ فاطمہؑ کے مطالب اسرار ہیں:

اسلامی روایتوں اور حضرت فاطمہ زہراؑ کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 صحیفہ فاطمہ زہراؑ کے مطالب خدا کے اسرار کا حصہ ہیں جو صرف معصوم
 پیشواؤں ہی کے سپرد ہوتے ہیں۔

جاہر بن عبد اللہ انصاریؒ کہتے ہیں:

ایک روز میں فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ
 کے ہاتھ میں سفید رنگ کی ایک کتاب دیکھی۔ میں نے معلوم کیا:
 یہ خوبصورت کتاب کیسی ہے؟ کیا میں بھی اس کا مطالعہ کر سکتا ہوں؟

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 127 ﴾

قَالَتْ ﷺ: فِي أَسْمَاءِ الْأَيْمَةِ مِنْ وُلْدِي يَا جَابِرُ لَوْ لَا النَّهْيُ

لَكُنْتُ أَفْعَلُ ، لِكِنَّهُ قَدْ نَهَى أَنْ يَمَسَّهَا إِلَّا النَّبِيُّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيِّ
أَوْ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّ .

اس صحیفہ میں ان ائمہ کے نام ثبت ہیں جو میری اولاد سے ہوں گے۔
اے جابر! اگر اس بات سے منع نہ کیا ہوتا کہ کوئی دوسرا اس کو نہیں دیکھ
سکتا تو میں یہ کتاب تمہیں دے دیتی۔ لیکن کسی دوسرے کو اس کتاب
کے مطالعہ کی اجازت نہیں ہے۔ بس رسول ﷺ ، ان کے وصی اور
ان کے اہل بیت ہی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں ^(۳)۔

(۳) جابرؓ کو صحیفہ فاطمہ علیہا السلام کے بعض مطالب کا علم تھا:

صحیفہ فاطمہ علیہا السلام کے مطالب اسرا خدا کا جزو ہیں اور وہ اہل بیت رسول ﷺ
کے پاس تھا۔ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ جیسے رسول کے بعض صحابہ کو فاطمہ زہرا علیہا السلام
کی اجازت سے اس صحیفہ کے کچھ مطالب کا علم ہو گیا تھا۔
جابرؓ کہتے ہیں:

میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک نورانی صحیفہ
دیکھا۔ میں نے معلوم کیا: یہ کیسی کتاب ہے؟

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 128 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ
أَبِيَّ وَاسْمُ بَعْلِيَّ وَاسْمُ ابْنِيَّ وَاسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَٰلِدِيَّ

فَأَعْطَانِيهِ لَيْسُرَيْيُ .

قال جابر ، فيه اثنا عشر اسما قلت اسما من هؤلاء؟
قالت : هذه أسماء الأوصياء أولهم ابن عمي و أحد عشر
من ولدي ، آخرهم القائم عليه السلام .

قال جابر : فرأيت فيها محمد في ثلاثة مواضع و علياً في أربعة مواضع .

یہ وہ کتاب ہے جو خدا نے رسول ﷺ کو بطور ہدیہ عطا کی ہے۔ اس میں میرے والد کا نام، میرے شوہر کا نام، میرے دونوں بیٹوں کا نام اور میری اولاد میں ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں۔ یہ کتاب رسول ﷺ نے مجھے اس لئے عطا کی ہے تاکہ میں خوش ہو جاؤں۔

جابر نے کہا:

اس میں بارہ نام ہیں۔ یہ کس کس کے ہیں؟

فرمایا:

یہ رسول ﷺ کے جانشینوں کے نام ہیں۔ ان میں پہلے علی عليه السلام ہیں اور گیارہ میری ذریت سے ہوں گے۔ ان میں آخر قائم عليه السلام ہے (۳)۔

جابر کہتے ہیں:

میں نے دیکھا تو اس میں تین نام 'محمد' اور چار نام 'علی' ہیں۔

(ط - ظ - ع)

■ جنت کا کھانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 193، 195۔

■ جس گھر میں کھانا نہیں ہے۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 179۔

■ بچہ کی طہارت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 2۔

■ حضرت علی پر ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 178۔

■ حضرت فاطمہ پر ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 178۔

■ اہل بیت پر ظلم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 178، 172، 171 -

■ ابو بکر و عمر کا ظلم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 177، 176، 175، 173 -

■ انصار و مہاجرین کا ظلم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 178، 57، 174 -

﴿ ۱ ﴾ عبادتِ فاطمہ علیہا السلام -

﴿ ۲ ﴾ عرفانِ فاطمہ علیہا السلام -

﴿ ۳ ﴾ عالمِ اسلامی کا علم -

﴿ ۴ ﴾ فاطمہ علیہا السلام کا علم و آگاہی -

﴿ ۵ ﴾ لامحدود علم -

﴿ ۱ ﴾ عبادتِ فاطمہؑ

- اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
- ﴿ عرفانِ فاطمہؑ علی کی زبانی، حدیث نمبر: 130 -
 - ﴿ عبادت میں اخلاص، حدیث نمبر: 6 -
 - ﴿ شادی کی رات، حدیث نمبر: 12، 130 -

﴿ ۲ ﴾ عرفانِ فاطمہؑ

(۱) فاطمہ کی خداشناسی:

- اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
- ﴿ خداشناسی -

(۲) ترکِ حبِ دنیا:

- اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
- ﴿ دنیا اور دنیا کی طرف رجحان -

(۳) نزولِ ملائکہ اور فاطمہؑ کو سلام:

- اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:
- ﴿ معجزات اور کرامات، حدیث نمبر: 196، 197، 198 -

(۴) مشکلوں اور سختیوں میں شکر:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ سادہ زندگی اور روزمرہ کے کام، حدیث نمبر: 88۔

(۵) پیدائش ہی سے خدائی رجحان:

بعثت رسول ﷺ کا ابتدائی زمانہ بہت سخت تھا۔ خاندان رسول ﷺ پر ہر طرف سے اقتصادی، اجتماعی اور نفسیاتی پابندیاں عائد کی جا رہی تھیں۔ بے دھڑک جھوٹ بولنے والے بے ایمان بت پرست رسول اللہ ﷺ کی خدائی دعوت کو جھٹلا رہے تھے۔ اس وقت جناب خدیجہ رسول ﷺ کی تنہائی، مستقبل کے مصائب اور قریش کے حملوں سے نمٹنے کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔ مضطرب و دل گرفتہ بیٹی تھیں کہ ایک دل نواز آواز نے انہیں ذرا آرام بخشا۔

شکم مادر سے فاطمہ زہرا ؑ نے مادر کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 129 ﴾

قَالَتْ ؑ: يَا أُمُّهُ! لَا تَحْزَنِي وَلَا تَرْهَبِي، فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ أَبِي.
اماں! آپ غم نہ کیجئے، فکر نہ کیجئے! خدا میرے والد کے ساتھ ہے ^(۱)۔

(۶) بچپن میں خدائی رجحان:

جس دن حضرت خدیجہ نے وفات پائی تھی، اس روز فاطمہ ؑ اپنے والد

سے گھوم گھوم کر پوچھ رہی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 130 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: يَا أَبَةَ! أَيْنَ أُمِّي؟

بابا جان! میری ماں کہاں ہیں؟

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! فاطمہ علیہا السلام کو ہمارا سلام پہنچا دیجئے اور انہیں یہ بتا دیجئے کہ ان کی والدہ خدیجہ جنت میں آسیہ و مریم علیہما السلام ساتھ ہیں۔

فاطمہ علیہا السلام نے اس بشارت کو سن کر فرمایا:

قَالَتْ عَلِيًّا: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ السَّلَامُ.

حقیقت یہ ہے کہ اصل سلام خدا ہے۔ سلام اسی کی طرف سے ہے اور سلام کی بازگشت اسی کی طرف ہے (۱)۔

(۷) عرفانِ فاطمہ علیہا السلام کی زبانی:

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی شادی ہونے اور دیگر رسوم کے

انجام پانے کے بعد رسول ﷺ نے پہلے علی علیہ السلام سے دریافت کیا:

اے علی! اپنی شریک حیات فاطمہ کو تم نے کیسا پایا؟

عرض کیا:

خدا کی اطاعت میں بہترین مددگار ہیں۔

اس کے بعد اپنی بیٹی فاطمہ سے دریافت کیا:

اپنے شوہر کو کیسا پایا؟

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 131 ﴾

قَالَتْ ؑ: خَيْرَ بَعْلِ .بہترین شوہر ہیں ^(۳)۔

﴿ ۳ ﴾ عالمِ اسلامی کا علم

(۱) سوال و جواب کی اہمیت:

حضرت علی ؑ سے منقول ہے کہ ایک روز مدینہ کی عورت حضرت فاطمہ زہرا ؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

میری ماں بوڑھی ہو گئی ہے۔ وہ نماز سے متعلق کچھ مسائل معلوم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ سے نماز کے شرعی مسائل معلوم کروں۔

حضرت فاطمہ زہرا ؑ نے فرمایا:

معلوم کرو۔

اس نے بہت سے مسائل معلوم کئے۔ آپ ؑ نے سب کا جواب دیا۔ اس عورت نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے شرمندگی کا اظہار کیا اور

کہا:

بنتِ رسول! مجھے آپ کو اس سے زیادہ زحمت نہیں دینا چاہیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 132 ﴾

قَالَتْ ﷺ: هَاتِي رَسَلِي عَمَّا بَدَأَ لَكَ، أَرَأَيْتِ مَنِ اكْتَرَى يَوْمًا يَصْعَدُ إِلَى سَطْحِ بِحَمَلٍ ثَقِيلٍ وَ كَرَاهٍ مِائَةَ أَلْفِ دِينَارٍ يَنْقُلُ عَلَيْهِ؟
قالت: لا.

فَقَالَتْ: اكْتَرَيْتِ أَنَا بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَا بَيْنَ الثَّرَى إِلَى الْعَرْشِ لَوْلُوًا، فَأُحْرَى أَنْ لَا يَنْقُلَ عَلَيَّ.

خیر آؤ! جو معلوم کرنا چاہتی ہو، معلوم کرو۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک دن کیلئے مزدوری پر رکھے تاکہ بھاری بوجھ مکان کی چھت پر لے جائے اور اس کو ایک لاکھ دینار طلا مزدوری دے تو کیا اس کیلئے یہ کام دشوار ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے سلسلہ گفتگو جاری کرتے ہوئے کہا:

میں جس مسئلہ کا جواب دیتی ہوں، اس کا عوض اتنے ہی گوہر و لؤلؤ پاتی ہوں، جتنا عرش و فرش کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس لئے یہ کام میرے لئے دشوار نہیں ہونا چاہیے (۳)۔

(۲) حدیث کی قدر و قیمت:

مدینہ کے ایک مومن نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے التماس کی کہ مجھے ایک بیٹ سنا دیجئے۔

آپ نے فضہ سے فرمایا:

وہ حدیث جو ایک کاغذ پر لکھی ہوئی ہے اسے اٹھلاؤ۔

جناب فضہ نے اسے بہت ڈھونڈا لیکن دستیاب نہیں ہوئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام

کی خدمت میں عرض کیا:

وہ حدیث گم ہو گئی ہے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اس کا افسوس ہوا۔ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 133 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَنَحْكُ أَطْلُبُهَا فَإِنَّهَا تَعْدِلُ عِنْدِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا.

خدا تمہیں خیر دے! اسے تلاش کرو کیونکہ وہ مجھے میرے حسن و حسین کے برابر عزیز ہے ^(۵)۔

آپ کے ان بیانات سے اسلامی علم و تحقیقات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مثلاً:

❖ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حدیثوں کو لکھ لیتی تھیں۔

❖ حدیثوں کی اس طرح حفاظت کرتی تھیں کہ بہت جلد سمجھ لیتی تھیں کہ

فلاں حدیث اپنی جگہ ہے یا نہیں؟

❖ کیا دنیائے علم و دانش میں کوئی ایسا شخص مل سکتا ہے کہ جو ایک حدیث

کو اپنے بیٹوں کے برابر سمجھتا ہو، وہ بھی حسن و حسین علیہما السلام جیسے بیٹوں کے برابر؟

﴿ ۴ ﴾ فاطمہ علیہا السلام کا علم و آگاہی

(۱) زمانہ شہادت کا علم:

الف: اسماء کی روایت

جناب جعفر طیارؓ کی زوجہ اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شہادت کے وقت میں آپ کے پاس ہی کھڑی تھی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 134 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: إِنَّ جَبْرَيْلَ آتَى النَّبِيَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ الرَّفَاةُ بِكَافُورٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَسَمَهُ اثَلَاثًا. ثَلَاثًا لِنَفْسِهِ، وَ ثَلَاثًا لِعَلِيٍّ وَ ثَلَاثًا لِي وَ كَانَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

فَقَالَتْ عَلِيَّةٌ: يَا أَسْمَاءُ! إِنِّي بَبْقِيَّةِ حُنُوطِ وَالِدِي فَضَعِيهِ عِنْدَ رَأْسِي وَ أَنْتَظِرِيْنِي هُنَيْهَةً ثُمَّ أَدْعِنِي فَإِنْ أُجْتُكَ وَ إِلَّا فَأَعْلَمِي أَنِّي قَدْ قَدِمْتُ عَلَى أَبِي.

وفات رسول ﷺ کے وقت جبرئیل آپ کے پاس جنت سے کچھ کافور لائے تو رسول ﷺ نے اس کے تین حصے کئے ایک اپنے لئے، دوسرا علیؓ کیلئے اور تیسرا میرے لئے۔ اس کا وزن چالیس درہم تھا۔

اسماءؓ! وہ کافور لاؤ اور میرے سرہانے رکھ دو تھوڑی دیر تک انتظار کرنا اور

پھر مجھے آواز دینا۔ اگر میں نے تمہارا جواب دیا تو کوئی بات نہیں۔ ورنہ

یہ سمجھ لینا کہ میں اپنے والد سے ملتی ہو چکی ہوں^(۶)۔

اسماءؓ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر تک میں نے صبر کیا۔ پھر فاطمہؓ کو صدا دی۔

جب کوئی جواب نہ آیا تو میں سمجھ گئی کہ آپؓ ملائِ اعلیٰ میں پہنچ گئی ہیں۔

ب: جناب سلمہؓ کی روایت

سلمہ ام بنی رافعہؓ بیان کرتی ہیں:

وفات فاطمہ زہراؓ کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے

غسل کیلئے پانی طلب کیا۔ میں نے پانی پیش کیا۔ پھر آپ نے اپنا لباس

طلب کیا۔ میں نے لباس حاضر کیا۔ آپ نے لباس نہ پ تن کیا۔ گھر

میں داخل ہوئیں اور رو بہ قبلہ ہو کر بستر پر لیٹ گئیں اور مجھ سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 135 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أُمَّهُ! إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، إِنِّي قَدْ فَرَعْتُ مِنْ

نَفْسِي وَإِنِّي قَدْ اغْتَسَلْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ.

اماں! ابھی میری روح قبض ہو جائے گی اور میں اپنے پروردگار کی طرف

سفر کر جاؤں گی۔ میں اپنی جان سے فارغ ہو چکی ہوں۔ غسل کر چکی

ہوں۔ پس کوئی بھی میرا لباس نہ چھوئے^(۷)۔

اس کے بعد آپ نے اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھا اور رو بہ قبلہ لیٹ گئیں

اور جان کو جان آفرین کے سپرد کر دیا۔

(۲) شہادت کے وقت کا علم :

الف : ابن عباسؓ کی روایت

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی شہادت سے کچھ پہلے حسن و حسینؑ کا ہاتھ پکڑا اور قبر رسول ﷺ پر گئیں اور قبر و منبر رسولؐ کے درمیان دو رکعت نماز بجا لائیں۔ نماز کے بعد حسن و حسینؑ کو اپنی گود میں لیا اور انہیں خدا حافظ کیا۔ اور فرمایا :

تمہارے والد علیؑ نماز میں مشغول ہیں۔ اپنے باپ کے ساتھ رہنا۔
یہ کہہ کر فاطمہ زہرا علیہا السلام گھر کی طرف روانہ ہوئیں۔ جعفر طیارؓ کی زوجہ اسماءؓ کو صدا دی اور فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 136 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا : لَا تَفَاقِدِينِي فَإِنِّي فِي هَذَا الْبَيْتِ وَاصِعَةٌ جَنِبِي سَاعَةً ، فَإِذَا مَضَتْ سَاعَةٌ وَ لَمْ أُخْرَجْ فَنَادِينِي ، فَإِن أَجَبْتُكَ فَادْخُلِي وَ إِلَّا فَاعْلَمِي أَنِّي أَلْحَقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

اے اسماء! میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ اس کمرہ میں تھوڑی دیر آرام کروں گی۔ اگر ایک گھنٹہ بعد باہر نہ آئی تو مجھے آواز دینا۔ اگر میں نے جواب دیدیا تو تم کمرہ میں داخل ہونا لیکن اگر میرا کوئی جواب نہ آئے تو سمجھ لینا کہ میں رسول ﷺ سے ملتی ہو گئی ہوں (۸)۔

ب: شریک حیات سے راز گوئی

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے آخری وقت میں حضرت علی علیہ السلام سے کچھ راز بیان کئے اور موت کی خبر دی:

﴿ حدیث نمبر: 137 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: يَا أَبَا الْحَسَنِ، رَقَدْتُ السَّاعَةَ فَرَأَيْتُ حَبِيبِي رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ فِي قَصْرِ مِنَ الدَّرِّ الْأَبْيَضِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ ﷺ:

“هَلَمِّي إِلَيَّ يَا بِنْتِي، فَإِنِّي إِلَيْكَ مُشْتَاقٌ”.

فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! إِنِّي لِأَشَدُّ شَوْقًا مِنْكَ إِلَيَّ لِقَائِكَ، فَقَالَ:

“أَنْتِ اللَّيْلَةُ عِنْدِي”.

وَ هُوَ الصَّادِقُ لِمَا وَعَدَ وَالْمُوفِيُّ لِمَا عَاهَدَ .

اے ابوالحسن! میں تھوڑی دیر کیلئے سو گئی تھی۔ میں نے اپنے حبیب رسول

خدا ﷺ کو سفید مروارید کے محل میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے

مجھے دیکھا تو فرمایا: جلد میرے پاس آؤ کہ میں تمہارا مشتاق ہوں۔

میں نے جواب دیا: خدا کی قسم! مجھے آپ کی زیارت کا بہت زیادہ

اشتیاق ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات تم میرے پاس آ جاؤ گی۔

اور رسول ﷺ اپنے وعدے میں سچے ہیں اور جو عہد کرتے ہیں اسے

پورا کرتے ہیں^(۱)۔

(۳) کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم :
 فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے اشعار میں مالی پریشانیوں اور پھر کربلا میں امام
 حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف اشارہ فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 138 ﴾

أَضْعَرُهُمْ يُقْتَلُ فِي الْقِتَالِ * أَمْسَوْ جِيعًا وَهُمْ أَشْبَالِي *
 بِكَرْبَلَا يُقْتَلُ بِأَغْيَالِ * لِقَاتِلِيهِ الْوَيْلُ مَعَ وَبَالِ

(۱) کل رات میرے بچوں نے بھوک کی حالت میں بسر کی ان میں سے
 چھوٹے، حسین علیہ السلام میدان جنگ میں شہید کئے جائیں گے۔
 (۲) میرے بچوں کو مکر و فریب سے شہید کریں گے۔ وائے ہو ان
 قاتلوں پر ^(۱)۔

(۳) لامحدود علم :

عمار یاسر بیان کرتے ہیں :
 ایک روز جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے علی علیہ السلام سے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 139 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : أَدْنُ لَأَحَدِنِكَ بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَانَتْ وَبِمَا لَمْ
 يَكُنْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حِينَ تَقُومُ السَّاعَةُ .

میرے قریب آئیے تاکہ میں ان باتوں کو آپ سے بیان کروں جو ہو چکی

ہیں، جو ہورہی ہیں اور جو آئندہ ہوگی (۱۱)۔

(۵) مستقبل کے تلخ حوادث کا علم:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے والد کی باتیں سن کر فرمایا:

میں اپنی اولاد پر گریہ کر رہی ہوں۔

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پر شدید رقت طاری ہوئی۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی! گریہ نہ کرو، صبر کرو۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 140 ﴾

لَسْتُ أَبْكِي لِمَا يُضْعَعُ بِي مِنْ بَعْدِكَ وَ لَكِنِّي أَبْكِي لِفِرَاقِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

بابا! میں اس سلوک پر نہیں رو رہی ہوں جو آپ کے بعد ہمارے ساتھ روا رکھا جائے گا۔ بلکہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں آپ کے فراق پر گریہ کر رہی ہوں (۱۲)۔

(۶) شہادت کی خبر:

بعض لوگوں کو جہاد و جنگ میں اپنے مستقبل کا علم نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ یہ بھی

نہیں جانتے کہ جنگ و جہاد میں ان کی قسمت انہیں کہاں لے جائی گی؟ لیکن رسول ﷺ کی بیٹی اپنے جہاد و انجام سے واقف تھیں۔ آپ ﷺ اپنی شہادت کی خبر دیتی تھیں۔ ایک روز حضرت علیؑ سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 141 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ وَ حَدَّثَنِي أَنِّي أَوْلُ أَهْلِهِ لِحُوقَابِهِ وَلَا بُدَّ مِنْهُ، فَاصْبِرْ لِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى! وَارْضَ بِقَضَائِهِ!

اے ابوالحسنؑ! رسول ﷺ نے مجھ سے عہد کیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ ان کے اہل میں سے میں سب سے پہلے ان سے ملحق ہوں گی اور ایسا ہی ہوگا۔ پس خدا کے حکم پر صبر کرنا اور اس کے فیصلہ پر راضی رہنا (۱۴)۔

﴿ ۵ ﴾ لا محدود علم

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

﴿ حدیث نمبر: 139 - ﴾

حوالہ جات

(۱) الجنتی العاصمہ، ص: ۱۹۰:

روض الفائق، شیخ حریفیش کازرونی (وفات: ۸۱۰ ہجری)، ص: ۲۵۵ و ۳۱۳

(۲) بحار، ج: ۱۶، ص: ۱؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۲۷ و ۲۸؛ الجالس، ص: ۱۱۰

(۳) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۵۵ و ۳۵۶

بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۳۳ و ۱۱۷

(۴) بحار الانوار، ج: ۲، ص: ۳؛ لالی الاخبار، ج: ۲، ص: ۲۵۳

(۵) دلائل الامامہ، ص: ۹۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۳۰

(۶) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۲؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۸۶

(۷) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۶۳؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۸۳

(۸) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۲؛ وسائل الشیعہ، ج: ۲، ص: ۳۱

(۹) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۹۱؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۹، ج: ۱۵

(۱۰) امالی، ص: ۲۵۸؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸

(۱۱) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۸؛ ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۸۵

(۱۲) امالی، ج: ۱، ص: ۱۹۱؛ ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۲۳۹

(۱۳) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۲۱؛ صحیح بخاری، ج: ۶، ص: ۱۰

صحیح ترمذی، ج: ۱۳، ص: ۲۳۹

(غ-ف)

■ غدیر خم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 16، 17، 18، 19 -

■ غذا کھانے کے آداب -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 30 -

■ بہشتی غذا -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 193، 195 -

■ پیغمبر ﷺ کی عزاء کا غم -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 36، 43 -

■ غضب خلافت -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 108، 116، 117، 159 -

■ غصب حق اہل بیت -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 178-

■ جنگی مال غنیمت کا مصرف -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 147-

- ﴿۱﴾ فدک اور سیاسی دفاع -
- ﴿۲﴾ فدک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث اور فاطمہ کی ملکیت -
- ﴿۳﴾ فدک کا غصب -
- ﴿۴﴾ فدک کے قصہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا -
- ﴿۵﴾ فضائل فاطمہ علیہا السلام پیغمبر کی زبانی -

﴿ ۱ ﴾ فدک اور سیاسی دفاع

(۱) فدک فاطمہ علیہا السلام کیلئے خدائی عطیہ:

جب سقیفہ میں ناجائز طریقہ سے حکومت بن گئی تو ابو بکر نے مشیروں کے ایما پر فدک کو غصب کر لیا اور فاطمہ علیہا السلام کے کارندوں کو فدک سے نکال کر خود قابض ہو گیا۔ جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں فدک کے حکم سے فاطمہ علیہا السلام کو بخش دیا تھا۔

جناب فاطمہ علیہا السلام نے اپنی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 142 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: أَمَا فَدْكُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيَّ نَبِيَّهُ قُرْآنًا
يَأْمُرُ فِيهِ بِاتِّبَانِ حَقِّي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : " قَاتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ " .
فَكُنْتُ أَنَا وَوَلَدِي أَقْرَبَ الْخَلَائِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
فَنَحَلْنِي وَوَلَدِي فَدَكًا ، فَلَمَّا تَلَا عَلَيْهِ جَبْرَائِيلُ : " وَالْمَسْكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ " . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

الْيَتَامَى : الَّذِينَ يَأْتُمُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِذِي الْقُرْبَى .
وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِينَ أَسْكَنُوا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَابْنِ السَّبِيلِ : الَّذِي يَسْلُكُ مَسْلَكَهُمْ .

قال عمر : فاذا الخمس والفيء كله لكم ولمواليكم ؟
فَقَالَتْ : أَمَا فَدُكُ ، فَأَوْجِبْهَا اللَّهُ لِيْ وَ لِوَلَدِيْ دُونَ مَوَالِيْنَا وَ

شِيَعَتِيْنَا

وَ أَمَا الْخُمْسُ فَقَسَّمَهُ اللَّهُ لَنَا وَ لِمَوَالِيْنَا وَ أَشْيَاعِنَا كَمَا يُقْرَأُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ .

قال : فما لسائر المهاجرين و الانصار و التابعين ؟
قَالَتْ : إِنْ كَانُوا مَوَالِيْنَا وَ مِنْ أَشْيَاعِنَا فَلَهُمُ الصَّدَقَاتُ الَّتِي
قَسَمَهَا اللَّهُ وَ أَوْجِبَهَا فِي كِتَابِهِ .

فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَضِيَ بِذَلِكَ وَ رَسُولُهُ رَضِيَ بِهِ .
قَسَمَ عَلَى الْمَوَالِيَةِ وَ الْمُتَابِعَةِ لِأَعْلَى الْمُعَادَاةِ وَ الْمُخَالَفَةِ ، وَ
مَنْ عَادَانَا فَقَدْ عَادَى اللَّهَ وَ مَنْ خَالَفَنَا فَقَدْ خَالَفَ اللَّهَ وَ مَنْ
خَالَفَ اللَّهَ فَقَدْ اسْتَوْجَبَ مِنَ اللَّهِ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَ الْعِقَابَ
الشَّدِيدَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ .

قال : هاتي بينة يا بنت محمد على ما تدعين -

قَالَتْ : قَدْ صَدَّقْتُمْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، لَمْ
تَسْأَلُوهُمَا الْبَيِّنَةَ ، وَ بَيِّنَتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ .
” آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ “

لیکن فدک، خداوند عالم نے اپنے رسول ﷺ پر قرآن نازل کیا ہے اور اس میں رسول ﷺ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میرا حق مجھے دیا جائے:

”آتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ“ (۱)

چونکہ میں اور میری اولاد رسول کے قریبی عزیز تھی، لہذا رسول ﷺ نے مجھے اور میری اولاد کو فدک عطا کیا۔ چنانچہ جب جبرئیل علیہ السلام نے، راستہ میں بے چارہ ہونے والا اور مسافروں سے متعلق آیت کی تلاوت کی تو میرے والد نے فرمایا:

یتیم و مسکین لوگ وہ ہیں جو خدا و رسول ﷺ اور اہل بیت علیہم السلام کے سہارے زندگی گزارتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں انہیں کے ساتھ رہیں گے۔ اور ابن سمیل وہ ہیں جو راہ اہل بیت علیہم السلام پر گامزن ہیں۔

عمر نے کہا:

پھر خمس مالِ غنیمت اور فتنے سب کچھ تمہارا اور تمہارے پیروں کا ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

خداوند عالم نے باغِ فدک مجھے دینے کو قرآن مجید میں واجب کیا ہے اس کا ہمارے پیروں اور ہمارے شیعوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہاں! خمس کو خدا نے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے درمیان تقسیم کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں نازل ہوا ہے۔

عمر نے دوبارہ سوال کیا: تو مہاجرین و انصار اور تابعین کہاں جائیں؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

اگر وہ ہمارے شیعہ اور ہمارے پیروں ہیں تو انہیں وہ صدقات ملیں گے جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ اموال عمومی کی اس تقسیم سے خدا بھی راضی ہے اور اس کا رسول بھی۔ اموال عمومی سے استفادہ کرنے کا معیار خدا و رسول اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور ان کا اتباع ہے نہ کہ ان کی دشمنی و مخالفت۔

(جان لو!) جو شخص ہم سے دشمنی کرے گا، درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہے اور جو ہماری مخالفت کرے گا درحقیقت وہ خدا کی مخالفت کریگا اور جو خدا کی مخالفت کرے گا وہ اس کو خدا کی طرف سے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب اور سخت سزا دی جائے گی۔

عمر نے اس واضح استدلال اور قرآن کی آیتوں کو سننے کے باوجود کہا: اے بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے اس دعوے کی دلیل پیش کرو۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

تم جابر ابن عبد اللہ اور جریر بن عبد اللہ کو مانتے ہو اور ان کی باتوں کی تصدیق کرتے ہو، لیکن ان سے دلیل نہیں مانگتے۔ وہ جو چاہتے ہیں، کہتے ہیں اور تم ان کی بات تسلیم کرتے ہو (مجھ سے کس لئے دلیل مانگ رہے ہو)۔ میری دلیل قرآن میں موجود ہے ^(۱)۔

(۲) ابو بکر سے حق کا مطالبہ:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے حق ”باغِ فدک“ کا مطالبہ کرتے ہوئے

ابوبکر کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 143 ﴾

قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلَ لِي فِدْكَ فَأَعْطِنِي إِثَابَهَا .
 بیشک رسول خدا ﷺ نے فدک کو میرے لئے قرار دیا ہے۔ پس اسے
 تم مجھے واپس کر دو (۳)۔
 دوسری جگہ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 144 ﴾

قَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ! لَمْ تَمْنَعْنِي مِيرَاثِي مِنْ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَأَخْرَجْتَ وَكَيْلِي مِنْ فِدْكَ وَقَدْ جَعَلَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى .
 اے ابوبکر! تم مجھے میرے باپ رسول ﷺ کی میراث کیوں نہیں
 دیتے؟ باغِ فدک سے تم نے میرے کارندوں کو کیوں نکالا ہے؟ حالانکہ
 رسول ﷺ نے حکم خدا کے مطابق مجھے فدک عطا کیا تھا (۴)۔

(۳) فاطمہ زہرا علیہا السلام کو فدک عطا کرنے کی کیفیت:

جب آیہ ”وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ“ نازل ہوئی تو جبرئیل نے رسول ﷺ
 کی خدمت میں عرض کیا: أَعْطِ فَاطِمَةَ فِدْكَ .
 اے اللہ کے رسول ﷺ! فدک فاطمہ کو دے دیجئے۔

رسول ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے اور خدا کے اس حکم کا ذکر،

فاطمہ علیہا السلام سے کیا اور سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

فَيَمْنَعُوكَ أَيَّاهُ مِنْ بَعْدِي .

بیٹی! فدک تمہارا ہے لیکن میرے بعد تم سے چھین لیا جائے گا۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 145 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: لَسْتُ أُحَدِّثُ فِيهَا حَدَثًا، وَ أَنْتَ حَيٌّ . أَنْتَ أَوْلَى

بِي مِنْ نَفْسِي وَمَالِي لَكَ ... أَنْفِذْ فِيهَا أَمْرَكَ .

اے اللہ کے رسول ﷺ! جب تک آپ حیات ہیں، میں فدک میں

تصرف نہیں کروں گی۔ آپ مجھ سے اولیٰ ہیں۔ میرا مال آپ کا مال

ہے۔ لیکن اس بات کی سند کر دیجئے کہ فدک میرا ہے۔

رسول خدا ﷺ نے اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کیا اور سب کے سامنے

حکم خدا کو بیان کیا (۵)۔

(۴) رسول ﷺ نے فدک کی سند لکھی:

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

آیۃ ذی القربی کے نزول کے بعد رسول ﷺ نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو

طلب کیا اور آپ کے نام فدک کی سند لکھی۔ یہ سند رسول ﷺ فاطمہ

زہرا علیہا السلام نے ابو بکر کو اس وقت دکھائی جب اس نے فدک غصب کر لیا

تھا۔

﴿ حدیث نمبر: 146 ﴾

قَالَتْ : هَذَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِي وَ لِأَبْنِي .
رسول ﷺ نے یہ نوشتہ میرے اور میرے بیٹوں کیلئے لکھا ہے ^(۶)۔

(۵) فاطمہ علیہا السلام اور ان کے بیٹوں کو فدک دینے کی بشارت :

انس بن مالک نقل کرتے ہیں :

جب ابوبکر نے باغ فدک غصب کر لیا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 147 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي ظَلَمْتَنَا عَنْهُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ
الصَّدَقَاتِ وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْنَا مِنَ الْغَنَائِمِ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَهْمِ
ذَوِي الْقُرْبَىٰ : ”وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ
وَلِلرَّسُولِ وَلِلذِي الْقُرْبَىٰ“.

قال ابوبکر : یسلم الیکم کاملاً ؟

قَالَتْ علیہا السلام : أَفَلَاکَ هُوَ ؟ وَ لِأَقْرَبَانِکَ ؟

قال ابوبکر : اصرف فی مصالح المسلمین .

قَالَتْ علیہا السلام : لَیْسَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ تَعَالَىٰ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ

یَعْهَدُ إِلَیَّ فِی ذَلِکَ بِشَیْءٍ إِلَّا أَنِّی سَمِعْتُهُ یَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَتْ

هَذِهِ الْآیَةُ : ”وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ ...“

أَبَشِرُوا آلَ مُحَمَّدٍ ، فَقَدْ جَاءَ كُمْ الْغِنَى .

قال ابو بکر : لم يبلغ علمي من هذه الاية أن أسلم اليكم هذا السهم كله كاملاً .

اے ابو بکر! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم اہل بیت کا حق غصب کر لیا گیا ہے۔ یہ وہ حق ہے جس کو خدا نے قرآن مجید میں غنائم وغیرہ میں سے ہمارے لئے مخصوص کیا ہے۔ اگر تم خدا اور روزِ فرقان اس نے جو اپنے بندہ پر نازل کیا تھا اس پر ایمان رکھتے ہو:

”جان لو کہ جو چیز بھی تمہیں غنیمت کی ملے گی اس کا پانچواں حصہ خدا اور رسولِ اقرباء اور یتیموں و مسکینوں اور راستہ میں بے چارہ ہو جانے والوں کا ہے۔“ (۴)

ابو بکر نے کہا: کیا پورا فدک تمہارے حوالے کر دوں؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

کیا فدک تمہارا ہے؟ کیا تمہارے قرابتداروں کا ہے؟

ابو بکر نے کہا: میں اس کی آمدنی کو مسلمانوں کے امور پر خرچ کروں گا۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: یہ خدا کا حکم نہیں ہے کہ لوگوں کے مخصوص

اموال کو تم ضبط و غصب کرتے رہو، میرے والد نے ہمیں اس کا حکم

نہیں دیا ہے جبکہ میں نے اپنے والد، اللہ کے رسول ﷺ سے اس

آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ سنا تھا:

اے محمد ﷺ کی اولاد! تمہیں بشارت ہو کہ تمہاری بے نیازی کا وسیلہ

ہاتھ آ گیا ہے۔

اب ابوبکر کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا۔ لہذا اس نے اپنی طرف سے ایک

بات نکالی اور کہا:

میرا علم مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ میں اس آیت کے

مطابق سارا فدک تمہارے سپرد کر دوں (۸)۔

جائے تعجب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کے نزول کے بعد فدک فاطمہ علیہا السلام

کو بخش دیا تھا، لیکن ابوبکر کا علم حکم خدا اور عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف یہ

اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ غصب شدہ فدک سے دست بردار ہو جائے۔

﴿ ۲ ﴾ فدک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث اور فاطمہ کی ملکیت

(۱) میراث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ:

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں:

فدک کے غصب ہو جانے کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 148 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اَعْطِنِي مِيرَاثِي مِنْ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

قال ابوبکر: النبي لا يورث.

فَقَالَتْ علیہا السلام: أَلَمْ يَرِثْ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ؟

قال ابو بکر : النبی لا یورث۔

فَقَالَتْ علیہا السلام : اَلَمْ یَقُلْ زَكَرِيَّا :

”فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثْ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ .“

قال ابو بکر : النبی لا یورث۔

فَقَالَتْ علیہا السلام : اَلَمْ یَقُلْ :

”يُوْصِيْكُمْ اللهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِيْرِثُكَ مِثْلَ حَظِّ الْاُنثٰی .“

قال ابو بکر : النبی لا یورث۔

مجھے میرے باپا کی میراث واپس کر دو۔

ابو بکر نے کہا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: کیا حضرت سلیمان پیغمبر نے حضرت داؤد پیغمبر

کی میراث نہیں پائی تھی؟^(۱)

اس پر ابو بکر کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: کیا حضرت زکریا علیہ السلام یہ نہیں کہا تھا:

”پس مجھے اپنے پاس سے ایک بیٹا عطا کر دے تاکہ وہ میری میراث

اور آل یعقوب کی میراث پائے۔“^(۱)

ابو بکر نے پھر وہی جملہ دہرایا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

اے ابو بکر! کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا:

”خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ بیٹے کا حصہ

دو بیٹیوں کے برابر ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ باپ کی میراث میں بیٹی کا حصہ ہوتا ہے)۔“^(۱۱)

اس کے جواب میں ابوبکر نے وہی قرآن مخالف بات دہرائی:
”پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔“^(۱۲)

(۲) آیاتِ قرآن کے ذریعہ میراث کا اثبات:
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے باغِ فدک غصب کرنے کی مذمت کی اور ابوبکر سے معلوم کیا:

میرے بابا کی میراث کو تم نے کیوں غصب کیا ہے؟
ابوبکر نے جواب دیا:

پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے قرآن کی آیتوں کے ذریعہ اس کے دعوے کو باطل کر دیا اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 149 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: أَكْفَرْتُمْ بِاللَّهِ؟ وَكَذَّبْتُمْ بِكِتَابِهِ؟

قَالَ اللَّهُ: يُؤْصِيكُمْ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ .

اے ابوبکر! کیا تم نے خدا کا انکار کر دیا اور اس کی کتاب کو جھٹلا دیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں

وصیت کرتا ہے کہ بیٹا دو بیٹیوں کے برابر میراث پائے گا^(۱۳)۔

(۳) عقلی و شرعی دلیلوں سے میراث کا اثبات:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے باغِ فدکِ غضب ہو جانے کے بعد ایک مناظرہ میں ابو بکر سے سوال کیا:

﴿ حدیث نمبر: 150 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَنْ يَرِثُ إِذَا مِتُّ؟

اے ابو بکر! جب تم مر جاؤ گے تو تمہاری میراث کون پائے گا؟

ابو بکر نے جواب دیا:

میری بیوی اور میرے بچے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

فَمَا لِي لَا أَرِثُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟

تو کیا وجہ ہے کہ میں اپنے باپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث نہ پاؤں؟

ابو بکر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ یہاں بھی وہی جملہ دہرا دیا:

بیٹھ میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام کو غیظ آ گیا۔ فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 151 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَاللَّهِ لَأَدْعُونَ اللَّهَ عَلَيْكَ، وَاللَّهُ لَا أَكَلِمَكَ

بِكَلِمَةٍ مَا حَيِّثُ .

خدا کی قسم! میں تمہارے لئے بددعا کروں گی اور جیتے جی تم سے بات

نہیں کروں گی (۱۳)۔

(۳) شکست دینے والا مناظرہ اور پہلی جھوٹی گواہی:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب ابوبکر نے اس دعویٰ کہ پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں کے ساتھ
فدک غصب کر لیا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 152 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَا بَكْرٍ ادْعَيْتَ اَنْكَ خَلِيفَةَ اَبِي وَ جَلَسْتَ
مَجْلِسَهُ وَ اَنْكَ بَعَثْتَ اِلَى وَ كَيْلِي فَأَخْرَجْتَهُ مِنْ فِدْكَ وَ قَدْ
تَعْلَمُ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيَّ وَ اَنْ بِذَلِكَ
شُهُودًا .

قال ابوبکر: انّ النّبی لا یورث۔

قَالَتْ علیہا السلام: زَعَمْتَ اَنْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُوْرَثُ :

”وَوَرِثَ سَلِيْمَانُ دَاوُدَ“،

وَوَرِثَ يَحْيَى زَكَرِيَّا، وَ كَيْفَ لَا اَرِثُ اَنَا اَبِي؟

اے ابوبکر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم میرے والد کے خلیفہ اور ان کے
جانشین ہو، اس کے باوجود تم نے کسی کو فدک میں میرے وکیل کے
پاس بھیجا اور میرے وکیل و کارندہ کو وہاں سے نکال دی جبکہ تم اچھی

طرح جانتے ہو کہ رسول ﷺ نے فدک مجھے بخش دیا تھا اور میرے پاس اس کے گواہ موجود ہیں۔

ابوبکر نے کہا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کہ پیغمبروں نے ایک دوسرے سے میراث پائی ہے، قرآن کی آیتوں کا سہارا لیا اور فرمایا:

تم یہ گمان کرتے ہو کہ رسول میراث نہیں چھوڑتے ہیں جبکہ قرآن سے یہ بات ثابت ہے کہ:

”حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے میراث پائی“ (۱۵)

اور حضرت یحییٰ نے حضرت زکریا کی میراث پائی تو مجھے میرے باپ کی میراث کیسے نہیں ملے گی؟

ابوبکر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا: کہنے لگا:

عائشہ اور عمر نے یہ گواہی دی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

لیجئے ابھی تک حدیث سنارہے تھے کہ پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔ اب

حدیث سے گواہی پر آگئے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا (۱۶):

﴿ حدیث نمبر: 153 ﴾

فَقَالَتْ علیہا السلام: هَذَا أَوْلُ شَهَادَةٍ زُرُّرٍ شَهِدَا بِهَا فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّ فَدَكَ

إِنَّمَا هِيَ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّ بِذَلِكَ بَيِّنَةٌ .
 ان دونوں - عمر اور عائشہ - نے یہ جو گواہی دی ہے یہ اسلام میں پہلی
 جھوٹی گواہی ہے کیونکہ رسول ﷺ نے فدک مجھے ہبہ کیا تھا اور اس
 ہبہ پر میرے پاس دلیل موجود ہے۔

(۵) گواہوں کی گواہی سے میراث کا اثبات :

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے واضح قرآنی استدلال کے بعد ابوبکر کے پاس
 فدک غصب کرنے کا کوئی جواب نہیں تھا۔ جھوٹی حدیث کو صحیح ثابت کرنے کیلئے
 اس نے عائشہ و عمر کی گواہی کا سہارا لیا تو ضروری تھا کہ ان کی جھوٹی گواہی کے
 مقابلہ میں سچی گواہی پیش کی جائے۔ لہذا ام ایمنؓ و اسماء بنت عمیسؓ نے یہ گواہی
 دی کہ رسول ﷺ نے فدک اپنی بیٹی کو ہبہ کر دیا تھا۔ لیکن عمر و ابوبکر نے ان
 کی گواہی کو قبول نہیں کیا۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 154 ﴾

فَقَالَتْ ﷺ : أَلَمْ تَسْمَعَا مِنْ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ؟

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَ أُمُّ أَيْمَنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟

قَالَا : بَلَى .

فَقَالَتْ ﷺ : أَمْرَاتَانِ مِنَ الْجَنَّةِ تَشْهَدَانِ بِبَاطِلٍ ؟

ثُمَّ قَالَتْ ﷺ: قَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي بِأَنِّي أَوْلُ مَنْ يَلْحَقُ بِهِ قَوْلَ اللَّهِ
لَأَشْكُوَنَّهُمَا .

کیا تم دونوں نے میرے والد سے نہیں سنا کہ فرماتے تھے:
اسماءؓ اور ام ایمنؓ دونوں جنتی ہیں (۱۷)۔

ابوبکر و عمر نے کہا: ہاں ہم نے سنا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

تو ان دونوں کی گواہی کی رو سے فدک مجھے واپس کیوں نہیں کیا جاتا
ہے؟ کیا ان دونوں جنتی عورتوں نے جھوٹی گواہی دی ہے؟

مگر فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ان کا بھی کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ آپ نے دروائگیز
لجہ میں رسول ﷺ سے فرمایا کی اور فرمایا:

مجھے رسول ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ سب سے پہلے میں آنحضرت ﷺ
سے ملحق ہوں گی۔ خدا کی قسم! میں رسول ﷺ سے ابوبکر و عمر کی شکایت
کروں گی۔

دوسری روایت میں ہے اس طرح بیان ہوا ہے:

ابوبکر کی جھوٹی حدیث کے اثبات کے سلسلہ میں جب عائشہ و عمر کی
گواہی ہو چکی تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت امیر المومنین علیؓ اور جناب
ام ایمنؓ سے گواہی دینے کے لئے کہا۔ یہ سچے گواہ تھے کہ رسول ﷺ
نے اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو فدک ہبہ کیا ہے؟

﴿ حدیث نمبر: 155 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةٌ: عَلِيٌّ وَ أُمُّ آيْمَنٍ يَشْهَدَانِ بِذَلِكَ .

علیؑ اور ام ایمنؑ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ رسول ﷺ نے فدک مجھے بخش دیا تھا (۱۸)۔

اگر گواہی معیار ہے تو فدک مجھے واپس کر دو۔

مگر افسوس! فاطمہؑ کو اس کا جواب نہ ملا۔

اے بنت رسول! فدک آپ کو اس وقت واپس کیا جاسکتا ہے جب دو

مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں (۱۹)۔

افسوس ابو بکر کو یہ بات یاد نہیں رہی تھی کہ علیؑ، اسماء بنت عمیسؑ اور

ام ایمنؑ گواہی دے چکی ہیں۔ اور ابو بکر یہ وعدہ کر چکے تھے کہ:

”اگر ام ایمنؑ گواہی دیں گی تو میں فدک واپس کر دوں گا۔“ (۲۰)

لیکن انکی گواہی کے بعد دوسرا بہانہ تراش لیا اور وہ یہ کہ دو عورتیں اور ایک

مرد گواہی دیں۔

﴿ ۳ ﴾ فدک کا غضب

اہل سقیفہ نے غضب فدک کے لئے پہلے تو ایک حدیث گڑھی اور جھوٹے

گواہوں کی گواہی کا سہارا لیا۔ خود کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن فاطمہؑ کے

قرآنی استدلال اور آپ کے احتجاج نے ان کے تمام حربوں کو ناکام کر دیا تو پھر

انہوں نے نیزہ زنی، دباؤ اور طاقت سے کام لیا تاکہ فدک ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

﴿ حدیث نمبر: 156 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِنَّ أَبِي أُعْطَانِي فِدْكَأَ وَعَلِيٌّ وَأُمُّ أَيْمَنَ يَشْهَدَانِ .

پیشک فدک میرے والد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخش دیا تھا۔ اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ اور ام ایمنؓ میرے گواہ ہیں۔

اس استدلال سے بظاہر ابو بکر نے اپنا موقف ترک کر دیا اور ایک کاغذ پر یہ

لکھا:

فدک فاطمہ علیہا السلام ہی کا ہے، لہذا انہیں واپس کیا جائے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام خلیفہ کا یہ خط لے کر اپنے گھر جا رہی تھیں لیکن راستہ میں عمر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے سخت لہجہ میں معلوم کیا:

اے فاطمہ علیہا السلام! کہاں سے آ رہی ہیں؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 157 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

أُعْطَانِي فِدْكَأَ وَأَنَّ عَلِيًّا وَأُمَّ أَيْمَنَ يَشْهَدَانِ لِي بِذَلِكَ

فَأُعْطَانِيهَا وَكَتَبَ لِي بِهَا .

میں ابو بکر کے پاس سے آ رہی ہوں۔ میں نے ان کے سامنے یہ ثابت

کیا کہ فدک بابا جان نے مجھے بخش دیا تھا اور اس سلسلہ میں علیؑ اور ام ایمنؓ میرے گواہ ہیں۔ ابوبکر نے میری بات مان لی۔ چنانچہ فدک مجھے واپس لوٹا دیا اور میرے لئے یہ نوشتہ لکھ دیا ہے (۲۱)۔

عمر نے آگے بڑھ کر کہا:

ابوبکر کا نوشتہ مجھے دو۔

فاطمہ زہراؑ نے خط دینے سے منع کیا۔

افسوس! عمر نے زبردستی وہ خط چھین لیا۔ اس پر تھوک کر اسے پارہ پارہ کر

دیا اور فاطمہ زہراؑ کے رخسار پر ایک طمانچہ بھی مارا (۲۲)۔

۴۴۴ فدک کے قصہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا

اب جھوٹے دعویٰ کی قلعی کھل گئی۔ اسلام کا نقاب ان کے چہروں سے اتر

گیا۔ انہوں نے قرآنی استدلال اور سچے گواہوں کی گواہی کی کوئی پرواہ نہ کی۔

انہوں نے اپنی حکومت کے حکم اور اس کے نوشتہ کا لحاظ نہ کیا بلکہ اس پر تھوک کر

پھینک دیا۔ انہوں نے مسلک پر گامزن رہتے ہوئے بنت رسولؐ کے استدلال کا

جواب طمانچوں اور کوڑوں سے دیا۔ اب قصہ فدک کو مسلمانوں کے سامنے لے

جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ مسلمانوں سے گفتگو کر کے انہیں بیدار کیا

جائے۔

(۱) مسلمانوں کے اجتماع میں مناظرہ:

حضرت فاطمہ علیہا السلام، علیؑ اور حسن و حسینؑ کو ساتھ لے کر مہاجرین و انصار کے گھر گئیں اور ان سے مدد طلب کی۔ دوسرے دن مسلمانوں کے ایک اجتماع میں ابوبکر و عمر کو مخاطب کر کے کہا:

﴿ حدیث نمبر: 158 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَلَيْسَتْ فَذَكٌ فِي يَدِي؟ وَفِيهَا وَكَيْلِي وَقَدْ

أَكَلْتُ غَلَّتْهَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ؟

قالا: بلى .

قَالَتْ ﷺ: لَهْمَا وَ النَّاسُ حَوْلَهُمَا يَسْمَعُونَ :

أَفْتَرِيذَانِ أَنْ تَرُدَّا مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ تَحْكُمَا فِينَا

خَاصَّةً بِمَا لَمْ تَحْكُمَا فِي سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ؟

أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوا مَا رَكَبَاها . أَرَأَيْتُمَا إِنْ ادَّعَيْتُمَا فِي

أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ تَسْأَلُونَنِي الْبَيِّنَةَ أَمْ تَسْأَلُونَهُمْ؟

قالا: لا بل نسألك .

قَالَتْ ﷺ: فَإِنْ ادَّعَى جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ مَا فِي يَدِي تَسْأَلُونَهُمْ

الْبَيِّنَةَ أَمْ تَسْأَلُونَنِي؟

فغضب عمر و قال : انّ هذا فيء للمسلمين .

قَالَتْ علیہا السلام: حَسْبِي أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّهَا النَّاسُ ، أَمَا سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : إِنَّ ابْنَتِي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟
قالوا : اللهم نعم .

قَالَتْ علیہا السلام: أَفَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَدْعِي الْبَاطِلَ وَتَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهَا؟ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ أَرْبَعَةَ شَهِدُوا عَلَيَّ بِفَاحِشَةٍ أَوْ رَجُلَيْنِ بِسِرْقَةٍ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِينَ عَلَيَّ ؟

قال عمر : نعم و نوقع عليك الحد .

فَقَالَتْ : كَذَبْتَ وَ لَوُمْتَ إِلَّا أَنْ تُقِرَّ أَنَّكَ لَسْتَ عَلَيَّ دِينِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الَّذِي يُجِيرُ عَلَيَّ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ أَوْ يَقِيمُ عَلَيْهَا حَدًّا لَمَلْعُونٍ كَافِرٍ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْ مَنْ أَدَّهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا لَا تَجُوزُ عَلَيْهِمْ شَهَادَةٌ لِأَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ ، مُطَهَّرُونَ مِنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ .

کیا فدک کے باغات میرے ہاتھ میں نہیں تھے؟

کیا ان میں میرے کارندے کام نہیں کر رہے تھے۔

کیا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کے پھل نہیں کھاتی تھی؟

ابوبکر و عمر نے کہا: یہ سب صحیح ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

جو چیز میرے دست اختیار میں تھی اس کو لینے کیلئے تم لوگوں نے مجھ سے کیوں بات نہ کی۔ اس کی سند و ثبوت کے بارے میں مجھ سے کیوں سوال نہ کیا؟

عمر و ابوبکر نے کہا: فدک مسلمانوں کے اموال کا جزو ہے۔ اس وقت وہاں بہت سے افراد جمع ہو گئے تھے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

کیا تم نے یہ طے کر لیا ہے کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے تم اس کے برعکس کرو گے؟ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدل دو گے اور ہم اہل بیت کے حق میں ایسا فیصلہ کرو گے جو دوسروں کے حق میں بھی صحیح نہیں سمجھتے ہو۔ مدینے والو! سن لو! یہ دونوں کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ میں تم دونوں سے یہ سوال کرتی ہوں کہ اگر میں کسی کے مال کے بارے میں، جو کہ مسلمانوں کے دست اختیار میں ہے یہ دعویٰ کروں کہ وہ میرا ہے، تو تم مجھ سے دلیل طلب کرو گے یا اس شخص سے جس کے قبضہ میں وہ مال ہے؟

انہوں نے کہا: تم سے، کیونکہ تم نے دوسروں کے مال کے بارے میں دعویٰ کیا ہے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دوبارہ سوال کیا:

اگر مسلمان اس مال کے بارے میں، جو کہ میرے دست اختیار میں ہے، یہ دعویٰ کریں کہ یہ ہمارا ہے تو اس وقت تم ان سے دلیل طلب

کرو گے یا مجھ سے۔

عمر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ پہلی ہی بات کو دہرایا: فدک مسلمانوں کے اموال کا جز ہے۔

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

بس اتنا کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر معلوم کرتی ہوں کہ کیا تم نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:

”بیٹک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔“ (۲۷)

تمام حاضرین نے کہا: ہاں! ہم نے رسول ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

حاضرین کے اس اعتراف کے بعد آپ نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کیا جنت کی عورتوں کی سردار جھوٹا دعویٰ کرے گی اور اس مال کو لے گی جو اس کا نہیں ہے؟

لوگو! تم کیا فیصلہ کرو گے اگر چار اشخاص میرے خلاف گواہی دیں یا دو آدمی میرے خلاف گواہی دیں کہ میں نے (معاذ اللہ) چوری کی ہے تو کیا تم ان کی تصدیق کرو گے؟

مسلمانوں کی خاموشی کے عالم میں ابو بکر و عمر نے کہا: جی ہاں۔ ہم آپ پر حد جاری کریں گے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا اور اپنی عداوت و رزالت کو آشکار کر دیا۔ مگر تم یہ اقرار کر لو کہ تم دین محمد ﷺ پر نہیں ہو۔ جو شخص

جنت کی عورتوں کی سردار پر تہمت لگاتا ہے یا اس پر حد جاری کرنے کو صحیح سمجھتا ہے وہ کافر ہے اور اس پر خدا کی لعنت ہے۔
 کیونکہ وہ ان خدائی آیتوں کا منکر ہو گیا ہے جو رسول ﷺ پر نازل ہوتی ہیں جس خدا نے اہل بیعت سے ہر رجس و کثافت کو دور رکھا ہے اور انہیں ہر گناہ سے پاک کیا ہے۔ وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ ان کے خلاف جھوٹی گواہی دے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلیت ہر برے عمل سے پاک و معصوم ہیں۔ (۲۳)

(۲) مسلمانوں سے مدد طلب کرنا:

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انہیں اجتماعی طور پر رسوا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مہاجرین و انصار کے گھر تشریف لے گئیں۔ اور ان سے مدد طلب کی تاکہ وہ فدک غصب کرنے کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ چنانچہ ایک روز معاذ بن جبلؓ سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 159 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ! إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ مُسْتَنْصِرَةً وَقَدْ بَايَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ أَنْ تَنْصُرَهُ وَذُرِّيَّتَهُ وَتَمْنَعَهُ مِمَّا تَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَأَنْ أَبَا بَكْرٍ قَدْ غَصَبَنِي عَلَيَّ فَذَكِّبْ وَأَخْرِجْ وَكَيْلِي مِنْهَا.

اے معاذ بن جبلؓ! میں تمہارے پاس مدد طلب کرنے آئی ہوں کیونکہ تم

نے رسول ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ تم رسول ﷺ اور ان کی اولاد کا دفاع کرو گے، اسی طرح جس طرح اپنے خاندان کا دفاع اور ان کی مدد کر گے۔ دیکھو! ابوبکر نے میرا حق، باغِ فدک غصب کر لیا ہے اور فدک سے میرے کارندے کو نکال دیا ہے۔^(۲۵)

(۳) مخالفینِ ولایت کی پیمان شکنی :

مخالفینِ غدیر کی منافقانہ چال اور ان کی پیمان شکنی کو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اس دن سے جانتی تھیں جس دن غدیر خم میں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا گیا تھا اور آپ کی خلافت کے عنوان سے مسلمانوں سے بیعت لی گئی تھی۔

جب حارث بن نعمان نے مخالفت کی تھی اور یہ کہا تھا :

اے اللہ! اگر علی کی ولایت کا اعلان تیری طرف سے کیا گیا ہے تو میرے اوپر پتھر گرے اور میری زندگی کا خاتمہ کر دے۔

اس پر فوراً خدا کا عذاب آیا۔ آسمان سے ایک پتھر گرا جس نے اس کا قصہ

تمام کر دیا۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا اور فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 160 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : أَتَظُنُّ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنَّ هَذَا الرَّجُلَ وَحْدَهُ؟ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا طَلِيعَةٌ قَوْمٍ لَا يَلْبَثُونَ أَنْ يُكْشَفُوا عَنْ وُجُوهِهِمْ أَقْبِعَتْهَا

عِنْدَ مَا تَلُوْخُ لَهُمُ الْفُرْصَةَ .

اے ابوالحسن! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص تمہا مخالف ہے؟ خدا کی قسم یہ اس گروہ کا پیش رو ہے جس کے چہرہ پر ابھی تک نقاب پڑی ہوئی ہے۔ جب انہیں موقعہ ملے گا وہ بھی اپنی مخالفت کا اظہار کریں گے۔ (۲۶)

علیؑ نے جواب دیا میں خدا و رسول ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا اور خدا پر توکل کروں گا کہ وہ بہترین مددگار ہے

(۴) مسجد میں رسوا کن تقریر:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

خطبہ حضرت فاطمہ زہراء، حدیث نمبر: 57-

﴿ ۵ ﴾ فضائلِ فاطمہؑ پیغمبر کی زبانی

(۱) فاطمہ، عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں:

رسول ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات میں فاطمہ زہراؑ پر شدید گریہ طاری ہوا۔ رسول ﷺ نے اپنی بیٹی کے رونے کی آواز سنی۔ آنحضرت ﷺ نے آہستہ سے فاطمہ زہراؑ سے کچھ فرمایا تو فاطمہ مسکرانے لگیں۔ اس واقعہ کو آپ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

﴿ حدیث نمبر: 161 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: فَبِكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى حُزْنِي سَأَرَنِي
الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ
نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكْتُ .

جب میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی تو مجھ پر وہ رقت
طاری ہوئی جو تم نے دیکھی۔ جب میرے والد نے میرے غم و اندوہ کو
دیکھا تو دوبارہ آہستہ سے فرمایا:

اے فاطمہ علیہا السلام! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہانوں
کی عورتوں کی سردار ہو اس سے میں خوش ہوگی۔^(۲۷)

(۲) فاطمہ علیہا السلام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں کہ جب میرے پدر نے اپنی زندگی کے
آخری لمحات میں میرے رونے کی آواز سنی تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 162 ﴾

يَا بُنَيَّةُ ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَعْظَمَ رِزْيَةً مِنْكَ
فَلَا تَكُونِي مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْرًا إِنَّكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

بٹی! مسلمان عورتوں سے کوئی بھی تمہارے برابر نہیں ہے، لہذا تمہاری
بردباری کسی ادنیٰ عورت کے برابر نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ تم جنت کی
عورتوں کی سردار ہو۔^(۲۸)

حوالہ جات

- (۱) آیت : ۱۷۷، سورۃ بقرہ
- (۲) بحار، ج: ۸، ص: ۱۰۵؛ مستدرک الوسائل، ج: ۷، ص: ۲۹۱؛ کشکول، ص: ۲۰۳
- (۳) الغدير، ج: ۷، ص: ۱۹۱؛ كشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۳۷
- بحار، ج: ۳۳، ص: ۱۹۸؛ بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۰۲
- (۴) تفسیر نور الثقلین، ج: ۳، ص: ۱۸۶؛ تفسیر برہان، ج: ۳، ص: ۲۶۳
- احتجاج، ص: ۹۰
- (۵) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۱، ص: ۱۳۲؛ ابن شہر آشوب (وفات: ۵۸۸ ہجری)
- (۶) بحار الانوار، ج: ۲۱، ص: ۲۳؛ اعلام الوری، ص: ۶۳ و ۱۰۹
- (۷) آیت: ۳۱، سورۃ انفال
- (۸) شرح ابن الحدید، ج: ۱۶، ص: ۲۳۰؛ بحار الانوار، ج: ۸، ص: ۱۳۹
- السقیفۃ و الفدک، ص: ۹۸
- (۹) آیت: ۱۶، سورۃ النمل
- (۱۰) آیت: ۶، سورۃ مریم
- (۱۱) آیت: ۱۱، سورۃ نساء
- (۱۲) كشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۳۷؛ الغدير، ج: ۷، ص: ۱۹۱
- (۱۳) وسائل الشیعہ، ج: ۱۷، ص: ۳۳۹؛ تفسیر نور الثقلین، ج: ۱، ص: ۲۵۰
- (۱۴) كشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۳۷؛ بحار، ج: ۸، ص: ۱۰۷؛ مسند احمد، ج: ۱، ص: ۱۰

- (۱۵) آیت: ۱۶، سورہ نمل
- (۱۶) اختصاص: ص: ۱۷۸؛ بحار الانوار، ج: ۸، ص: ۱۰۳
- کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۷۸
- (۱۷) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۳۳۶؛ تفسیر نور الثقلین، ج: ۳، ص: ۱۸۶
- (۱۸) بحار الانوار، ج: ۲۸، ص: ۲۹۷ و ۳۰۲؛ احتجاج، ص: ۵۸
- (۱۹) الغدیر، ج: ۷، ص: ۱۹۱؛ فتوح البلدان، ص: ۳۸
- (۲۰) الطبقات الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۳۱۵؛ کنز العمال، ج: ۵، ص: ۶۲۲
- (۲۱) اصول کافی، ج: ۳؛ عیون الاخبار، ص: ۴۳۳؛ اختصاص، ص: ۱۷۸
- الغدیر، ج: ۷، ص: ۱۹۳
- (۲۲) حضرت زہرا علیہا السلام نے فرمایا: **بَقِيَّتُ كِتَابِي بَقِيَّةَ اللَّهِ بِطَنِكَ**۔ (تم نے میرا نوشتہ چاک ہے، خدا تمہارا پیٹ چاک کرے)، اختصاص، شیخ مفید۔
- الشافی، ص: ۲۳۶؛ سید مرتضیٰ؛ تلخیص الشافی، ص: ۴۸؛ شیخ طوسی۔
- (۲۳) ذخائر العقبیٰ، ص: ۱۳۶ و ۱۳۹؛ بحار، ج: ۲۲، ص: ۵۳۶؛ کمال الدین، ص: ۲۶۲
- (۲۴) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۰۱؛ بحار الانوار، ج: ۸، ص: ۲۳۳
- مستدرک الوسائل، ج: ۱۷، ص: ۳۹۹
- (۲۵) سلیم بن قیس، ص: ۱۳۳؛ بحار، ج: ۸، ص: ۱۰۳؛ اختصاص، ص: ۱۷۸
- (۲۶) سیرہ طبری، ج: ۳، ص: ۳۰۸ و ۳۰۹؛ نزہۃ المجالس، ج: ۲، ص: ۲۰۹
- (۲۷) بحار، ج: ۳۷، ص: ۶۷؛ صحیح مسلم، ج: ۷، ص: ۱۳۳؛ صحیح بخاری، ج: ۸، ص: ۷۸
- (۲۸) ذخائر العقبیٰ، ص: ۱۳۶ و ۱۳۹؛ بحار، ج: ۲۲، ص: ۵۳۶؛ کمال الدین، ص: ۲۶۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

(ق)

- قرآن اور تلاوت قرآن۔ ﴿١﴾ ﴿٢﴾
بچوں کے درمیان قضاوت۔ ﴿٣﴾ ﴿٤﴾
قیامت۔ ﴿٥﴾ ﴿٦﴾

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ قرآن اور تلاوت قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت :

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے قرآن کے بعض سوروں کی تلاوت کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 163 ﴾

قَالَتْ عليها السلام: قَارِئُ الْحَدِيدِ، وَإِذَا وَقَعَتْ، وَالرَّحْمَنُ يُدْعَى فِي
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، سَاكِنُ الْفِرْدَوْسِ .
سورہ حدید، واقعہ اور رحمن کی تلاوت کرنے والے کو آسمانوں اور زمین
کے رہنے والوں میں جنتی کہا جاتا ہے۔^(۱)

(۲) تلاوت قرآن کا شوق :

ایک دوسرے قیمتی راستہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 164 ﴾

قَالَتْ عليها السلام: حُبَبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ :
تِلَاوَةُ كِتَابِ اللَّهِ وَالنَّظْرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ وَالْإِنْفَاقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .
تمہاری دنیا سے مجھے تین ہی محبوب ہیں :

(۱) کنز العمال، ج: ۱، ص: ۵۸۶

- ❖ تلاوت قرآن ،
- ❖ چہرہ رسول ﷺ کی زیارت ،
- ❖ راہِ خدا میں خرچ کرنا۔^(۱)

(۳) اپنی قبر پر قرآن پڑھنے کی درخواست :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ نجی وصیتیں -

❧ ۲ ❧ بچوں کے درمیان قضاوت

بچوں کے درمیان قضاوت کا مشکل ہونا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

بچوں کی تربیت ، حدیث نمبر: 45-

❧ ۳ ❧ قیامت

(۱) یادِ قیامت :

ایک دن رسول خدا ﷺ نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو پریشان اور غمگین پایا۔

آپ ﷺ نے دریافت کیا :

(۱) وقائع الایام ، خیابانی ، ج: صیام ، ص: ۲۹۵

بیٹی! تمہارا یہ غم و اندوہ کس لئے ہے؟
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 165 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتِ! ذَكَرْتُ الْمَحْشَرَ وَوُقُوفَ النَّاسِ عُرَاةَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ، وَاسْوَأَاتَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

بابا جان! مجھے روزِ محشر اور لوگوں کا اس دن برہنہ کھڑے ہونا یاد آ گیا
ہے۔ وائے ہو خدائے عزوجل کے حضور، اس دن کی برائی سے۔^(۱)

(۲) عذابِ قیامت سے خوف کھانا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

خوف، حدیث نمبر: 46۔

(۱) بحار الانوار، ج: ۸، ص: ۵۳، حدیث: ۶۲؛ کشف الغم، ج: ۲، ص: ۵۷؛ بحالی الاخبار، ج: ۵، ص: ۶۵۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

(ک-گ)

■ عورت اور کام -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ حدیث نمبر: 208، 95، 94، 92 -

■ کرامات و معجزات -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ معجزات -

■ کربلا اور شہادت حسین کا ذکر -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ حدیث نمبر: 138، 122، 106، 104 -

■ جنتی کا فور -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ حدیث نمبر: 134 -

■ کم فروشی -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

❧ حدیث نمبر: 57 -

■ شدید بھوک۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 108، 179، 181، 182، 186، 187، 188،

189، 191، 193۔

■ گناہگار اور ان کی شفاعت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 119، 121۔

■ قربانی کا گوشت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 5۔

■ فاطمہ کا پیہم گریہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

☞ حدیث نمبر: 22، 107، 110، 116، 140، 166۔

فاطمہ کا پیہم گریہ

رسول ﷺ کی وفات کے بعد اور اہل بیت پر مشکلیں اور مصیبتیں پڑنے سے پہلے حضرت فاطمہ علیہا السلام نوحہ خوانی اور گریہ و زاری میں مشغول رہتی تھیں۔ واضح ہے کہ اس سے حکومت وقت کو انقلاب برپا ہونے کا خطرہ تھا۔ لہذا انہوں نے چند اشخاص کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ آپ فاطمہ علیہا السلام کو نوحہ خوانی اور گریہ و زاری سے منع کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ سے فرمایا کہ میرے پاس کچھ افراد آئے تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فاطمہ علیہا السلام یا تو دن میں رویا کریں یا رات میں۔ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 166 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا أَقَلَّ مَكْتُبِي بَيْنَهُمْ وَمَا أَقْرَبَ مَغِيبِي مِنْ بَيْنِ أَظْهَرِهِمْ فَوَ اللَّهُ لَا أَسْكُتُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا أَوْ الْحَقَّ بِأَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

اے ابا الحسن! میں لوگوں کے درمیان بہت کم رہوں گی۔ میں ان کے درمیان سے بہت چھپ جاؤں گی۔

خدا کی قسم! میرا گریہ نہ رات میں بند ہوگا اور نہ دن میں (میں روتی ہی

رہوں گی) یہاں تک کہ اپنے بابا جان سے جا ملوں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا:

جیسا چاہیں کریں۔

پھر حضرت علیؑ نے فاطمہ زہراؑ کے رونے کیلئے ”بیت الاحزان“ بنا

دیا تاکہ وہاں رولیا کریں۔^(۱)

Presented By: www.jafriLibrary.com

(۱) بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۱۷۷ و ۱۷۴؛ کوکب الدرر، ج: ۱، ص: ۲۳۲

(م)

- ذاتی و نجی ملکیت۔ ﴿۱﴾
- سیاسی معرکے۔ ﴿۲﴾
- مفتی جنگ کی قسمیں۔ ﴿۳﴾
- زندگی کے مشکلات۔ ﴿۴﴾
- فاطمہ زہرا ؑ کے معجزات۔ ﴿۵﴾
- ماں کا مرتبہ۔ ﴿۶﴾
- مہمان نوازی۔ ﴿۷﴾

Presented By: www.jafrilibrary.com

﴿ ۱ ﴾ ذاتی و نجی ملکیت

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ذاتی و نجی ملکیت اور لوگوں کے مال کی حرمت کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 167 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ ذَائِبَتِهِ وَ صَدْرِ فِرَاشِهِ وَ الصَّلَاةِ فِي مَنْزِلِهِ إِلَّا إِمَامٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ. جس کا گھوڑا ہے وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کا زیادہ مستحق ہے۔ اسی طرح اپنے گھر اور اہل و عیال کے نظم و نسق اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ لوگ اس سے نماز جماعت پڑھانے کی درخواست کریں۔^(۱)

اپنے ایک اور کلام میں آپ علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 168 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: صَاحِبُ الذَّائِبَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا. گھوڑے کا مالک اس پر سوار ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔^(۲)

﴿ ۲ ﴾ سیاسی معرکے

(۱) یاد دہانی:

جو لوگ اپنی غلطی و خطا کا عذر تراشنا چاہتے اور ماضی کو فراموش کرنا چاہتے تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 169 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ جَاءَ نَبِيَّيَ وَحَلَفَ لِيَّ بِاللَّهِ اِنْ عُدْتُمْ

لِيَحْرِقَنَّ عَلَيْكُمُ النَّيْتُ؟

تم جانتے ہو کہ عمر میرے گھر کے دروازے کے پیچھے آیا اور قسم کھا کر کہا:
اگر بیعت نہ کرو گے تو گھر کو گھر والوں سمیت آگ لگا دوں گا۔^(۳)

(۲) مذمت:

جب ابو بکر و عمر اپنی حکومت کو مضبوط کر چکے اور مخالفوں کو کچل چکے تو انہیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ عام لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانے کیلئے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو خوش کر لیا جائے۔ چنانچہ وہ بے پناہ کوششوں کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ دختر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام کیا اور پھر معذرت کی۔ جو ہوا سو ہوا کچھ غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ بہر حال آپ رحمت للعالمین کی بیٹی ہیں، جو غلطیاں ہوئی ہیں، ان سے چشم پوشی کر لیجئے اور ہمیں معاف کر دیجئے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ہر دور کے انسانوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے اور

انہیں یہ سمجھانے کیلئے ہر گزری ہوئی بات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی اور قوم کی کجروی اور حکومت کی رجعت پسندی پر خاموش نہیں رہا جاسکتا۔ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا دلائل اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 170 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: نَشَدْتُكُمْ اللَّهُ أَلَمْ تَسْمَعَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:
فَاطِمَةُ بِضَعَّةٍ مِنبَى مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي، رِضَا فَاطِمَةَ مِنْ
رِضَايَ وَ سَخَطُ فَاطِمَةَ مِنْ سَخَطِي، فَمَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي
فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَرْضَى فَاطِمَةَ فَقَدْ أَرْضَانِي.
قالا: نعم.

قَالَتْ علیہا السلام: فَإِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ أَنَّكُمْ أَسْخَطْتُمَانِي وَ مَا
أَرْضَيْتُمَانِي وَ لَئِن لَّقِيتُ النَّبِيَّ لَا شُكُونَكُمْ إِلَيْهِ.

میں تم دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتی ہوں: کیا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا تھا:

فاطمہ میرا ہی ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ فاطمہ کی رضا میری رضا ہے۔ فاطمہ کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔ جس نے میری بیٹی فاطمہ سے محبت کی تو درحقیقت اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے فاطمہ کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

ان دونوں نے کہا: ہاں! ہم نے یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

سنی تھی۔

ان دونوں کے اعتراف کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:
میں خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے
غضبناک کیا ہے۔ تم دونوں نے مجھے اذیت دی ہے اور مجھے خوش نہیں
کیا ہے۔ جب میرے بابا سے میری ملاقات ہوگی تو ان سے میں
تمہاری شکایت کروں گی۔^(۳)

(۳) لوگوں کی سرزنش:

جب لوگوں سے ابو بکر کیلئے بیعت لے لی گئی اور لوگوں نے سکوت اور
گوشہ نشینی اختیار کر لی تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 171 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: مَا رَأَيْتُ كَمَا لَيْسَ قَطُّ، حَضَرُوا أَسْوَأَ مَحْضَرًا،
تَرَكَوْا نَبِيَّهُمْ ﷺ جِنَازَةً بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَاسْتَبَدُّوا بِالْأَمْرِ دُونَنَا.
میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا کہ امت نے بدترین صورت حال
ایجاد کر دی ہے۔ رسول خدا ﷺ کے جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ
دیا ہے اور خود سری کرتے ہوئے دوسروں کو ہمارا مقام عطا کر دیا ہے۔^(۵)

(۴) عہد شکن افراد کی سرزنش:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دنیا پرست افراد کی خیانت، بزدل افراد کی

اہلیت سے لاتعلقی، اور امت مسلمہ میں انحراف ایجاد کرنے والوں کی سرزنش کی۔ ان کے سوائے ہونے ضمیروں کو ملامت کے تازیانوں سے بیدار کیا اور لوگوں سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 172 ﴾

قَالَتْ ﷺ: وَيَلَكُمْ مَا أَسْرَعَ مَا خُنْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ! وَقَدْ أَوْصَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاتِّبَاعِنَا وَمَوْدَقِنَا وَالتَّمَسُّكِ بِنَا. وائے ہوتے پر! ہم اہل بیت کے حق میں تم لوگوں نے کتنی جلد خدا اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کی ہے۔ حالانکہ رسول ﷺ نے تم سے یہ سفارش کی تھی کہ تم اہل بیت کی پیروی کرنا ہم سے محبت کرنا اور ہم سے تمسک کرنا۔^(۳)

(۵) مصیبتوں کے اسباب:

رسول ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد ایک روز طلحہ کی بیٹی فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں پہنچی۔ آپ کی گریہ و زاری دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئی اور تعجب سے کہنے لگی۔

اے فاطمہ علیہا السلام! آپ کی اس گریہ و زاری کا کیا سبب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 173 ﴾

فَقَالَتْ ﷺ: تَسْأَلُنِي عَنْ هَنَةِ حَلَقٍ بِهَا الطَّائِرُ، وَحَفِيَّ بِهَا السَّائِرُ، رُفِعَتْ إِلَى السَّمَاءِ إِثْرًا، وَرُزِنَتْ فِي الْأَرْضِ خَيْرًا، إِنَّ قُحَيْفَ تَيْمٍ، وَأُحْيُولَ عَدِيٍّ، جَارِيَا أَبَا الْحَسَنِ فِي السَّبَاقِ حَتَّى إِذَا تَفَرَّيَا بِالْجِنَاقِ، أَسْرَا لَهُ الشِّتَانُ وَطَوِيَاهُ الْإِغْلَانُ.

فَلَمَّا خَبَأَ نُورُ التَّيْنِ وَقَبِضَ النَّبِيُّ الْأَمِينُ نَطَقَا بِفُورِهِمَا، وَنَفَثَا بِسُورِهِمَا، وَأَدَا لَهَا فَذَكَ، فَيَا لَهَا كَمِ مِنْ مَلِكٍ مَلَكٍ إِنَّهَا عَطِيَّةُ رَبِّ الْأَعْلَى لِلنَّجِيِّ الْأَرْضِيِّ، وَلَقَدْ مَنَحْنَاهَا لِلصَّبِيَّةِ السُّوَاعِبِ عَنْ نَجَلِهِ وَنَسَلِيٍّ، وَإِنَّهَا لَيَعْلَمُ اللَّهُ وَشَهَادَةٌ أَمِينِهِ فَإِنْ انْتَزَعَا مِنِّي الْبَلْعَةَ وَمَعَانِي اللَّمَّظَةَ.

فَأَخْتَسِبُهَا يَوْمَ الْحَشْرِ زُلْفَةً، وَلَيَجِدَنَّهَا أَكَلُوهَا سَاعِرَةٌ حَمِيمٍ فِي لُظَى جَحِيمٍ.

طلحہ کی بیٹی! کیا تم اس مصیبت اور ان ناخوشگوار حالات کے بارے میں معلوم کر رہی ہو جن کی خبر ہر جگہ پھیل چکی ہے۔ گویا پرندوں کے پروں پر لکھ دیا گیا اور ان کے پھر پھڑانے کی وجہ سے دنیا میں نشر ہو گئی۔ گویا چابک سوار قاصدوں نے اسے دنیاؤں میں پہنچا دیا ہے۔ اس مصیبت کا گرد و غبار آسمان پر چھا گیا اور اس کی تاریکی نے زمین کو ڈھانک لیا ہے۔ تم جانتی ہو کہ مصیبت کیسے پیدا ہوئی؟

عرب کے پست ترین قبیلہ تیم کے ایک شخص ابو بکر اور عرب کے فریب کار ترین قبیلہ عدی کے ایک شخص عمر بن خطاب نے علی علیہ السلام پر ستم روا رکھا۔ حضرت علی علیہ السلام سے سبقت لے جانے کے لئے انہوں نے مقابلہ میں بہت کوشش کی لیکن جب کامیاب نہ ہوئے تو علی علیہ السلام کے خلاف اپنے دل میں عداوت کو چھپا لیا۔ چنانچہ جس دن، دین کا نور ماند پڑ گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے سفر کیا اس دن لوگوں نے علی علیہ السلام سے اپنے بغض و حسد کو ظاہر کیا اور اپنی تمنا کی سواری پر سوار ہو گئے۔ ظلم ڈھانے کیلئے، فدک کو غصب کر لیا۔ تعجب سے تم فدک کو دیکھو۔ کتنے ہی بادشاہ فدک کی زمین کے مالک بنے! لیکن آج ان کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ فدک ایک خدائی ہدیہ تھا جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا تھا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے اور میرے بچوں کو عطا کر دیا تھا۔ یہ فدک خدا کے حکم سے اور جبرئیل کی گواہی سے مجھے دیا گیا تھا۔ جس کو ابو بکر و عمر نے ظلم و ستم کے ساتھ غصب کر لیا ہے اور میری اور میرے بچوں کی زندگی کا سہارا چھین لیا ہے۔ میں روز قیامت کی مصیبت کو یاد کر کے اس پر صبر کروں گی اور فدک کھانے والے عنقریب جہنم میں عذاب خدا کو دیکھیں گے اور اس میں غوطہ زن ہوں گے۔^(۷)

(۶) مہاجرین و انصار سے مدد طلب کرنا:

سیاسی جنگ کو جاری رکھنے کیلئے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اجتماعی آگاہی پر

پوری توجہ مرکوز کر رکھی تھی۔ آپ سوئے ہوئے ضمیروں کو بیدار کرتی رہتی تھیں۔
ایک دن انصار و مہاجرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 174 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ انصُرُوا اللَّهَ فَإِنِّي
ابنة نبيكم وقد بايعتم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يوم بايعتموه أن
تمنعوه و ذريته مما تمنعون منه أنفسكم و ذرائعكم . ففؤ
لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ببيعتكم .

اے مہاجر و انصار! خدا کی مدد کرو۔ میں تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی
ہوں اور تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
ان کی اولاد کا دفاع کرو گے۔ ہم ایسے ہی دفاع کریں گے جیسے اپنے
بچوں کا دفاع کرتے ہو تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تم نے بیعت کی ہے اس
پر قائم رہو۔^(۸)

(۷) نفرین و بیزاری کا اعلان:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ منفی جنگ، ابو بکر سے مناظرہ۔

﴿ ۳ ﴾ منیٰ جنگ کی قسمیں

(۱) ابوبکر سے قطع کلامی :

جب اہل سقیفہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملے کر چکے۔ مسجد کے اندر گستاخیاں کر چکے۔ فدک غصب کر لیا۔ گواہوں کی گواہی کو اور فاطمہ علیہا السلام کی استدلالی بحث کو ٹھکرا دیا تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ابوبکر سے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 175 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا، وَاللَّهِ لَا دُعُونَ اللَّهَ عَلَيْكَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ.

خدا کی قسم! میں اس کے بعد تم سے بات نہ کروں گی۔ خدا کی قسم! میں ہر نماز کے بعد تمہارے لئے بددعا کروں گی۔^(۱)

(۲) ابوبکر و عمر سے قطع کلامی :

جب اہل سقیفہ سب کچھ کر چکے تو دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات میں ابوبکر و عمر نے عام لوگوں کو اپنے موافق کرنے کیلئے یہ طے کیا کہ اب فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کر کے دلجوئی کی جائے اور ان سے معذرت کی جائے۔ اس لئے کہ فاطمہ علیہا السلام کو ان سے سخت عداوت ہے۔ اب انہیں ویسا ہی جواب ملا۔

فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 176 ﴾

قَالَتْ ﷺ: وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُكُمْ مِّنْ رَّأْسِي كَلِمَةً حَتَّىٰ أَلْقَىٰ رَبِّي فَأَشْكُونَكُمْ إِلَيْهِ بِمَا صَنَعْتُمْ بِهِ وَابِي وَارْتَكَبْتُمَا مِنِّي .
خدا کی قسم! اس کے بعد تم دونوں سے ایک بات بھی نہیں کہوں گی۔
یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے جا ملوں۔ اس سے تم دونوں کی شکایت
کروں گی اور یہ بتاؤں گی کہ تم نے خدا کے اور میرے ساتھ کیا سلوک
کیا ہے اور تم کن افعال کے مرتکب ہوئے ہو۔^(۱۱)

(۳) عمر سے قطع کلامی:

جب عمر نے حضرت علیؑ کے گھر پر حملہ کر کے اس کے دروازہ میں آگ
لگانے کی جسارت کی تو حضرت فاطمہ زہراؑ نے شائستہ طریقے سے دفاع کیا
اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 177 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَسْرَعَ مَا أَغْرَثُمُ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ
اللَّهِ؟ وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُ عُمَرَ حَتَّىٰ أَلْقَىٰ اللَّهَ .
اے ابوبکر! تم نے اہل بیت کے سلسلہ میں اپنے چھپے ہوئے کینہ و حسد کو
کتنی جلد آشکار کر دیا ہے؟
خدا کی قسم! میں جیتے جی عمر سے گفتگو نہیں کروں گی۔^(۱۱)

(۴) حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے وصیت نامہ کی حکمت :

ہر آدمی یہ سوال کرتا ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قبر مخفی کیوں ہے؟
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کو خفیہ طریقہ سے کیوں غسل و کفن دیا گیا؟
دختر رسول کے جنازہ کی تشییع کیوں نہیں ہوئی؟ اہل مدینہ کو خبر کئے بغیر
کیوں دفن کیا گیا ہے؟

جواب یہ دیا جاتا ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے وصیت کی تھی۔

ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے وصیت نامے کا فلسفہ کیا ہے؟
اب اس سیاسی وصیت نامہ کے علل و اسباب اور اس کے تاریخی حقائق کے
روشن ہونے کیلئے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے منہی معرکہ کے تسلسل کے سلسلہ میں
آپ علیہا السلام کے وصیت نامہ کے متن کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے
ایک کاغذ پر لکھا:

﴿ حدیث نمبر: 178 ﴾

لَا تُصَلِّيْ عَلَيَّ اُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ اَبِي رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَظَلَمُوْا لِيْ حَقِّيْ وَ اَخَذُوْا اَرْضِيَّ وَ حَرَقُوْا
صَحِيْفَتِي الَّتِي كَتَبْتَهَا لِيْ اَبِي بَمَلِكٍ فَذَكِّ .
وَ كَذَّبُوْا شُهُوْدِيْ ، وَ هُمْ وَاللّٰهِ جَبْرَيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ وَ اَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اُمِّ اَيْمَنْ ، وَ طَنَنْتْ عَلَيْهِمْ فِيْ بَيُوْتِهِمْ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَحْمِلُنِيْ وَ مَعِيَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ لَيْلًا وَ نَهَارًا اِلَى مَنَازِلِهِمْ ،

وَ اذْكُرْهُمْ بِاللَّهِ وَ رَسُوْلِهِ اَلَّا تَظْلِمُوْنَا وَ لَا تَغْصِبُوْنَا حَقَّنَا الَّذِي
 جَعَلَهُ اللهُ لَنَا . فَيُجِيبُوْنَا لَيْلًا وَ يَقْعُدُوْنَ عَنَّا نَصْرَتَنَا نَهَارًا .
 فَجَمَعُوْنَا الْحَطَبَ الْجَزَلَ عَلٰى بَابِنَا وَ اَتُوْنَا بِالنَّارِ لِحَرْقُوْهُ وَ
 يُحَرْقُوْنَا ... فَهٰذِهِ اُمَّةٌ تُصَلِّي عَلٰى؟

وہ اشخاص میرے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں جنہوں نے امیر المومنین علیؑ کی
 کی ولایت و خلافت کے سلسلہ میں خدا و رسول ﷺ کے عہد کو توڑ دیا
 ہے اور میرا حق غصب کر کے میرے اوپر ظلم کیا ہے۔ میری میراث چھین
 لی ہے اور میرے والد نے جو فدک کی سند مجھے لکھی تھی اس کو جلا دیا
 ہے۔ خدا کی قسم! میرے گواہوں کو جھٹلا دیا ہے اور وہ گواہ خدا، جبرئیل،
 میکائیل، امیر المومنین علیؑ اور ام ایمن تھے۔

وہ لوگ جو اس وقت اپنے گھروں میں بیٹھ گئے تھے جس دن ہمیں مدد کی
 ضرورت تھی۔ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ، حسن و حسینؑ کے ساتھ
 مجھے صبح و شام انصار و مہاجرین کے گھر لے جاتے تھے اور میں نے انہیں
 خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق یاد دلائے اور تم لوگ ہم اہل
 بیٹہ پر ظلم نہ کرو اور ہمارے اس مسلم حق کو غصب نہ کرو جو ہمیں خدا نے
 عطا کیا ہے۔ رات کی تاریکی میں تم نے یہ جواب دیا کہ ہم آپ کی مدد
 کریں گے لیکن دن کے اجالے میں ہماری نصرت سے ہاتھ کھینچ لیا۔

یہاں تک کہ ہمارے گھر پر حملہ کر دیا۔ بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان
 میں آگ لگا دی تاکہ گھر سمیت ہم کو جلا دیں۔ کیا ایسے لوگ میرے

جتازہ کی نماز پڑھنے کے مستحق ہیں!؟ (۱۲)

(۵) دشمن پر لعنت کرنا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ اعلانِ بیزاری اور ابو بکر پر نفرین، حدیث نمبر: 71-

(۶) ظالموں کی شکایت:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ شکوے

Presented By: www.jafriLibrary.com

﴿۳﴾ زندگی کے مشکلات

(۱) فاطمہ علیہا السلام کا بھوک برداشت کرنا:

الف: بھوک کی شکایت

ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے اور فرمایا:

بٹی کیا حال ہے؟ کیسی زندگی گزر رہی ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 179﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اِنِّی لَوْ جَعَلَتْ وَ اِنَّهٗ لَیَزِیْدُنِی اِنِّی مَالِی طَعَامَ اَكْلَهٗ .

بھوک کی وجہ سے درد ہو رہا ہے اور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے کہ جس سے بھوک ختم ہو جائے۔

رسول اسلام ﷺ نے فرمایا:

يَا بِنْتِ أُمَّ الْوَالِدِ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟

بٹی! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دریافت کیا:

قَالَتْ: يَا أَبَتَا! فَأَيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ؟

تو بابا جان! مریم بنت عمران کا مرتبہ کیا ہے؟

فرمایا:

قَالَ: بَلِّغْكِ سَيِّدَةَ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَ إِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
وَاللَّهِ إِزْوَاجُكُمْ سَيِّدَاتُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

مریم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی اور تم سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو۔

خدا کی قسم! میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔^(۱۳)

ب: ناقابل برداشت بھوک

ایک روز صبح کے وقت رسول ﷺ فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے۔ سلام

کیا اور فرمایا:

بچی تم نے کس حال میں صبح کی؟

عرض کیا:

﴿ حدیث نمبر: 180 ﴾

فَقَالَتْ ﷺ: وَاللَّهِ أَصْبَحْتُ وَجِعَةً وَقَدْ أَصْرَبِي الْجُوعُ.

خدا کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ بھوک نے مجھے نقصان پہنچایا ہے (میرے بدن کی طاقت چھین لی ہے)۔ (۱۳)

رج: فقر و ناداری کا باپ سے شکوہ

جناب فاطمہ علیہا السلام کی زندگی کی مشکلوں اور بھوک کی اذیتوں کو برداشت کرتی تھیں لیکن اپنے ہمسایوں اور عقیدت مندوں سے اپنی زندگی کا راز بیان نہیں کرتی تھیں۔ ہاں! جب پیاناہ صبر لبریز ہو جاتا تھا اور بھوک آپ سے تاب ضبط چھین لیتی تھی تو خدمت رسول ﷺ میں پہنچتی تھیں اور آنحضرت ﷺ سے درود دل بیان کرتی تھیں۔ ایک روز رسول ﷺ کی خدمت میں شرفیاب ہوئیں اور عرض کیا:

﴿ حدیث نمبر: 181 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

وَاللَّهِ مَا أَصْبَحَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِي بَيْتِ عَلِيٍّ طَعَامًا وَلَا دَخَلَ بَيْنَ شَفَتِي طَعَامٌ مُنْذُ خَمْسٍ وَلَا لَنَا نَاعِيَةٌ وَلَا رَاعِيَةٌ وَلَا أَصْبَحَ فِي بَيْتِهِ سَفَةٌ.

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو، خدا کی قسم! میں نے علی علیہ السلام کے گھر میں پانچ دن سے کھانا نہیں کھایا ہے میں نے کوئی چیز نہیں کھائی ہے۔ نہ ہمارے پاس کوئی گوسفند ہے نہ کوئی اونٹ ہے نہ کھانا ہے نہ پانی۔^(۱۵)

(۲) فقر و فاقہ :

ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
اے فاطمہ! اگر کھانا ہو تو لاؤ۔
جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 182 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَالَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ مَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْذُ ثَلَاثِ اِلَّا شَيْءٌ اَثَرْتِكَ بِهِ .

اس خدا کی قسم جس نے آپ کے حق کو عظیم قرار دیا ہے، تین روز سے گھر میں بقدر کفایت کھانا نہیں ہے۔ بس اتنا ہی کھانا تھا جو میں نے ایثار کرتے ہوئے آپ کو دے دیا تھا میں خود بھوکی رہتی تھی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟
فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 183 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَانِي أَنْ اُسَالِكَ شَيْئًا .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَسْأَلِي ابْنَ عَمِّكَ شَيْئًا إِنْ جَاءَكَ بِشَيْءٍ
عَفْوًا وَإِلَّا فَلَا تَسْأَلِيهِ .

مجھے رسول ﷺ نے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں آپ سے کسی چیز
کا سوال کروں۔ فرمایا کہ اپنے ابن عم سے کوئی چیز نہ مانگنا۔ اگر وہ تمہیں
کوئی چیز دیں تو لے لینا، تم کسی چیز کا تقاضہ نہ کرنا۔^(۱۶)

فاطمہ علیہا السلام کے اس ایثار کو دیکھ کر اور آپ کی باتوں کو سن کر علیؑ گھر سے
باہر نکلے اور احباب میں سے کسی سے قرض لے کر گھر کا خرچ پورا کیا۔

(۳) خوشحالی کا فقدان :
ایک روز فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے والد کی خدمت میں زندگی کی مشکلوں اور
فارغ البالی کے فقدان کی شکایت کی اور فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 184 ﴾

قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ابْنِي وَابْنُ عَمِّي مَا لَنَا فِرَاشٌ إِلَّا جِلْدٌ كَبِشٍ نَنَامُ عَلَيْهِ
بِاللَّيْلِ وَنَعْلِفُ عَلَيْهِ نَاضِحًا بِالنَّهَارِ .

میرے اور میرے ابن عم کے پاس آسودگی و خوشحالی کے اسباب نہیں
ہیں۔ گوسفند کی ایک کھال ہے، اسی پر رات میں ہم سوتے ہیں۔ اور
دن میں اس پر اونٹ چارہ کھاتا ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا :

يَا بُنَيَّةُ! اِصْبِرِيْ فَاِنَّ مُوسَىٰ بِنَ عِمْرَانَ اَقَامَ مَعَ اِمْرَاتِهِ عَشْرَ
سِنِيْنَ ، مَا لُهُمَا فِرَاشٌ اِلَّا عَبَاةٌ قَطْوَانِيَّةٌ .
بیٹی! صبر و تحمل سے کام لو۔ موسیٰ ابن عمران علیہ السلام نے اپنی شریک حیات
کے ساتھ دس سال تک اس حال میں زندگی گذاری کہ ان کے پاس
قطوانی عبا تھی۔ وہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ (۱۷۷)

(۴) سخت زندگی :

الف : سادہ زندگی کے وسائل

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دختر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر تشریف
لائے اور قریب سے ان کی زندگی کی سختیوں کو ملاحظہ کیا اور اپنی بیٹی کو پریشان
دیکھ کر فرمایا :

فاطمہ! کیسے گذر بسر ہو رہی ہے؟ پریشان کیوں ہو؟

عرض کیا :

﴿ حدیث نمبر : 185 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام : حَالُنَا كَمَا تَرَى ، فِیْ كِسَاءٍ نِصْفُهُ تَحْتَنَا وَ نِصْفُهُ فَوْقَنَا .

ہماری وہی حالت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں ہمارے پاس ایک ردا
ہے۔ اس کے نصف حصہ کو بچھاتے ہیں اور نصف حصہ کو اوڑھ لیتے ہیں۔

ب : بھوک کی شکایت

سلیمان بن بریدہ کی روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

بیٹی حیران و پریشان کیوں ہو؟
عرض کیا (۱۸):

﴿ حدیث نمبر: 186 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: قِلَّةُ الطَّعْمِ وَ كَثْرَةُ الِهَمِّ وَ شِدَّةُ السُّقْمِ .
کھانے کی کمی ہے۔ غم و اندوہ اور بیماریاں زیادہ ہیں۔ اسی سے میں
پریشان ہوں۔ (۱۹)

(۵) مالی اور عیالی پریشانیاں:

الف: شوہر سے ہمدردی

شہر مدینہ کے گرم موسم میں ایک روز علی گھر میں داخل ہوئے اور فاطمہ علیہا السلام
سے دریافت کیا:

کچھ کھانے کیلئے رکھا ہو تو لاؤ۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 187 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَ اِنِّي مُنْذُ يَوْمَئِذٍ اَعْلَلُّ الْحَسَنَ وَ
الْحُسَيْنَ علیہما السلام.

دو روز سے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ مختلف بہانوں
سے حسن و حسین کو بہلاتی ہوں تاکہ زیادہ بے تاب نہ ہوں۔ (۲۰)

ب: باب سے قصہ درد

ایک روز فاطمہ علیہا السلام کے بچوں نے اپنے نانا کو گھر کے سامنے دیکھا۔ دوڑتے ہوئے آئے اور دوش رسول ﷺ پر سوار ہو گئے اور شکوہ کرنے لگے:

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم بھوکے ہیں۔ اماں سے کہہ دیجئے کہ ہمیں روٹی دے دیں۔

رسول خدا ﷺ نے اسی وقت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا:

میرے دونوں بیٹوں کو کھانا دے دو۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 188 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّهَا: مَا فِي بَيْتِي شَيْءٌ إِلَّا بَرَكَتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ہمارے گھر میں برکتِ رسول ﷺ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔^(۲۱)

رج: تنگدستی میں شکر

اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں:

رسول ﷺ نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا: میرے حسن

وحسینؑ کہاں ہیں؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 189 ﴾

قَالَتْ ﷺ: أَصْبَحْنَا وَ لَيْسَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَذُوقُهُ ذَائِقَتِي وَ أَنَا لَنُحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى .

ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے ہم اپنی بھوک مٹا سکیں۔ ہم ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

و: شوہر سے درخواست

کبھی ناداری اور بھوک فاطمہ زہرا علیہا السلام کو زیادہ پریشان کرتی تھی تو بچوں کی پرورش و تربیت کے لئے امیر المومنین علیؑ سے فرماتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 190 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى أَبِي فَاتِنَا مِنْهُ شَيْئًا .

اے علی! آپ بابا جان کے پاس جائیں اور ان سے ہمارے لئے کچھ لائیں۔ (۲۲)

و: بابا سے شکوے

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام مالی پریشانی اور بچوں کے اخراجات کی سختیوں کو برداشت کرتی تھیں لیکن اپنے حالات کسی سے بیان نہیں کرتی تھیں۔ جب رسولؐ اصرار کرتے کہ تمہارا رنگ متغیر کیوں ہے؟ میرے بچے حسن و حسین علیہما السلام کی کیا

حالت ہے؟ تو مجبوراً اپنی زندگی کی کیفیت بیان فرماتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 191 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا أَبَةَ إِنَّ لَنَا ثَلَاثًا مَا طَعِمْنَا وَإِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
اضْطَرَبَا عَلَيَّ مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ ثُمَّ رَقَدَا كَأَنَّهُمَا فَرْخَانِ مَنُتَوِقَانِ.
بابا جان! ہم نے تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ حسن و حسین علیہما السلام
بھوک سے بے تاب ہیں۔ بھوک سے نڈھال ہو کر بے پر کے چوزوں
کی طرح ابھی سوئے ہیں۔ (۲۳)

﴿ ۵۵ ﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے معجزات

(۱) پیدائش کے وقت گفتگو:

جب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اس زمین پر آئیں تو آپ نے خدا کی وحدانیت،
اپنے والد کی نبوت اور اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کی امامت کی گواہی دی:

﴿ حدیث نمبر: 192 ﴾

قَالَتْ ﷺ: وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ أَبِي رَسُولَ اللَّهِ سَيِّدِ
الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنَّ بَعْلِي سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَ وُلْدِي سَادَةُ الْأَسْبَاطِ .
میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور میرے
والد اللہ کے رسول ﷺ اور انبیاء کے سردار ہیں اور علی علیہ السلام اوصیاء

کے سردار ہیں اور میرے بیٹے، امتِ اسلامی کے سردار ہیں۔ (۲۳)

(۲) جنت سے کھانا آنے کی درخواست :

سختی کے زمانہ میں جب بھوک نے خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ستایا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے وضو کیا، دو رکعت نماز بجا لائیں اور دستِ دعا بلند کر کے اس طرح عرض کیا (۲۴) :

﴿ حدیث نمبر: 193 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا إِلَهِي وَ سَيِّدِي هَذَا مُحَمَّدٌ نَبِيكَ وَ هَذَا عَلِيُّ ابْنِ
عَمِّ نَبِيِّكَ إِلَهِي أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أَنْزَلْتَهَا
عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكَلُوا مِنْهَا وَ كَفَرُوا بِهَا . اللَّهُمَّ أَنْزِلْهَا عَلَيْنَا
فَإِنَّا بِهَا مُؤْمِنُونَ .

بارِ الہا! میرے آقا! یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے نبی ہیں اور یہ علی علیہ السلام تیرے
نبی کے ابنِ عم ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے آسمان سے مائدہ (کھانے
سے بھرا ہوا دسترخوان) نازل فرما جیسا کہ تو نے بنی اسرائیل کے لئے
نازل کیا تھا اور انہوں نے اس سے کھانا کھایا تھا۔ لیکن ناشکری کی تھی۔
اے اللہ! اس دسترخوان کو ہمارے لئے نازل فرما کہ ہم اس پر ایمان
رکھتے ہیں۔

اچانک جنت سے دسترخوان نازل ہوا کہ جس کے خوشبو سے علی علیہ السلام کا گھر

معطر ہو گیا۔ علی علیہ السلام نے دریافت کیا :

اَنی لکِ هَذَا؟

بت رسول! یہ کہاں سے آیا ہے؟

فرمایا:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ!

یہ خدا کے یہاں سے آیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرَانِي بِنْتًا مِثْلَهَا كَمِثْلِي مَرِيْمَ:

”كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ، وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا . قَالَ

يَا مَرِيْمُ : اَنی لکِ هَذَا؟ قَالَتْ : هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ .“

خدا کا شکر کہ اس نے مجھے مریم علیہا السلام جیسی بی بی عطا کی ہے۔

”جب حضرت زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کی محرابِ عبادت میں جاتے تھے تو

ان کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے تھے۔ فرماتے: یہ کہاں سے آئے

ہیں؟ مریم علیہا السلام جواب دیتیں: یہ خدا کے یہاں سے آئے ہیں۔“ (۲۶)

صدرِ اسلام کی جنگوں، قحط اور فقر کے زمانہ میں مدینہ کی اکثریت مشکوں

سے دوچار تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک تھی۔ رات دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکینوں

اور فقیروں کیلئے کوشش کرتے تھے۔ کبھی اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے تاکہ بھوک

کو برداشت کیا جاسکے۔ اسی سخت زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کا

دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا:

فاطمہ کیا کچھ کھانے کیلئے ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

نہیں! بابا جان۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آگئے۔ لیکن فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ضبط نہ ہو سکا۔ آپ علیہا السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو جنت سے پاک و معطر کھانا نازل ہوا۔ جب فاطمہ علیہا السلام نے جنت کا کھانا اور خدا کا کریمانہ لطف دیکھا تو فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 194 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَاللَّهِ الْأَوْثَرُونَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَغَيْرِي .

خدا کی قسم! میں ایثار کروں گی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور دوسروں پر مقدم کروں گی۔

پھر آپ نے کھانے اور بھنے ہوئے گوشت سے بھرا ہوا ظرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 195 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: هُوَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ يَرْزُقُنِي مِنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ .

یہ غذا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بے شک! خدا جسے چاہتا ہے بے حساب

رزق عطا کرتا ہے۔ (۱۷)

(۳) حضرت فاطمہ علیہا السلام کے غیبی مشاہدات:

فاطمہ علیہا السلام کی زندگی کے آخری لمحات کے غیبی مشاہدات کو امام صادق علیہ السلام اس طرح نقل کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام مغرب و عشاء کے درمیان احتضار کی حالت میں تھیں، اس وقت آپ نے ایک تیز نظر ڈالی اور فرمایا:

قَالَتْ: أَلَسَّلَامُ عَلَيَّ جِبْرَيْلَ، أَلَسَّلَامُ عَلَيَّ رَسُوْلَ اللهِ،
اللَّهُمَّ مَعَ رَسُوْلِكَ،

اللَّهُمَّ فِي رِضْوَانِكَ وَجِوَارِكَ وَدَارِكَ أَلَسَّلَامُ.
سلام ہو جبرئیل پر اور سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے خدا! ہم
تیرے رسول ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے رضوان،
تیرے رحمت کے جوار اور تیرے گھر دار السلام میں ہوں۔

اس کے بعد حاضرین سے فرمایا:

أَتَرُونَ مَا أَرَى؟

جو میں دیکھ رہی ہوں، کیا یہ تم بھی دیکھ رہے ہو؟

آپ ﷺ سے پوچھا گیا:

مَا تَرَيْنَ؟

بت رسول! آپ کیا دیکھ رہی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

هَذِهِ مَوَاقِبُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَ هَذَا جِبْرَائِيلُ وَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَ يَقُولُ : يَا بَنِيَّةُ ! أَقْدِمِي فَمَا أَمَامَكَ خَيْرٌ لَكَ .
 یہاں آسمانی سوار موجود ہیں۔ وہ جبرائیل ہیں اور یہ اللہ کے رسول۔ فرماتے
 ہیں: بیٹی! یہاں آ جاؤ! جو کچھ تمہارے لئے ہے وہ بہتر ہے۔^(۲۸)

(۴) جبرائیل و عزرائیل علیہما السلام کا مشاہدہ:

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اپنی زندگی کے آخری وقت میں حضرت
 فاطمہؑ نے اطراف میں دیکھا اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 197 ﴾

قَالَتْ عَلِيَّةُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .
 يَا بَنَ عَمِّ ! قَدْ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ مُسَلِّمًا وَقَالَ لِي :
 السَّلَامُ ! يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا حَبِيبَةَ حَبِيبِ اللَّهِ وَ ثَمَرَةَ
 فُؤَادِهِ الْيَوْمَ تُلْحِقِينَ بِالرَّفِيعِ الْأَعْلَى وَ جَنَّةِ الْمَأْوَى .
 ثُمَّ انصَرَفَ عَنِّي .
 تَقُولُ : عَلَيْكُمْ السَّلَامُ .
 فَقَالَتْ : يَا بَنَ عَمِّ ! هَذَا وَاللَّهِ مِيكَائِيلُ ، وَقَالَ لِي كَقَوْلِ صَاحِبِهِ .
 ثُمَّ تَقُولُ : وَ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ .
 قَالَتْ : يَا بَنَ عَمِّ ! هَذَا وَاللَّهِ الْحَقُّ ، وَ هَذَا عِزْرَائِيلُ ، قَدْ نَشَرَ

جِنَاحَهُ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَقَدْ وَصَفَهُ لِي أَبِي وَهَذِهِ صِفَتُهُ.
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَابِضَ الْأَرْوَاحِ! عَجَلْ بِي وَلَا تُعَذِّبْنِي.
ثُمَّ سَمِعْنَاهَا تَقُولُ:

إِلَيْكَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

اے فرشتو! تم پر میرا سلام۔

اے ابن عم! میرے پاس جبرائیلؑ سلام کرتے ہوئے آئے ہیں۔
فرماتے ہیں: اے حبیبِ خدا کی پیاری، خدا آپ پر سلام بھیجتا ہے۔
آج آپ خدا کے ملکوت میں اور اس جنت میں پہنچ جائیں گی جس کا
وعدہ کیا گیا ہے۔

پھر انہوں نے میری طرف سے رخ موڑ لیا۔

آپ ﷺ نے فرشتوں کی دوسری جماعت کو سلام کیا۔

فرمایا: ابن عم!

خدا کی قسم! یہ حضرت میکائیلؑ ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا ہے اور
رہی بشارتیں دے رہے ہیں جو جبرائیلؑ نے دی ہیں۔

پھر فاطمہؑ نے فرشتوں کی تیسری جماعت کو سلام کیا اور فرمایا:

ابن عم! خدا کی قسم یہ حق ہے، یہ حضرت عزرائیلؑ ہیں۔ ان کے ہر
مشرق سے مغرب تک ہیں۔ ان کے اوصاف کو میرے والد نے جس
طرح بیان کیا تھا، وہ اس وقت اسی حالت میں ہیں۔

اے آدمی کی روح قبض کرنے والے! تجھے سلام۔ میری روح قبض

کرنے میں جلدی کرو اور مجھے تکلیف نہ دو۔
 آخر میں ہم نے سنا کہ فرماتی ہیں: بار الہا! میں تیری طرف آرہی ہوں،
 آگ کی طرف نہیں۔^(۲۹)

(۵) فرشتوں کا نزول اور فاطمہ علیہا السلام کا سلام:

ابوبصیرؓ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:
 ایک شب جمعہ میں سحر کے وقت حضرت فاطمہ علیہا السلام پر جبرائیل و اسرافیل و
 میکائیل علیہم السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز میں مشغول ہیں۔ سب کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ نماز تمام
 ہو گئی۔ سب نے فاطمہ علیہا السلام کو سلام کیا اور کہا:
 بزرگ و برتر خدا آپ پر سلام بھیجتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جنت
 کی عورتوں کی سردار کے حجرہ میں صحیفہ رکھا۔
 فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 198 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: لِلَّهِ السَّلَامُ، وَمِنْهُ السَّلَامُ، وَإِلَيْهِ السَّلَامُ، وَ
 عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ.

سلام خدا کیلئے ہے، سلام خدا کی طرف سے ہے، سلام کی بازگشت اسی
 کی طرف ہے۔ اے اللہ کے پیغام پہنچانے والو! تم پر سلام ہو۔^(۳۰)

﴿ ۶ ﴾ ماں کا مرتبہ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ماں کے عظیم مرتبہ کے سلسلہ میں اولاد کو بہت قیمتی بات بتائی ہے اور رسول خدا ﷺ کی مشہور حدیث یاد دلائی ہے کہ:

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے کسی بیٹے کو سفارش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 199 ﴾

إِلْزِمُ رِجْلَهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِهَا.

ماں کی خدمت کرتے رہو کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔^(۳۱)

﴿ ۷ ﴾ مہمان نوازی

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

✽ ایثار۔

✽ اقتصادی مشکلات۔

حوالہ جات

- (۱) مجمع الزوائد، ج: ۸، ص: ۱۰۸
- (۲) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۸؛ مجمع الزوائد، ج: ۸، ص: ۱۰۸
- کنز العمال، ج: ۶، ص: ۶۵
- (۳) بحار، ج: ۱۸، ص: ۳۱۳؛ کنز العمال، ج: ۵، ص: ۶۵۱، حدیث: ۱۴۱۳۸
- استیعاب، ج: ۲، ص: ۲۴۶
- (۴) بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۰۳؛ دلائل الامامہ، ج: ۱، ص: ۱۴
- الامامۃ والسیاستہ، ج: ۳، ص: ۱۴۱۴
- (۵) امالی، ص: ۹۵؛ الغدير، ج: ۵، ص: ۳۷۴
- الامامۃ والسیاستہ، ج: ۱، ص: ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
- (۶) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۱۴؛ علم التّیین، ج: ۲، ص: ۶۸۷
- (۷) امالی، شیخ صدوق، ج: ۱، ص: ۴۰۷؛ امالی، شیخ طوسی، ص: ۱۱۷
- (۸) بحار الانوار، ج: ۸، ص: ۱۰۳؛ اختصا ص، ص: ۱۸۲/۱۷۸
- (۹) الغدير، ج: ۷، ص: ۲۳۰؛ الامامۃ والسیاستہ، ج: ۱، ص: ۳۰۷/۱۴
- اعیان الشیعہ، ص: ۳۱۸
- (۱۰) علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۵؛ الامامۃ والسیاستہ، ج: ۱، ص: ۱۳
- صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۷۲
- (۱۱) الغدير، ج: ۷، ص: ۷۷؛ الامامۃ والسیاستہ، ج: ۱، ص: ۱۳
- بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۲۲، ۳۳۹

- (۱۲) ارشاد القلوب، ص: ۲۶۳: بحار الانوار، ج: ۳۳، ص: ۲۰۴
 غلغل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۷۶
- (۱۳) حلیۃ الاولیاء، ج: ۲، ص: ۴۲: مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۲۳
 بحار، ج: ۳۳، ص: ۳۷
- (۱۴) احقاق الحق، ج: ۴، ص: ۳۳۸: حلیۃ الاولیاء، ج: ۲، ص: ۴۲
 الاستیعاب، ج: ۲، ص: ۷۵۰
- (۱۵) احقاق الحق، ج: ۱۷، ص: ۲۳: دلائل الامت، ص: ۳ و ۳
 مناقب، ص: ۳۸۰
- (۱۶) بحار، ج: ۱۳، ص: ۱۹۷: احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۱۳
 البدایۃ و النہایۃ، ج: ۶، ص: ۱۱۱
- (۱۷) سنن ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۳: تذکرۃ الخواص، ص: ۳۱۶ اور ص: ۱۶
 ذخائر العقبی، ص: ۳۳ و ۳۹
- (۱۸) بحار الانوار، ج: ۳۷، ص: ۳۳: امالی، شیخ صدوق، ص: ۲۵۹
 امالی، شیخ طوسی، ج: ۲، ص: ۲۰
- (۱۹) مناقب خوارزمی، ص: ۱۰۶: بحار، ج: ۳۸، ص: ۱۹
 تاریخ دمشق، ج: ۱، ص: ۲۲۲
- (۲۰) بحار الانوار، ج: ۴۱، ص: ۲۵۷: کشف البقین، ص: ۱۷۳ و ۱۷۴
 مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۷۴
- (۲۱) بحار الانوار، ج: ۳۵، ص: ۲۵۲: تفسیر فرات، ص: ۵۲۷
- (۲۲) بحار الانوار، ج: ۳۶، ص: ۶۰: کنز جامع الفوائد (مخطوط)

- (۲۳) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۲۰ و ۳۲۱: بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۷۲
تفسیر عیاشی، ج: ۱، ص: ۱۷۱
- (۲۴) بحار الانوار، ج: ۱۶، ص: ۸۱: امالی، ص: ۴۷۵: اختصاص، ص: ۳۱
آیت: ۳۷، سورۃ آل عمران
- (۲۶) بحار، ج: ۳۵، ص: ۲۵۱: تفسیر فرات بن ابراہیم، ص: ۱۹۹
احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۲۲
- (۲۷) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۷: المناقب، ج: ۳، ص: ۱۱۷
ریاضین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۲۵
- (۲۸) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۳۰۰: عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۱۰
- (۲۹) بحار، ج: ۴۳، ص: ۳۰۹: دلائل النبوة، طبری، ص: ۴۳
ریاضین الشریعہ، ج: ۲، ص: ۷۵
- (۳۰) دلائل الامتہ، ص: ۲۸: عوالم، ج: ۱۱، ص: ۱۹۰
- (۳۱) مسند احمد، کنز العمال، ج: ۱۶، ص: ۴۲۶، حدیث: ۴۵۴۴۳

(ن - و)

■ نان (روٹی) پکانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 48۔

■ نائقہ حضرت صالح عليه السلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 70۔

■ فلسفہ نبوت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 57۔

■ اجتماعی نظم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 57۔

■ نعمتیں۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر: 88۔

■ یہاں نفاق -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 178، 177، 173 -

■ فلسفہ نماز -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 57 -

شخصی وصیتیں -

❖ ❶ ❖

سیاسی وصیتیں -

❖ ❷ ❖

تحریری وصیت نامہ -

❖ ❸ ❖

﴿ ۱ ﴾ شخصی وصیتیں

(۱) یاد دہانی :

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں امیر المومنین سے وصیت فرمائی :

﴿ حدیث نمبر : 200 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَمْ يَبْقَ لِي إِلَّا رَمَقٌ مِنَ الْحَيَاةِ وَحَانَ زَمَانُ الرَّحِيلِ وَالْوِدَاعُ فَاسْتَمِعْ كَلَامِي فَإِنَّكَ لَا تَسْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ صَوْتِ فَاطِمَةَ أَبَدًا .

اے ابو الحسن! میری زندگی کے چند لمحات باقی ہیں۔ سفر اور خدا کا فطری کا وقت آن پہنچا ہے۔ میری باتیں سنیں، اس کے بعد آپ فاطمہ علیہا السلام کی آواز نہیں سنیں گے۔

میں آپ کو وصیت کرتی ہوں اے ابو الحسن! مجھے فراموش نہ کیجئے گا۔ میری وفات کے بعد میری زیارت کیلئے آتے رہیے گا۔^(۱)

(۲) شب وحشت میں قرآن پڑھنے کی وصیت :

حضرت علی علیہ السلام سے دوسرے بہترین کلمات میں آپ نے اس طرح

وصیت فرمائی:

﴿ حدیث نمبر: 201 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِذَا أَنَا مِتُّ فَتَوَلَّ أَنْتَ غُسْلِيَّ وَ جَهَنِّي وَ صَلِّ عَلَيَّ وَ أَنْزِلْنِي قَبْرِي وَ الْجَدْنِي وَ سَوِّ التُّرَابَ عَلَيَّ وَ اجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِي قُبَالَةَ وَجْهِي فَأَكْثِرْ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَاجُ الْمَيِّتُ فِيهَا إِلَى أَنْسِ الْأَحْيَاءِ وَ أَنَا أُسْتَوْدَعُكَ اللَّهُ تَعَالَى وَ أُوصِيكَ فِي وَ لَدِي خَيْرًا .

جب میں اس دنیا سے اٹھ جاؤں، تو اے علی! آپ ہی مجھے غسل و کفن دیجئے گا۔ میرے جنازے پر نماز پڑھے گا اور مجھے قبر میں اتاریے گا۔ دفن کر کے قبر پر ایک پتھر رکھ دیجئے گا اور زمین کو برابر کر کے مٹی ڈال دیجئے گا۔ پھر بالائے سر میرے رو برو بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت اور دعا کیجئے گا کیونکہ اس وقت میت کو اپنے پس ماندگان سے انس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ میں آپ کو خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ اور اپنے بچوں کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ ان کے ساتھ نیک برتاؤ کیجئے گا۔^(۱)

(۳) امامہ سے عقد کرنے کی وصیت:

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امامہ سے عقد کر لیجئے گا۔

فرماتی ہیں:

﴿ حدیث نمبر: 202 ﴾

قَالَتْ ﷺ: جَزَاكَ اللهُ عَنِّي خَيْرَ الْجَزَاءِ يَا بَنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ
أَوْ صِيكَ أَوْ لَا أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِي بِأَبْنَةٍ أُخْتِي أَمَامَةً فَإِنَّهَا تَكُونُ
لِوَلَدِي مِثْلِي فَإِنَّ الرِّجَالَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ.

اے رسول اللہ ﷺ کے ابن عم! خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے!
آپ کو میری پہلی وصیت یہ ہے کہ چونکہ مردوں کو عورتوں کی ضرورت
ہوتی ہے لہذا میرے بعد آپ امامہ سے عقد کر لیجئے گا کیونکہ وہ میرے
بچوں سے میری طرح محبت کرتی ہے۔^(۲)

﴿ ۲ ﴾ سیاسی وصیتیں

(۱) خفیہ طریقے سے دفن کرنے کی وصیت:

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اہل سقیفہ سے اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے حضرت علی
سے وصیت کی:

﴿ حدیث نمبر: 203 ﴾

قَالَتْ ﷺ: إِنِّي أَوْصِيكَ أَنْ لَا يَلِيَّ غُسْلِيَّ وَ كَفْنِيَّ سِوَاكَ .
وَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَادْفِنِي لَيْلًا وَ لَا تُؤَدِّنْ بِي أَحَدًا .
وَ لَا تُؤَدِّنْ بِي أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ .
وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَ لَا عُمَرُ .

اے ابن عم! آپ سے میری یہ وصیت ہے کہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا مجھے غسل و کفن نہ دے اور جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے رات میں دفن کیجئے گا۔ اور کسی کو خبر نہ کیجئے گا۔ ابو بکر و عمر کو تو ہرگز اطلاع نہ دیجئے گا۔ میں آپ کو اللہ کے رسول محمد ﷺ کے حق کی قسم دیتی ہوں کہ ابو بکر و عمر میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھیں۔^(۴)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 204 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِذَا تَوَفَّيْتُ لَا تُعَلِّمُ أَحَدًا إِلَّا أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ أَيْمَنَ وَفِضَّةَ وَمَنْ الرِّجَالِ: ابْنَسَى وَالْعَبَّاسَ وَسَلْمَانَ وَعَمَّارًا وَالْمُقَدَّادَ وَأَبَادِرَ وَحُذَيْفَةَ، وَلَا تُدْفِنُنِي إِلَّا لَيْلًا وَلَا تُعَلِّمُ قَبْرِي أَحَدًا.

جب میرا انتقال ہو جائے تو عورتوں میں ام سلمہ، ام ایمن اور فضہ کو اور مردوں میں میرے بیٹے حسن و حسین علیہما السلام، عباس، سلمان، مقداد، ابوذر، اور حذیفہ کو خبر دینا اور کسی کو اطلاع نہ دینا اور مجھے رات کے پردہ میں دفن کرنا اور کسی کو میری قبر کا پتہ نہ بتانا۔^(۵)

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 205 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: يَا أَسْمَاءُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَغْسِلِينِي أَنْتِ وَ عَلِيٌّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ لَا تُدْخِلِينِي عَلَيَّ أَحَدًا.

اے اسماء! جب میرا انتقال ہو جائے تو تم اور علیؑ مجھے غسل دینا۔ اور کسی کو میرے جنازہ پر نہ آنے دینا۔^(۱)

(۲) تدفین میں ظالموں کی شرکت سے منع کرنے کی وصیت :
حضرت فاطمہ زہراؑ نے امیر المومنین سے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر: 206 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: أُوصِيكَ أَنْ لَا يَشْهَدَ أَحَدٌ جِزَاةً مِنِّي مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ظَلَمُونِي وَ أَخَذُوا حَقِّي فَإِنَّهُمْ عَدُوِّي وَ عَدُوُّ رَسُولِ اللَّهِ وَ لَا تَتْرُكْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَ لَا مِنْ أَتْبَاعِهِمْ وَ ادْفِنِي فِي اللَّيْلِ إِذَا أَوْهَنْتِ الْعُيُونُ وَ نَامَتِ الْأَبْصَارُ.

جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا حق غصب کیا ہے وہ میرے جنازے کی تشییع میں شرکت نہ کریں۔ کیونکہ وہ میرے اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ ان کو اور ان کے پیروں کو میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھنے دینا۔ مجھے رات میں دفن کرنا، جب آنکھوں پر نیند طاری ہو جائے۔^(۲)

﴿ ۳ ﴾ تحریری وصیت نامہ

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وفات کے بعد حضرت علیؑ نے آپؑ کے لکھے ہوئے وصیت نامہ کو نکالا اور اس کا مطالعہ کیا۔ عبارت یہ تھی:

﴿ حدیث نمبر: 207 ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . هَذَا مَا أَوْصَتْ بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَوْصَتْ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ .
 يَا عَلِيُّ! أَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ زَوْجَتِي اللَّهُ مِنْكَ لِأَكُونَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، أَنْتَ أَوْلَى بِي مِنْ غَيْرِي ، حَنْطِنِي وَغَسِّلْنِي وَكْفِنِي بِاللَّيْلِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَادْفِنْنِي بِاللَّيْلِ وَلَا تُعَلِّمَ أَحَدًا وَأَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ وَأَقْرَأُ عَلَيَّ وَوَلَدِي السَّلَامَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

رحمن و رحیم خدا کے نام سے ، یہ فاطمہ بنت رسولؐ کا وصیت نامہ ہے۔ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے وصیت کرتی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور جنت و جہنم حق ہیں۔ قیامت آنے والی ہے ، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور

خدا مردوں کو قبروں سے زندہ اٹھائے گا۔

اے علی! میں رسول ﷺ کی بیٹی فاطمہ ہوں۔ خدا نے مجھے آپ کی زوجیت میں دیا تاکہ دنیا و آخرت میں آپ کی شریک رہوں۔ آپ کا حق مجھ پر سب سے زیادہ ہے۔ مجھے رات کے پردہ میں غسل و کفن دیجئے گا اور حنوط کیجئے گا۔ رات ہی میں میرے جنازہ کی نماز پڑھے گا اور رات میں ہی مجھے دفن کیجئے گا اور کسی کو اطلاع نہ دیجئے گا۔ میں آپ کو اور اپنے بچوں کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنے والد پر ابدی سلام بھیجتی ہوں۔^(۸)

Presented By: www.jafrilibrary.com

حواله جات

- (۱) زهرة الرياض، كوكب الدرى، ج: ۱، ص: ۲۵۳
- (۲) بحار الانوار، ج: ۷۹، ص: ۲۷
- (۳) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۱۷؛ علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۸
- (۴) كشف الغممة، ج: ۲، ص: ۶۸
- (۵) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۹؛ بحار الانوار، ج: ۷۸، ص: ۲۵۵
دلائل الامامة، ص: ۴۴؛ بحار الانوار، ج: ۷۸، ص: ۳۱۰
- (۶) صحیح بخارى، ج: ۵، ص: ۱۳۹
ذخائر العقبين، ص: ۵۳؛ السنن الكبرى، ج: ۳، ص: ۳۹۶
انساب الاشراف، ص: ۴۰۵
- (۷) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۰۹؛ علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۸
احتجاج، ص: ۵۹
- (۸) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۱۳؛ وسائل الشيعه، ج: ۱۳، ص: ۳۱۱
دلائل الامامة، ص: ۴۴

(ھ - ی)

■ ہجرت امام علیؑ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 40-

■ ہدایت تشریحی -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 16-

■ مومن کا بہترین ہدیہ -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 31-

■ ہمسایہ کے حقوق -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 77-

■ ہمسرداری -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 1-

■ نمونہ ہمسرہ و کفو -

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 131، 84-

■ ہنرِ خطاطی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 45۔

■ لکڑیاں اور ان میں آگ لگانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 178۔

■ یادِ ناصران۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 200۔

■ غدیر خم کی یاد دہانی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ غدیر۔

■ رسول کو یاد دلانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ پیغمبرِ اسلام۔

■ انصار و مہاجرین سے مدد مانگنا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

☞ حدیث نمبر: 174، 57۔

حضرت علیؑ کی مدد۔

❦ ۱ ❦

مدد کرنا

(۱) گھر کے کاموں میں مدد کرنے کی ضرورت:

الف: کاموں کی تقسیم

رسول ﷺ نے فاطمہؓ کو مشکلیں برداشت کرنے اور صبر و بردباری سے کام لینے کی تلقین کی۔ مدتوں بعد فاطمہؓ کیلئے ایک کام کرنے والی کا انتخاب کیا لیکن کچھ ضروری باتیں بھی فرمائیں۔

ایک دن رسول ﷺ نے دیکھا کہ کام کرنے والی آرام کر رہی ہے اور فاطمہؓ زہراؓ کام کر رہی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا سبب دریافت کیا۔ فاطمہؓ نے جواب دیا:

﴿ حدیث نمبر: 208 ﴾

قَالَتْ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! عَلَيَّ يَوْمٌ وَعَلَيْهَا يَوْمٌ.
اے اللہ کے رسول ﷺ! (میں نے گھر کے کاموں کو عدل کے مطابق تقسیم کیا ہے)۔ ایک دن میری نوبت ہے اور ایک دن اس کی نوبت ہے۔

یہ سن کر رسول ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ فرمایا:

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔^(۱)

ب: بے پناہ کام

گھر کے زیادہ کاموں اور چکی سے آٹا پینے کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 209 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَاللَّهِ إِنِّي أَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا طَعَنَ بِالرُّحَى .
خدا کی قسم! مجھے اپنے ماننے والوں سے شکایت ہے کہ میں نے اپنے
ہاتھوں سے چکی چلا کر آٹا پیسا ہے۔^(۲)

(۲) علی علیہ السلام کی مدد کرنا:

الف: فضیلتوں کو بیان کرنا

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 210 ﴾

قَالَتْ علیہا السلام: إِنَّ أَبِي مُشَوِّهٌ لِّمَنْ نَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ وَ قَالَ :

هَذَا وَ شِيعَتُهُ فِي الْجَنَّةِ .

میرے والد نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا:

یہ اور ان کے شیعہ جنتی ہیں۔^(۳)

ایک دوسری گراں قدر حدیث علی علیہ السلام کے شیعوں کو جنت الخلد کی بشارت

دی اور فرمایا:

﴿ حدیث نمبر: 211 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ:

”يَا أَبَا الْحَسَنِ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ“.

بیشک رسول ﷺ نے علیؑ سے فرمایا:

آپ اور آپ کے شیعہ اس جنت میں جائیں گے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔^(۳)

ب: حقیقت کو آشکار کرنا

خلافت کے غصب ہو جانے اور مدینہ میں تلخ و بھیا تک حوادث کے رونما ہونے کے بعد لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور اپنے مسلم حقوق کو بچانے کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ہمراہ راتوں کو مہاجرین و انصار کے گھر جاتے تھے اور ان پر حجت تمام کرتے تھے۔ ان لوگوں میں سے بہت سے گناہ سے بدتر عذر پیش کرتے مثلاً کہتے تھے:

آپ اپنی خلافت و امامت کے بارے میں اگر دوسروں سے پہلے ہمارے پاس آتے تو ہم ان کی بیعت نہ کرتے۔ آپ نے ہی انہیں میدان میں آنے کی اجازت دے دی ہے۔ لہذا اب کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت علیؑ بھی حسب ضرورت وضاحت فرماتے تھے کہ عذر تراشیوں کے سلسلہ میں فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی تھیں:

﴿ حدیث نمبر: 212 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: مَا صَنَعَ أَبُو الْحَسَنِ إِلَّا مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ وَ لَقَدْ
صَنَعُوا مَا اللَّهُ حَسِبِيهِمْ وَ طَالِبُهُمْ .

ابوالحسن علیؑ نے وہی کام انجام دیا ہے جس کو انجام دینا ضروری
تھا۔ مثلاً رسول ﷺ کا غسل و کفن اور قرآن مجید کا جمع کرنا۔ لیکن بیان
شمن امت نے جو کام کیا ہے اس کا حساب تو بس خدا ہی لے گا۔^(۵)

(۳) شیعوں کی مدد کرنا:

جب فاطمہ زہراؑ کو اپنے مہر میں ملنے والے درہم و دینار کی تعداد معلوم
ہوتی تو خدمت رسول ﷺ میں عرض کیا:

﴿ حدیث نمبر: 213 ﴾

قَالَتْ عَلِيًّا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّ بَنَاتِ النَّاسِ يَتَزَوَّجْنَ
بِالدَّرَاهِمِ فَمَا الْفَرَقُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُنَّ؟
أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّهَا وَ تَدْعُوَ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مَهْرِي "الشَّفَاعَةَ فِي
عَصَاةِ أُمَّتِكَ".

اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ لوگوں کی لڑکیاں ہیں جو اپنی شادی میں
درہموں کو اپنا مہر قرار دیتی ہیں (اگر میں بھی ایسا ہی کروں تو) میرے
اور ان کے درمیان کیا فرق رہے گا؟

میری گزارش ہے کہ آپ دوہم و دینار کو میرا مہر قرار نہ دیں بلکہ خدا سے یہ دعا کیجئے کہ وہ امت کے گناہگاروں کی شفاعت کرنے کو میرا مہر مقرر کرے۔^(۶)

حوالہ جات

- (۱) مقتل الحسین، ص: ۶۹؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۷۷
- (۲) مناقب، ابن شہر آشوب (وفات: ۵۸۸ ہجری)، ج: ۲، ص: ۱۰۱
- (۳) نتائج السودة، قدوسی حنفی (وفات: ۱۲۹۳ ہجری)، ص: ۳۰
- (۴) مجمع الزوائد، ج: ۱۰، ص: ۲۱؛ مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۲۸۹
- (۵) مفتاح النجا، ص: ۶۱؛ ارنج المطالب، ص: ۵۳۱
- (۶) بحار الانوار، ج: ۲۸، ص: ۳۵۲؛ غایۃ المرام، ص: ۵۶۹
- الامامة والسياسة، ص: ۱۲
- (۶) الجنت الحاصیة، ص: ۱۷۹؛ اخبار الدول، ص: ۸۸؛ تجمیر الجیوش، ص: ۱۰۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

الذکر الیقین کی طہارت

۱۔ اعمال عاشورا (زیارت وارثہ، اربعین)

۲۔ Selected Sura's & Dua's

۳۔ فاتحہ الکتاب (آیت اللہ مستغیب شیرازی)

۴۔ پیام ہدایت (علامہ سید محمد تقی نقوی۔ ملتان)

۵۔ جمالتان سائنس (پروفیسر ڈاکٹر سید مشتاق حسین)

۶۔ صراط مستقیم کی شناخت (ابوالفضل یغمانی)

۷۔ راہ نجات (مختب دعاؤں اور زیارات کا مجموعہ)

۸۔ قرآن میں تذکرہ آل اطہار علیہم السلام (آیت اللہ علی محمدی زنجانی اراہانی)

۹۔ احادیث فاطمہ الزہراء (س) (آیت اللہ سید محمد دشتی)

۱۰۔ علوم قرآنی (زیر طبع) (آیت اللہ ہادی معرفت دام ظلہ)

۱۱۔ (Mohammad Ali Seyyed) (The Hotline) DUA

۱۲۔ جسم کے عجائبات (اشاعت دوم) (زیر طبع) (محمد علی سید)

۱۳۔ طہارت روح (زیر طبع) (شہید مرتضیٰ مطہری)

۱۴۔ آفتاب زمانہ (زیر طبع) (شیخ صدوق)

۱۵۔ عمل ام داؤد (زیر طبع)

۱۶۔ اعمال عرفہ (زیر طبع)

۱۷۔ شیر خدا کے فیصلے (زیر طبع)

۱۸۔ تعقیبات نماز (زیر طبع)

ملنے کا پتہ: الزہراء پبلشرز اینڈ سی ڈی سینٹر

3۔ آفشاں آرکیڈ، سولہ جریبا زار نمبر 3 نزد سنگنل، کراچی